



السلام علیکم !!!

Page | 2

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنف / مصنف کے نام اور
ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنف / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر
اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔
نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائٹ کو درپیش
آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز آف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ
ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں
تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

انشاء اللہ آپ کی تحریر دودن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : <https://web.facebook.com/groups/292572831468911/>

Website Url : <https://crazyfansofnovel.com>

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

fb.me/CrazyFansOfNovel

معصوم محبت

از قلم

حیات

کیا ہوا برش اتنی پریشان کیوں ہو یا میں بیمار تھی نہ لاسٹ ویک لیکچر سارے مس ہو گئے تھے کوئی بات فی میں تم سارے لیکچر دیں دو گا علی جو انکے گروپ کا تھا اس فی فور انٹری ماری. بابا ہا علی تھنکس یا ر اچلو مس زینب کی کلاس ہے جلدی چلو سب۔۔

کیا کرو میرا دل فی بھرتا تم سے۔۔ اسکا شوہر اپنی بیوی کی صراحی دار گردن پر جھکا۔۔ اسے ایسا لگا جیسے جلتا ہوا سیسہ اس پر ڈل گیا۔۔

پلیز صبح یونیورسٹی جانا ہے پیپر ہے میرا۔۔ تم میں تو بہت آگ تھی نہ لاؤ بھو جادو۔۔ میرا پیپر ہے صبح۔۔ اف ف ظالم حسینا ایک دم بیڈ پر دھکا دیا اور جانے کے سارے راستے روک لیے یونیورسٹی میں تو بڑے مرد تمہارے دیوانے ہے گھٹیا عورت۔۔

میں گھٹیا نہی ہوا چھایہ تم کہتی ہو تم جیسی عورت ایک دم لب اپنے ابرش کے ہونٹوں پر رکھے ابرش کو ایسا لگا سانس روک گئی اور قمیض کی کے بٹن کھولے۔۔۔ اسے پتا تھا مزامت بیکار ہے اسکے مجازی خدا کے سامنے 😊

ابرش میری جان آگئی جی ماما تھک گئی ہو آپ کہاں ہے بیٹا رابیل اپنے کمرے میں ہو گی اوکے ماما کھانا لگو اے میں آتی ہو منہ ہاتھ دھو کر۔ آگئی میری گڑیا جی بھائی آگئی یا در کے فوری گلے ملی ابرش۔۔۔۔۔
آپی ناول کیوں پڑھتی ہے اتنے آپ اف میری جان ناول پڑھ کر میں انکی دنیا میں کھو جاتی ہو اپنے غم بھول کر انکے ساتھ روتی ہو ان کرداروں کے ساتھ ہنستی ہو انہوں نے مجھے دوبارہ جینا سیکھا یا ہے۔۔۔ اچھا آپی میری جان اب جلدی آجائے ٹیبل پر کھانے کی یا در بھائی بھی ویٹ کر رہے کب سے ابریش میری جان پڑھائی کیسی جاری ہے پاپا چھی جاری ہے بس کچھ لیکچر مس ہو گئے تھے۔ میرے ہاں جان کوئی بات نی میں آپ کی مدد کر دو گا۔۔۔ یا در نے ہنستے ہوئے کہا تھنکس بھائی۔۔۔۔۔
آپی میں سوچ رہی تھی کیوں نہ گھر پر ایک پارٹی رکھے یا در بھائی بھی آئے ہوئے ہے۔۔۔ مجھے نماز پڑھنے دو ابرش آپی بعد میں پڑھ لینا جاؤ تم بھی نماز کی تیاری کرو۔۔۔ اور میں کیوں اپنے رب کے فرض کی ادائیگی میں دیر کرو میرا رب اتنا مہربان ہے۔۔۔۔۔

منصور شیخ کی دو بیٹیاں تھیں ابرش اور رابیل۔۔۔ رابیل ابرش سے تین سال بڑی تھی یونیورسٹی لائف میں رابیل سے ایک غلطی ہوئی تھی جس کا کیا پورے گھر والوں کو بھوگت نا پڑا اور از کیا تھا ابرش کو نی پتا تھا۔۔۔۔۔ جب کے ابرش گھر کی سب سے لاڈلی بیٹی تھی ہر کوئی اسے پیار کرتا تھا۔۔۔ گھر والوں میں اسکی جان

تھی پیار رابیل سے بھی سب کرتے تھے پر اب وہ لوگوں کا سامنا کرنے سے ڈرتی تھی۔۔۔

اٹھ گئی ہو تم۔ چلو جلدی سے ناشتہ بناؤ میرا۔۔۔ اٹھ جاؤ کیا سوچتی رہتی ہو حق ہے میرا کچھ غلط کیا ہی منے جو پاگل ہو رہی ہو شادی کی نئی صبح اپنے شوہر سے اسے الفاظ سن رہی تھی۔۔۔

ابرش تمہیں پتا ہے آج کس کا لیکچر ہے آج سر کا لیکچر ہے وہی جو ہنڈ سم ہے بہت۔۔۔ اوہ اچھا اس بندے کو تو میں لائن پر لگاتی ہو دیکھنا تک گوارنی کرتا میری طرف۔۔۔ ہم میرے پاس ایک پلان ہے کیسا بتاؤ۔۔۔ علی نے بھی درمیان میں حصہ لیا کیوں نہ ہم اس سر کو بدکردار ثابت کر دے۔۔۔ ہاں نہ یاد دیکھو تو ابرش کو منہ بھی نی لگاتا۔۔۔ ہاں اسے تو میں بدلہ لیں کر رہو گی۔۔۔

کدھر کھو جاتی ہو تم۔۔۔ تبریز نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا جلدی دباؤ میری ٹانگے ہاتھوں میں جان نئی ہے کیا۔۔۔ ججججی تبریز نے ایک دم لات مار کے بیڈ سے دھکا دیا تم سے اچھا تو کوئی کنیز ہی میری خدمت کر دے۔۔۔ پانی سے آنکھ بھر گئی اٹھو گی بھی یانی

اففف اتنی تذلیل کیا کیا تھا اس نے محبت اففف جب کہا تھا محبت گناہ تو نی پھر گناہ کے برابر سزا کیوں ملی کتنا اچھا سو نگ ہے نہ صائمہ ہاں یار مجھے ہنسی آتی ہے یہ سو نگ سنتے ہو یے۔۔۔ کیوں ہنسی کیوں یار یہ محبت مذاق ہے سب کو چھ کہا کھو گئی اب ایک دم ابرش خیالوں کی دنیا سے نکلی اٹھو گی یانی کمر میں جھٹکا گیا ہے مجھے لگتا ہے اس نے رونا شروع کر دیا۔۔۔



اففف ابھی تم میں ایک لات کھانے کی بھی سکت نہیں کیا چلو اٹھو جلدی سے۔۔۔ آخر مرقی تو کیا نہ کرتی ایک دم تبریز کی آنکھوں میں خون اتر ا۔۔۔ اور باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر زور سے پھینک دیا۔۔۔ میرا ارادہ بدل گیا

ہے آج میرا نائٹ ڈیوٹی کا موڈ ہے۔۔ ایک دم تبریزا سکے ہونٹوں پر جھکا جیسے جلتا ہوا انگارہ اسے اسے محسوس ہوا۔۔ ساری رات رو رو کے گزر گئی ایک نئی صبح نیا امتحان۔۔۔۔۔



ماضی

ہاں ہاں میں بھی تو دیکھو یہ بندہ ہے کیا چیز تب ہی (٩٩٩) چلو جلدی چلو اس نمونے کی کلاس ہے رابیل کی کال آئی تھی۔۔ ایک منٹ میں کال اٹینڈ کر لو ابرش نے دس منٹ بات کی کال بند کی کلاس میں جانے لگی۔۔ تب ہی ابرش کلاس کی طرف بڑھی۔۔

Sir may i come in?

NO miss abrish

U r late comer

BUT sir?

I said get out my class u r irresponsible girl

تو کلاس میں بتا رہا تھا آپ کو ایٹم کے بارے میں

ابرش اپنی بے عزتی پر رونے والی ہو گئی

مس ابرش آپ گئی نی ابھی تک

i said get out

آپ میں تمیز ز رانی ہے

اور اتنی ذالالت اسنے سوچا بھی تھا پوری کلاس ہنس رہی تھی topper ابرش کے لیے اتنا کافی تھا کلاس کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

یار مینے جان بوجھ کے کلاس میں لیٹ نی آئی۔۔۔ پاپا کی کال آگئی تھی میں کیا کرتی۔۔۔ ابرش کینیٹین میں بیٹھی رو رہی تھی کلاس ختم ہونے ک بعد اسکا گروپ اس سے ملنے آیا۔۔۔ علی میں اس بندے کو وہ سبق دو گی یاد کرے گا۔ کس سے پالا پڑا ہے سمجھتا کیا ہے دیکھا تھا ایمن لوگوں کا گروپ کیسے ہنس رہا تھا ہم پر۔۔۔ تم فکر نہ کرو کل جلدی کلاس میں پونچھ جانا

حال

صبح کی ٹھنڈی ہوا محسوس کر کے اسے سکون مل رہا تھا تبریز ابھی سو رہا تھا نماز پڑھ کر ابرش لان میں ہی بیٹھ گئی۔۔۔ وائٹ کلر کے ڈریس میں دوپٹہ نماز کے سٹائل میں لپیٹا ہوا تھا۔۔۔ اف ف زندگی کہالیں آئی مجھ کو تبریز نے رات جو اسکو کھلونے کی طرح یوز کیا تھا اسے بار بار توڑتا بار بار جوڑتا

۔۔۔ میں جلدی سے ناشتہ بنا دو ورنہ صبح ہی صبح مارے گے مجھے روم میں آئی تو تبریز تیار ہو رہا تھا آپ اٹھ گئے۔۔۔ ہاں میرا ناشتہ تیار ہے آج یونیورسٹی میں کام ہے مینے جلدی نکلا ہے ابرش نے نظریں نیچے جھکائی ہوئی وی تھی اس وقت اسکو یہ لڑکی دل میں اترتی محسوس ہوئی ایک زوردار تھپڑ ابرش کے منہ پر مارا۔۔۔ میں مر گیا کیا جو یہ سفید جوڑا پہن لیا۔۔۔ ابرش بیڈ پر جا کر گری تھی۔۔۔ اٹھوا بھی ایک دم بیڈ سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا یہ تو میں نے ویسے ساتھ ساتھ رونے کے لئے آنسو بے تاب تھے آنسو ایک دم گالوں پر آئے گرم مادہ اسکے گل بھگو گیا۔۔۔ کس یار کا غم مانا رہی ہو تبریز کیا تبریز

ایک دم اسکے بالوں کو پکڑا

میرے بال چھوڑے پلیز

میں چیخ کر لیتی ہو

ماضی

کیا ہوا میری بیٹی کا موڑ خراب ہے ہاں امی جی اور صبح والی ساری داستان سونادی۔ اوہ کوئی بات نی تم اپنے ٹیچر سے معافی مانگ لینا۔ امی میری کوئی غلطی نی تھے کوئی بات نی میرے بچے۔ میرا سونار بابا انکو جنت بھیجے گا جلدی جو معافی مانگتے جلدی۔۔۔

امریکا سے کیا تھا اپنے والدین کا لاڈ لایٹا تھا امریکا سے۔ تبریز ار حم شیزہ بہن بھائی تھے m.phil تبریز نے انکے والد سید یونیورسٹی کے چیئر مین تھے اپنی قابلیت کے بینا پر تبریز کو بہت جلد جاب ملی تھی آج کل وہ بی acadmic record ایس والوں کو پڑھا رہا تھا اسکا میں تبریز اپنی پہچان آپ تھا لمبا قد شاندار وجود جیل سے کھڑے بال personality شان دار تھا اور وہ کیسی بھی لڑکی کی توجہ حاصل کرنے کا حق دار تھا۔۔۔

یار ابرش چلو جلدی کرو سر کی کلاس سٹارٹ ہونے لگی ہے سر آگئے تو پھر وہی ہو گا تب ہی تارہ نے اپنے دانتوں کی نمائش کی ابرش کا خون کھول گیا نفرت سے تارہ اسکی فیلو تھی تمہیں تو میں بتاتی ہوں۔۔۔

تارہ تم اپنی حد میں رہو میرے ابو اس یونی کے ڈونر ہیں۔۔۔ انکی ایک کال پر تمہیں نکلا سکتی ہوں میں یہاں سے۔۔۔

ابرش نے تارہ کو دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

تم بھی اپنی حد میں رہو ابرش۔۔۔ تمہاری شکایت میں سر تبریز کو لگاتی ہوں۔

اوائے بس کرو تم دونوں۔۔۔ اور چلو کلاس سٹارٹ ہو گئی ہے۔۔۔

اسلام و علیکم۔ اسٹوڈنٹس۔۔ تبریز کلاس میں آچکا تھا۔۔
آپ لوگ کل کالیکچرری وائزڈ کریں۔۔ میں آج سنوں گا آپ لوگوں سے۔۔
اوکے سر۔۔ سب نے ایک ساتھ کہا تھا۔۔
منٹ کے بعد تبریز نے سوال پوچھنا شروع کیے تھے۔ 10
جی مس ابرش آپ بتائیں۔۔ تبریز نے ابرش کی طرف اشارہ کیا تھا
جی سر۔۔ ابرش اپنی سیٹ سے اٹھی تھی۔
ابرش آپ بتائیں۔۔ ایٹم بومب کیوں بنا ہے؟؟
سوری سر میں کل کلاس میں نہیں تھی۔۔ لیکچر نہیں لیا میں نے۔۔ ابرش نے کہا تھا۔
جی آپ لیٹ آئیں گی تو ایسا ہی ہوگا۔ آپ تو شاہد کینیٹین میں گھسی تھیں۔۔ ساری کلاس ہنس دی تھی۔۔
سوری سر۔۔ ابرش نے دوبارہ کہا تھا۔۔
اوکے کلاس کے بعد آپ میرے آفس آئیے گا۔۔ تبریز نے اسے کہا تھا۔۔
اوکے سر۔۔۔
چلیں آج ہم نیکسٹ ٹاپک پڑھیں گے۔۔ تبریز نے لیکچر شروع کیا تھا۔۔
منٹ بعد کلاس اینڈ ہوئی تھی۔ اس دوران ابرش تبریز کو ہی دیکھتی رہی تھی کبھی ہونٹوں کو کبھی 45
اسکے قد کو اسنے لیکچر سنا ہی نہیں تھا۔۔ تبریز کلاس سے چلا گیا تو ابرش کو کافی دیر بعد ہوش آیا تھا۔
اف پتا نہی کیا ہو گیا مجھے۔ ابرش نے خود سے کہا تھا۔

صائمہ چلو یار سرنے بلایا ہے۔۔

تمہیں بلایا ہے نا تم جاو۔۔

نہی یار تم بھی آو میرے ساتھ۔۔

سو ری یار۔۔ تم خود جاو۔۔ صائمہ نے انکار کیا تھا۔۔

آخر کار ابرش خود ہی آفس آئی تھی۔۔

مے آئی کم ان سر؟؟؟ ابرش نے اجازت مانگی تھی۔۔

یس۔۔ تبریز کوئی فائل دیکھ رہا تھا اسنے ابرش کو بغیر دیکھے کہا تھا۔۔

وہ اندر آئی تھی۔۔

مس ابرش یہ میں کیا سن رہا ہوں آپ نے تارہ کو دھمکی دی ہے کہ آپ کے پاپا یہاں ڈونیشن کرتے ہیں۔ اور آپ اسے نکلوا سکتی ہیں۔۔

مس ابرش۔۔ لیاقت چیمہ۔۔ چیئر مین صاحب کہیں گئے ہوئے ہیں اور انکی غیر موجودگی میں یہاں کا سسٹم سنبھال رہا ہوں۔۔ کم از کم میری موجودگی میں ایسا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔

اور ہاں اپکا بی ہوئیر بھی ٹھیک نہی ہے کلاس کے ساتھ۔۔ اسے ٹھیک کریں۔۔

تبریز نے ابرش کی سننے بغیر اپنی کہی تھی۔۔

اور ایک اور بات۔۔ آپکے پاپا یہاں ڈونیشن اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔۔ آپ انسانوں کی طرح یہاں پر پڑھیں۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا ابرش کی طرف آیا تھا۔

ابرش نے رونا شروع کر دیا تھا۔

ابرش میں نے آپکو یہاں رونے کیلئے نہیں بلایا۔

سر آپ کیسے کسی کی بات کا یقین کر سکتے ہیں اور مجھے ڈانٹ سکتے ہیں۔۔۔ سر سب سے پہلے بات تارہ نے شروع کی تھی۔

اس نے بر تمیزی کی تھی۔۔۔ ابرش نے روتے ہوئے کہا تھا۔

مس ابرش میں نے آپ سے وضاحت نہی مانگی۔۔۔ میں نے جو کہا آپ اس پر عمل کریں تو بہتر ہوگا آپ کے لیے۔۔۔

اور میں منصور صاحب کو بلا کے بات کرتا ہوں کہ ڈونیشن بند کر دیں۔۔۔ تبریز نے ابرش کے پاپا کا نام لیا تھا

--

نہیں سر۔۔۔ پلیز آپ پاپا سے کچھ مت کہیے گا۔۔۔ سوری سر۔۔۔ سوری فار ایوری تھنگ۔۔۔

اوکے۔۔۔ ناویو گو۔۔۔ اور آئندہ کے بعد مجھے آپکی کوئی شکایت نا ملے۔۔۔

ابرش بھاگتے ہوئے آفس سے باہر آئی تھی۔۔۔

وہ روتے ہوئے تارہ لوگوں کے گروپ کے پاس سے گزری تھی۔۔۔

انکا گروپ گراؤنڈ میں بیٹھا تھا جب ان میں سے ایک لڑکی ابرش کی طرف آئی تھی

کیا ہوا۔۔۔ لگتا ہے تیر نشانے پر لگا۔۔۔ اسنے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں تم نے اچھا کیا سر کو بتا کر اور تھینک یو علی تم نے اسکے باتوں کی ویڈیو بنالی تھی۔۔ تارہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور علی کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔ جو انکے گروپ کا لڑکا تھا۔۔



اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاو گے۔۔"

رائیل قرآن پاک کی تفسیر کر رہی تھی۔۔

رائیل پیٹا آکر کھانا کھالو۔۔

آرہی ہوں ماما۔۔ بس یہ تفسیر کر رہی ہوں۔۔ فارغ ہو کر آتی ہوں۔۔

ابرش کو لگا تھا اتنا ذلیل تو اسے کبھی کسی نے نہیں کیا تھا جتنا اسے آج تبریز نے کیا تھا۔۔

وہ روئی جا رہی تھی۔۔ صائمہ نے بہت پوچھا تھا۔۔

لیکن اسنے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔

گھر آکر اسنے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ اور اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔



تبریز بھائی۔۔ وہ کمرے میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا جب شہزادہ اندر آئی تھی۔۔ تبریز نے اسے محبت سے دیکھا تھا۔

جی میری جان۔۔

بھائی مجھے یہ سوال کروادیں سمجھ نہیں آرہی۔

شہزادہ فرسٹ ایئر کی سٹوڈنٹ تھی۔۔

اچھا سمجھاتا ہوں۔۔

اور ماما کہاں ہیں۔۔ تبریز نے شزا سے پوچھا تھا۔۔

ماما کو کسی کی کال آئی تھی وہ باہر گئی ہیں۔۔

اچھا۔۔ تبریز نے کہا تھا۔۔

اسے اس گھر کی روٹین کا پتا تھا۔۔ بچپن سے لے کر اب تک وہ یہی دیکھتا آیا تھا۔۔

انکی ماں نے کبھی ان پر توجہ نہیں دی تھی۔۔

اپنے بہن بھائیوں کو بھی اسی نے سنبھالا تھا۔۔ امریکہ میں تعلیم کے دوران اس نے کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا نہیں دیکھا تھا۔۔

شزا میں اسکی جان بستی تھی۔۔

تب ہی ار حم روم میں آیا تھا۔۔

تبریز اپنے خیالوں سے باہر نکلا تھا۔۔

اور سنائے بھائی۔۔ کوئی لڑکی پسند کی پھر؟؟ ار حم گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔ اور اپنے بھائی کو تنگ کیا تھا۔۔

ٹھہر جاو تم ار حم۔۔ بڑا بھائی ہوں تمہارا۔۔ کیسی بات کر رہے ہو تم مجھ سے۔۔ انہوں نے مصنوعی غصے سے کہا تھا۔۔

جی جی پتا ہے بڑے بھائی ہیں آپ ہمارے۔۔ از حم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

اچھا بھائی آپ کو پتا ہے آج میں کلاس میں کیٹ پہنچا۔۔

ارحم اب اسے آج کا حال احوال بتا رہا تھا جبکی تبریز کی آنکھوں کے آگے ابرش کو چہرہ گھوما تھا۔۔۔
ارحم بہت شوخ مزاج کا لڑکا تھا زندگی کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرنے والا جبکہ اسکی برعکس تبریز
سنجیدہ مزاج کا مالک تھا۔۔۔



رات کے کھانے پر سب اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔ تب ہی یاور نے ابرش کے بارے پوچھا تھا۔۔۔
ابرش نہیں آئی کھانے پر؟؟
نہی اسے پتا نہیں کیا ہوا ہے آج۔۔۔ جب سے یونی سے واپس آئی ہے۔۔۔ کمرہ بند کر کے بیٹھی ہے۔۔۔ میں نے
بشری کو بھیجا ہے پھر بھی نہیں آئی۔۔۔

اچھا آپ اسکا کھانا ڈالیں میں لے کر جاتا ہوں اپنی گڑیا کے لیے۔۔۔ یاور نے محبت سے کہا تھا۔۔۔

اداس لوگوں کی بستیوں میں

وہ تتلیوں کو تلاش کرتی

. . . وہ ایک لڑکی

وہ گول چہرہ، وہ کالی آنکھیں

جو کرتی رہتی ہزار باتیں

مزاج سادہ،،، وہ دل کی اچھی

. . . وہ ایک لڑکی

ساری باتیں وہ دل کی مانے
وہی کرے وہ، جو دل میں ٹھانے
کوئی نا جانے، کیا اس کی مرضی
. . . وہ ایک لڑکی

وہ چاہتو کے سراب دیکھے
محبتوں کے وہ خواب دیکھے
وہ خود سمندر مگر ہے پیاسی
. . . وہ ایک لڑکی

وہ دوستی کے نصاب جانے
وہ جانتی ہے عہد نبھانے
وہ اچھی دوست وہ اچھی ساتھی
. . . وہ ایک لڑکی

وہ جام چاہت کا پینا چاہے
وہ اپنے مرضی سے جینا چاہے
مگر ہے ڈرتی،، مگر ہے ڈرتی
. . . وہ ایک لڑکی

محببتوں کا جو فلسفہ ہے

وہ جانتی ہے،،، اسے پتہ ہے

وہ پھر بھی رہتی ڈری ڈری سی

. . . وہ ایک لڑکی

وہ جھوٹے لوگوں کو سچا سمجھے

وہ ساری دنیا کو اچھا سمجھے

وہ کتنی سادی،،، وہ کتنی پگلی

وہ ایک لڑکی

سر تبریز کسی فائل پر جھکا ہوا تھا یونیورسٹی میں جب ابرش نے تبریز کو پکارا

---may i come in Sir

یس کم ان۔۔۔ تبریز نے بنا دیکھے جواب دیا شاید زیادہ ہی مصروف تھا۔۔۔ سر مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

جی کرے بات تبریز نے آنکھ اٹھا کر دیکھا سامنے ابرش تھی

ACTUALLY IAM BUSY YOU HAVE 2MINUTES

COMPLETE YOUR DISCUSSION!!!

سر۔۔۔ ابرش نے دھیرے سے کہا

کیا سر جلدی بولے

iam sorry sir....

for what miss abrish

Page | 18

اس بات کا تو مجھے بھی نی پتا مجھے لگا آپ کو سوری بول دینا چھائے اگر اپنے سوری کرنی ہے تو مس آپ تارہ کو
بولے کیوں کے میرا آپ سے کوئی شکوہ نی
او کے فائن

now you let Me go!!am so busy

ابرش اپنی بی عزتی پر جل کر رہ گئی رات جب اسنے اپنے آپ کو کمرے میں بند کیا ہوا تھا یا اور بھائی روم میں
ائے تھے

کیا ہوا چند ابرش بیڈ پر اوندے منہ بے سد پڑی تھی

یاور کو ابرش سے محبت بہت زیادہ تھی جب یاور 10 سال کا تھا ابرش کو اسکی ماں نے گود میں ڈالا تھا یہ لو
تمہاری پری۔۔۔ اوہ ماما میری بہن ہے یہ۔۔۔ جی بیٹا رانیل یاور سے 1 سال بڑی تھی دونوں بہن بھائی اپنی
سے بہن کو۔ گود میں لیں کے بہت خوش ہوئے منصور شیخ کے 10 سالوں بعد بیٹی ہوئی تھی ورنہ وہ تو اللہ
خوش تھے کے انکے پاس بیٹا بھی تھا بیٹی بھی۔۔۔۔۔ یاور خیالوں کی دنیا سے نکلا۔ بھائی ایک دم ابرش یاور کے
گلے لگی۔۔۔ کیا ہوا رو کیوں رو رہی ہو..... ابرش ایک دم بھائی کے گلے لگی چندا کیا ہوا بھائی کچھ نی بابا کی یاد
آ رہی اوہ چندا تم نے مجھے ڈر دیا ابرش نے ساری بات پینا سوچے سمجھے چھو پالی یہ اسے بھی نی پتا تھا کیوں پر
اسے اتنا پتا تھا یاور بھائی گو سے میں کو چھ بھی کر جاتے تھے چلوں کھانا کھاؤ میں پاپا کو کال کرتا ہوا انکی بیٹی نے
ہمارے ناک میں دم کیا ہوا ہے امریکا سے جلدی ائے۔۔۔ بھائی ایک دم ابرش پیار سے یاور کے سینے سے



تبریز سر کی بیوی ہے ہاں یار بہت خوبصورت ہے دو لڑکوں نے ابرش کو دیکھ کر کو منٹس پاس کئے ابرش کے
میں چلنا مشکل ہو گیا انف آج کا دن ہی برا لگتا ہے صائمہ اسے اچانک ملی کیا ہوا تم اتنی پریشان uni لیے
کیوں ہو پار وہ سامنے دیکھوں یہ لڑکے کیسے گھور کے دیکھ رہے مجھے۔۔۔

کیا ہو گیا ابرش تم چلو میرے ساتھ میں ان لڑکوں کا منہ توڑتی ہو مجھے ایسا لگتا نی تم وہی ابرش ہو جو شادی سے پہلے ہوا کرتی تھی چلو میرے ساتھ۔۔۔ صائمہ اسکا ہاتھ پکڑ کر ایک سنسان جگہ پر لیں آئی۔۔۔

تم بتاؤ کیا ہوا ہے !!! صائمہ نے ابرش کی آنکھوں میں جھانک کر کہا

تب ہی ابرش پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یار ہوا کیا ہے صائمہ نے ابرش کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ صائمہ سر بہت ظلم کرتے ہے مجھ پر۔۔۔ مطلب کیسا ظلم ابرش ابھی بتانے لگی تھی جب سامنے سے آتے تبریز کو دیکھ کر چپ ہو گئی

کیا ہوا بتاؤ تو یارا۔۔۔

کچھ نی چلو کلاس ہے۔۔۔ تبریز سر کی

صائمہ نے بھی ماتھے پر ہاتھ مارا ہاں میں بھول ہی گئی

تبریز جو کے کلاس لینے جا رہا تھا۔۔۔ ایک دم ابرش کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔۔۔

ابرش نے بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا تھا لائٹ سے مکپ اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگائے تھے رونے کی وجہ سے اسکے ہونٹ اور ناک گلابی ہو چکی تھی تبریز نے لیکچر کے دوران اسے بڑی گھیری نظروں سے دیکھا۔۔۔ گھر جانے کے بعد ابرش اپنے روم میں چلی گئی جب کے اسے ڈر لگ رہا تھا تبریز اسے نہ پوچھ لے کچھ ابھی وہ بیڈ پر لیٹی سوچ رہی تھی کے ایک دم دروازہ کھولا اور تبریز روم میں آیا۔۔۔ ابرش نے بیڈ سے دوپٹہ اٹھانہ چاہا۔۔۔ آپ جلدی آگئے۔۔۔ ہاں تمہ کوئی مسئلہ ہے یہ تم رو کیوں رہی تھی صبح اپنی دوست کے گلے مل کر۔۔۔

کچھ فی بس ویسے ہی اب ابرش بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی تبریز نے اسکا دوپٹہ ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔۔۔ یونیورسٹی میں کوئی تکلیف ہی کیسی نے کچھ کہا جو رونے لگ جاتی ہو بچوں کی طرح تبریز اٹھ کر ابرش کے قریب آیا۔۔۔ اسکی گرم سانسیں ابرش کے وجود کو جھلسار ہی تھی۔۔۔ سر پلینز کیا پلینز شرٹ میری اجازت سے فی پہنے کیا تم نے بتاؤ tides اور یہ تم نے اب کیا میں آپ کی مرضی سے کپڑے پہن کر او یونیورسٹی میری کوئی زندگی فی زبان زیادہ فی چل رہی تمہاری۔۔۔ ایک دم تبریز نے شرٹ کے بٹن کھولے اسکی سزا تو تمہ ملے گی تبریز نے ایک دم ابرش کا ہاتھ سختی سے مروڑ دیا اہ مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہے آپ ابرش نے ایک دم آخر پوچھ لیا۔۔۔۔۔ شرم نہیں آتی۔ میں تم سے ☺ تبریز نے ابرش کی سختی سے کلائی مروڑ دی۔ اتنا گھٹیا لباس پہنتی ہو تم غافل نہیں۔۔۔ شادی کو دو مہینے ہوئے اور تم ابھی تک اڈ جسٹ ہی نہیں ہوئی میرے ساتھ۔۔۔ ابھی تمہارا بھوت اتارتا ہوں۔۔۔ ابرش کے آنسو جاری تھے۔ مجھے کس جرم کی سزا دے رہے۔۔۔

کیا میں آپ کی ہوس پوری کرتی رہوں ہر 😊 تبریز نے اپنے ہونٹ ابرش کے ہونٹوں سے رگڑے
تبریز نے ایک دم ابرش کو بالوں سے پکڑا اور زور سے ایک تھپڑ مارا۔ وہ نرم و نازک وجود دور 😊 وقت
میں تم سے غافل نہیں مردوں کو نمائش کرتی ہو گھٹیا لڑکی۔ 😊 جاگرا
ابرش بیڈ پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی۔ آنسو جاری تھے اس نے تبریز کو غصہ دلادیا 😊 چلا وجہ زبان
تھا۔

یا اللہ مجھے اس آدمی کے قہر سے بچالے۔۔

ایم 😊 تمہیں تو میں اب بتانا ہوں تبریز نے ایک دم بالوں سے پکڑ کر ابرش کو اٹھایا تھا۔ سوری تبریز
سوری پلیز ایسا نہ کریں۔ ابرش اس کی ہوس کا نشانہ بننے لگی تھی۔ روتے روتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اپنا
مقصد پورا کرنے کے بعد تبریز بیڈ پر نڈھال پڑا تھا۔

آپ بہت برے ہیں اچھا نہیں کیا میرے ساتھ ابرش بس سوچ سکی۔
اب یہ مگر مجھ کے آنسو بند کرو۔ میرے کپڑے پرس کرو صبح یونی جانا ہے۔
تبریز جاگ کر بیڈ کے کنارے کے پاس آیا جہاں ابرش بیٹھی ہوئی تھی۔ میرے پاس کپڑے نہیں تھے تو
یہ پہن لیے۔ اور روتے روتے بات کرنے لگی پر آپ ہمیشہ میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ تبریز نے وحشی
پن میں اسکی بازو پھاڑ دی تھی۔ ابرش کے دودھیا بازو اسے نظر آرہے تھے۔۔
تمہارے لیے یہ سبق ہے تم میرے گھر کی عزت ہو۔ یونیورسٹی تم ڈگری لینی جاتی ہو جسم کی نمائش کرنے
نہیں۔ آپ اتنا پڑھ لکھے ہو کر ایسا کیسے سوچتے ہیں۔۔

تبریز نے ابرش کی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کی۔۔ تم میری ہو بس میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر کی عزت کو کوئی میں ریڈی ہو کر دیکھے اور ہاں اب ختم کرو یہ ڈرامہ ہم باہر ڈنر کرنے جاتے ہیں۔۔۔ چپ بس چپ کرو ابرش بس یہ سوچ کر رہ گئی کہ کیسے یہ شخص اتنی جلدی بھول سکتا ہے۔۔ (😊) آتا ہوں تم بھی ریڈی ہو جاو تبریز یہ سب نہ کرتا جب مس ایمن نے ابرش پر کمنٹس پاس کیے اور اسے مس عینی پر بھی غصہ آ رہا تھا مس عینی تبریز کو پسند کرتی تھی۔۔ انہوں نے جا کر بتایا کہ آج ابرش بہت ہوٹ لگ رہی تھی تب ہی تبریز نے اس کے پورے وجود کو کلاس میں لیکچر کے دوران دیکھا اور پرنسپل کی نظریں جب ابرش کی تنگ قمیض پر پڑی۔۔۔

تب تبریز نے دیکھا تھا جب پرنسپل سے ابرش بات کر رہی تھی ابرش معصوم تھی اسی مرد کی گندی فطرت کا نہ پتا تھا۔ پرنسپل کا بھی پتا تھا کہ وہ کس کریکٹر کے ہیں تبریز اس انسیٹیوٹ کا حصہ تھا اور یونیورسٹی میں کس طرح سروائیو کرنا ہوتا ہے یہ ابرش کو نہیں جانتی تھی (⊖)

تم ابھی تک رورہی ہو تبریز ریڈی ہو کر آیا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں تمہارا کیا کروں۔۔۔ تبریز نے لہباہا تھنچ و دان فائف منٹس تم نیچے ہو ورنہ یہی تھنچ تمہارے منہ پر (⊖) بنا کر دیوار میں مارا جس سے ابرش کانپ گئی ماروں گا

ابرش نے ڈیپ ریڈ کلر کا شورٹ فرائیڈ پہنا اور بالوں کو کھلا چھوڑ کر ہلکا سا میک اپ کر کے دس منٹ میں نیچے آ گئی۔۔ جب وہ لاونج میں تو کیا دیکھتی ہے کہ تبریز بیوی اون کر کے بیٹھا ہے۔۔ اس نے کہا آپ یہاں بیٹھ کر بیوی دیکھ رہے ہیں آپ کو جانا نہیں ہے کیا؟؟ تبریز نے ابرش کا سر تا پیر جائزہ لیا اور دل میں سرائے

ابرش کی رونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ اور ناک گلابی ہو چکی تھی۔۔ بغیر نہ رہ سکا انفف ظلم حسینہ



تبریز نے کیا نہیں میرا اب باہر جانے کو دل نہیں کر رہا۔۔ جمیلہ سے کہتا ہوں کہ کھانا لگا دے۔۔ مگر کیوں بس (٩) ابھی آپ نے ہی تو کہا تھا کہ تیار ہو جاو باہر جانا ہے اب کیا ہوا آپ کو؟؟ آپ کا کیوں موڈ بدل گیا چپ زیادہ سوال نہیں جمیلہ سے کہو کہ کھانا لگائے۔۔ شرزہ اور ار حم باہر گئے ہوئے ہیں ان کی کال آئی ہے کہ ہم آرہے ہیں وہ آجائیں تو پھر ساتھ میں کھانا کھاتے ہیں۔۔



ابرش کو بہت غصہ آیا لیکن وہ ضبط کر جاتی ہے اور دل میں سوچتی ہے کہ پتا نہیں کیا چیز ہے یہ کیسا سانیکو انسان ہے اس کی سمجھ ہی نہیں آتی مجھے پل میں کچھ ہوتا ہے اور پل میں کچھ



شرزہ اور ار حم کے آجانے پر کھانا ہلکی پھلکی گپ شپ میں خوشگوار ماحول میں کھایا گیا ابرش ابھی بھی ویسی ہی تیار تھی ار حم نے بھابھی کو دیکھ کر کمٹس بھی پاس کیے واہ بھابھی آج تو غضب لگ رہی ہیں آج بھیا کی خیر تبریز کو دیکھ کر آنکھ ماری۔۔ مسز گیلانی بھی بہت خوش تھیں ابرش کے آجانے سے ان کے بیٹے (٩) نہیں کی زندگی مکمل ہو گئی تھی کیونکہ تبریز کا جو ماضی اس کی زندگی سے جڑا تھا وہ اس کے لیے کافی اذیت ناک تھا



مسز گیلانی ابرش سے کہتی ہیں بیٹا تم ایسا کرو جمیلہ سے بولو کہ سارے برتن اٹھالے اور دھو دے۔

جی مائی لٹل گرل شزہ ابرش کو 😊 ایک دم سے شزہ پکارا بھابھی men ابرش جانے لگتی ہے جب کچن
😊 بالکل معصوم سی لگتی ہے ایسے جیسے گلاب ہو جو ہاتھ لگنے سے مر جھا جائے

بھابھی مجھے آپ کے ہاتھ کی کافی پینی ہے یونونا کہ آپ کافی کتنے مزے کی بناتی ہیں۔۔ شزہ اور ابرش میں
کافی زیادہ دوستی ہو چکی ہوتی ہے اوکے لٹل گرل میں بنادیتی ہوں ابرش کو شزہ بالکل اپنی بہن جیسی لگتی ہے

تبریر کو کال آتی ہے وہ اٹھ کر چلا جاتا ہے ابرش جب کافی بنانے کچن کی طرف جاتی ہے تو اسے آواز سنائی دیتی
ہے جی مس عینی ہو جائے گا آپ کا کام پارٹی کی ساری تیاریاں بالکل مکمل ہیں آپ فکر ہی نہ کریں میں نے
پریزنٹیشن بنالی ہے ابرش کے قدم وہی رک جاتے ہیں تبریز ابھی بھی مس عینی سے کال پر ہوتا ہے۔

وہ کافی بنا کر اپنے روم میں آتی ہے اور بیڈ پر بیٹھ کر سوچنے لگتی ہے کہ کیسے مس عینی سے بات کر رہا تھا اور مجھے
مگر وہ یہ سب بھول چکی تھی کہ ہماری سوسائٹی 😞 بس سلیولیس شرٹ پہننے پر مارا
مردوں کی سوسائٹی ہے۔۔ اتنے میں تبریز روم میں آتا ہے تو پوچھتا ہے کس سوچ میں گم ہو یا تو ابرش کہتی
ہے کوئی نہیں ایسے ہی بس اچھا مجھے سونا ہے۔۔ تو میں نے کون سا تمہیں سونے سے منا کیا ہے اففففف یہ

انسان۔۔۔۔

سر جی

😊 جی سر کی جان

وہ آپ مجھے فزیکل کیمسٹری کی ڈیرپویشن سمجھا دیں اچھا سمجھا دوں گا لیکن میری جان مجھے سرمت کہا کرو
آپ نے ہی تو کہا تھا کہ مجھے یونی میں سر بولا کرو اور گھر میں بھی کہہ لو تو کوئی فرق نہیں پڑتا

تبریز نے ابرش کا ڈوپٹہ اتارنا چاہا

اوہو کم اولن یار

😊😊 یونو کہ ایم یو آر ہسبینڈ

کی کرن ابرش کے چہرے پر پڑی۔۔۔ تبریز اسے حصار میں قید کیے ہوا تھا ابرش نے مندی مندی #صبح##
آنکھوں سے دیکھا یہ ایک جہازی نمائیڈ تھا۔۔۔ ابرش جس پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ یہ انسان بس سوتے ہوئے
میں ٹائم دیکھا تو Alaram معصوم لگتا ہے بس میری معصوم محبت ابرش نے تبریز کے بالوں کو پیچھے کیا
صبح کے سات بج رہے تھے۔ ابرش نے اپنا ڈوپٹہ اٹھایا۔۔۔ اور فریش ہونے کے لئے چلی گئی۔۔۔
صبح سے موسم آج خراب تھا ابرش کا دل ہی نی کر رہا تھا یونیورسٹی جانے کو۔۔۔ ابھی وہ کیمسٹری کے کچھ سوال
حل کر رہی تھی سامنے اسکا گروپ آتا دکھائی دیا۔۔۔

HAY abrish...hower are you???

علی نے ابرش سے پوچھا

am fine ali

تم کیا کر رہی ہو؟؟؟ یہ تم اتنی بار بورنگ کیوں ہو گئی ہو شادی کے بعد نہ گھومنے جاتی ہو ہمارے ساتھ کیا
حال بنا دیا سر نے تمہارا۔۔۔

رہنے دو یا اس نے نہی آنا علی نے صائمہ کو برا سامنہ بناتے ہوئے کہا
ابرش نے سوچا کیوں وہ اس انسان کی غلام تو فی ہر بات کیوں مانوا سکی دفعہ کرو کن خیالوں میں کھو گئی
صائمہ نے ابرش کے سامنے ہاتھ لہرایا۔۔۔

علی نے ہاتھ آگے کیا جس پر صائمہ ابرش نے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

آج کھانا کھانے کے بعد ابرش لوکل بس سے گھر آگئی تھی اسے ڈر لگ رہا تھا تبریز سے۔۔ کیوں کے اس نے
تبریز کی کلاس مس کی تھی

ابرش نے اس سنسان گھر میں قدم رکھا مسز گیلانی آج اپنی عادت کے برعکس گھر میں تھی آگئی تم بیٹا۔۔۔

جی ماما آگئی ہو میں تبریزنی آیا نہی ماما میں سر کے ساتھ فی آئی
ایکپولی میں دوستوں کے ساتھ گھومنے چلی گئی تھی

تو بیٹا گھر کیسے آئی ہو

ماما لوکل بس سے آئی ہو

اوہ بیٹا مجھے فون کر لیا ہوتا۔۔۔

کوئی بات نی ماما

میں روم میں جا رہی ہو کچھ تھک گئی ہو اوکے بیٹا میں بھی پارٹی میں بس جا رہی تھی شیزہ روم میں ہے اسے

♥♥ کھانے کا پوچھ لینا۔۔ اور ارحم کی بھی کال آئی تھی وہ بھی دوستوں کے ہاں ہے

ابرش روم میں آئی اور سو گئی رات بھی سو نہ سکی جب سے شادی ہوئی تھی اسے سوکھ کا سانس نصیب نی ہوا تھا

رات کی چاندنی اپنے جو گن پر تھی تبریز نے شام چار بجے تک گھر میں قدم رکھا یہ گھر اپنی شان آپ تھا

● ● ● ● ●

لاؤنج میں ریڈ اینڈ بلیو کلر کے پردے لگے ہوئے تھے یہ گھر تبریز کی طرح منہ بولتا ثبوت تھا

کھانا لگاؤ آپ کے لئے۔۔۔ نوکرانی نے تبریز سے پوچھا

نبی کوئی ضرورت نی مجھے بھوک نی تم یہ بتاؤ نبی جی کہا ہے تمہاری

چھوٹے سرکار ابرش نبی روم میں ہے شیزہ نبی بھی کمرے میں پڑھ رہی ہے۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ تم جاؤ اور مجھے ڈسٹر بن کرنا

ٹھیک ہے سرکار

تبریز شدید غصے میں جیسے ہی کمرے میں آتا ہے کہ کمرے کی لائٹ آف ہوتی ہے اور سبرش بیڈ پر سو رہی ہوتی ہے یہ دیکھ کر اس کو اور بھی غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرا سکون برباد کر کے خود مزے سے لمبی تان کے سو رہی ہے ابھی اس کو میں سکون کی نیند سلاتا ہوں تبریز ایک دم سے بیڈ کی چادر پکڑ کر کھینچتا ہے تو ابرش زمین پر گر جاتی ہے اور کہتی ہے کیا ہو گیا ہے سرجی وہ ابھی بھی نیند میں ہوتی ہے ویٹ ابھی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔۔۔ تبریز ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا جگ سا ہیڈ ٹیبل سے اٹھا کر ابرش کے منہ پر سارا گرا دیتا ہے

اور ابرش سے کہتا ہے اب ہوش آیا ابھی بھی نہیں آیا۔۔۔ ابرش زور سے چیختی ہے کیا ہو گیا ہے آپ کو ہاؤ چپ آواز نیچی زیادہ چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے گھٹیا عورت اگر اس کمرے سے (==) ڈیوٹیو تمہاری آواز زرا سی بھی باہر کی نا تو بہت برا ہو گا۔۔۔ تبریز ابرش کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر گراتا ہے اور کہتا ہے (==) کہ تم ہو ہی نہیں میرے قابل۔۔۔ اب میں نے ایسا کیا کر دیا آج تم باہر گھومنے کس کے ساتھ گی تھی مجھ سے پوچھے بغیر۔۔۔

اومائی گوڈ تو آپ کو اس بات کا غصہ ہے میں اپنے فرینڈز کے ساتھ گی تھی باہر گھومنے۔۔۔ اور اتنی چھوٹی سے بات پر آپ میرے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں۔۔۔ اور ایک بات سن لیں وہ میرے فرینڈز ہیں اور میں ان کے ساتھ باہر جاسکتی ہوں میں آپ کی کوئی زر خرید غلام نہیں ہوں جو آپ جیسا چاہیں گے میں ویسا کرتی رہوں گی اتنے میں ایک دم سے تبریز کا ہاتھ اٹھتا ہے چٹاخ اور ابرش اسی ایک تھپڑ پوری ہل جاتی ہے لیکن تبریز اس کے گال پر تھپڑوں کی بارش کر دیتا ہے تم جیسی گھٹیا عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی اگر میں نے

تمہارے باپ سے وعدہ نہ کیا ہوتا تو تمہیں تمہاری اوقات یاد دلادیتا۔۔



ابرش کے آنسو گر رہے ہوتے ہیں یہ روناد و نابد کرو میرے سامنے مجھے ان سے گھنٹا فرق نہیں پڑتا۔۔۔
ابرش تبریز کا گریبان پکڑ کر کہتی ہے کہ آپ نے ابھی تک مجھے کون سا سکون کا سانس لینے دیا ہے نا۔۔۔
میں کیتا ہوں مردوں کا مقابلہ کرنا چھوڑ دو آپ اپنی مرضی کرتے ہیں میں نے کبھی آپ سے کچھ کہا ہے آپ جو مرضی کرتے رہیں مس عینی کے ساتھ لیکن میں کچھ نہ کروں۔۔۔ ہاں میں کر سکتا ہوں کیونکہ میں مرد ہوں اور تمہاری تو سوچ ہی گندی ہے جیسی تم گندی ویسی تمہاری سوچ گندی میں تھو کنا پسند نہیں کرتا تم پر اور تبریز غصے میں روم سے چلا جاتا ہے۔۔۔

ابرش ساری رات روتی رہتی ہے اتنے میں اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے تو وہ اٹھ کر وضو کر کے اپنے رب کے سامنے کھٹی ہو جاتی ہے اور رو کر اپنے سوہنے رب سے دعا مانگتی ہے اور اس کے بعد قرآن پاک پڑھتی ہے اور تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جاتی ہے کیونکہ ابھی یونی جانے میں فانی ٹائم ہوتا ہے تبریز پوری رات گھر نہیں آیا ہوتا۔۔۔

تبریز ابرش کے ساتھ کبھی ایسا سلوک نہ کرتا لیکن اس کو واٹس ایپ پر ابرش کی علی کے ساتھ کچھ تصویریں موصول ہوتی ہیں جن میں ابرش علی کے بہت قریب ہوتی ہے ان تصویروں کو دیکھ کر تبریز کو شدید غصہ آتا ہے تبریز غصے میں پوری رات ایسے ہی کار سڑکوں پر ادھر ادھر دوڑاتا رہتا ہے جب اس کو پھر سے خیال آتا ہے پکچر کا تو وہ غصے سے کار کی سٹیرنگ پر زور سے مکہ مارتا ہے اور گھر کی راہ لیتا ہے روم میں انٹر ہوتا ہے تو ابرش یونی کے لیے تیار ہو رہی ہوتی ہے وہ اپنے فیس پر میک اپ کر کے ساری چوٹوں کے نشان چھپا رہی ہوتی ہے اس سے سمپل بلیک لونگ شرٹ اور ساتھ جینز پہنی ہوتی ہے تبریز اپنے کپڑے لے کر فرش

ہونے چلا جاتا ہے جب وہ فرش ہو کر آتا ہے تو ابرش اپنے پس پر ریڈ لپسٹک کا لاسٹ ٹچ دے رہی ہوتی ہے تبریز صوفے پر آکر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اوہو اتنا کس کے لیے تیار ہوا جا رہا ہے اپنے شوہر کو تو تم دیکھنا پسند نہیں کرتی ہو اس کے لیے تیار ہونا تو دور کی بات۔۔۔۔

آہ ظالم حسینہ۔۔۔ لیکن ابرش مسلسل تبریز کو انگور کرتی ہے وہ اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیتی ہے کیونکہ وہ اس کو شیشے میں دیکھ چکی ہوتی ہے اب اس کو دیکھنا تو دور کی بات وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس کی بے حسی عروج پر ہوتی ہے وہ واپس مرتی ہے تیار ہو کر تو تبریز اس کا راستہ روک لیتا ہے میرا راستہ چھوڑیں آپ لیکن اس کی آنکھوں میں خون اتر رہا ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں سے ابرش کو بہت خوف آتا ہے ابرش اپنا بیگ اٹھانے کے لیے آگے بڑھتی ہے تب ہی تبریز اسے بیڈ پر گراتا ہے۔۔۔۔ ابرش ایک دم سے کہتی ہے

سر پلیر۔۔۔ لیکن تبریز اپنے ہاتھ کے انگھوٹے سے اس کے ہونٹوں کو مسل دیتا ہے بتاؤ کس کے لیے اتنا تیار ہوتی ہو۔۔۔ اس کے اونچی پونی ٹیل میں مقید بال اپنے ہاتھوں سے کھول دیتا ہے اور اپنی شرٹ اتار کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔۔۔ دو گھنٹے بعد ابرش کی سسکیوں کی آواز سنائی دیتی ہے بیڈ کے کونے میں ابرش گھٹنوں میں منہ دیئے بیٹھی رو رہی ہوتی ہے۔۔۔

تبریز آئینے کے سامنے بلیک تھی پیس میں ملبوس کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا ہوتا ہے بال جیل سے سیٹ کر کے یونی جانے کے لیے بالکل ریڈی ہوتا ہے۔۔۔ ابرش سوچتی ہے اففففففف میں اس انسان کی ہوس کی بینٹ چڑھ گئی جس میں زرا برابر بھی انسانیت نہیں ہے ابرش کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں آئی پیس یو بابا کاش آپ میری اس شخص سے شادی کروانے سے بہتر تھا کہ مجھے ماپنے ہاتھوں سے مار دیتے سب تو ہر روز

مرتے ہوں بابا آپ نے مجھے جیتے جی مار ڈالا آئی ہیٹ یو۔۔ آئی ہیٹ یو تبریز آسو۔۔
تبریز چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا ابرش کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اتنی ضد کیوں کرتی ہو جب تمہیں میرا پتا
ہے تو۔۔ چلا اب یہ رونادھو نابند کرو مائی سویٹ وائف اور جلدی سے تیار ہو جاو۔ میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا
اور میرا لاسٹ لیکچر اٹینٹ کرنے آجانا۔۔ تبریز اپنا موبائیل ٹیبل سے اٹھا کے جانے لگا ہوتا ہے تو ابرش
ڈرتے ڈرتے بولتی ہے کہ سر میری کنڈیشن نہیں ہے لیکچر اٹینڈ کرنے کی۔۔ اوکے مائی ڈیر وائف ٹیک
(=) ریسٹ اور زبان میرے سامنے کم چلایا کرو

تبریز چھری لیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ ابرش زور سے چلائی
پلیز خدا کے لیے تبریز چھوڑیں مجھے میں نے کچھ نہیں کیا ایک دم سے ابرش کی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔ اس
نے اپنے رب کا شکر ادا کیا ہے کہ شکر ہے یہ ایک خواب تھا۔۔



تبریز کے جانے کے بعد ابرش بہت دیر تک گہری نیند سوئی رہی ہے اس کی انتہائی ڈراؤنے خواب کی وجہ
سے آنکھ کھلتی ہے تو وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہے تو 11 بج رہے ہوتے ہیں۔۔ وہ سوچتی ہے انفففففف اللہ
میں اتنی دیر تک سوتی رہی ہوں۔۔ اتنے میں ابرش کا موبائیل بجنا شروع ہو جاتا ہے وہ ادھر ادھر موبائیل
ڈھونڈتی ہے لیکن مل نہیں رہا ہوتا موبائیل کی آواز کی طرف دھیان دیتی ہے تو آواز بیڈ کے نیچے سے آرہی
ہوتی ہے وہ اٹھا کے کال پک کرتی ہے اس کی آپی رائیل کی کال ہوتی ہے



ابرش پوچھتی ہے آپ کیسی ہیں آپ۔۔ میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔ آپ کیسی ہو نہ دعا اور سیدھا
پوچھ رہی کہ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔ تم تو بالکل ہی اپنے میاں کی ہو کر رہ گئی ہو ہمیں تو بھول ہی گئی ہو

مما بابا بھی بہت یاد کر رہے تھے تمہیں تم آج شام کو ضرور چکر لگا لینا ممما کی طرف۔۔۔ ممما بابا بہت زیادہ یاد کر رہے ہیں تمہیں۔۔۔ ابرش اپنے فیس کو دیکھتی ہے بہت زیادہ چھوٹیں لگی ہوتی ہے



ہونٹ بھی ایک سائیڈ سے پھٹا ہوتا ہے۔۔۔ اتنے میں آپ کی آواز آتی ہے کہاں کھو گئی ہو یاد کیا بات ہے تم ٹھیک تو ہونا۔۔۔ جی آپ میں بالکل ٹھیک ہوں



لیکن میں آج نہیں آسکتی کیونکہ ابھی اسائنمنٹس اور کورس ورک بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے آج کل بہت زیادہ یونی میں بزی ہوں۔۔۔ اچھا میری جان۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں اگلے ہفتے چکر لگا لینا۔۔۔



یاور بھائی بھی یاد کر رہے تھے تمہیں۔۔۔ اوکے آپ ٹھیک ہے میں ابھی یونی میں ہوں کلاس ہے میری۔۔۔ اللہ حافظ پھر بات ہو گئی۔۔۔

ابرش نے کال بند کر دی لیکن ممما بابا کو یاد کر کے اس کا دل بھر آیا تھا۔۔۔ کیونکہ جب سے اس کی شادی ہوئی تھی اس کے بعد سے وہ اپنے ممما بابا سے نہیں ملی تھی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ابرش کمرے کی ساری چیزیں توڑ پھوڑ دی



جمیلہ شور کی آواز سن کر ابرش کے کمرے میں آئی

بی بی جی آپ کو کیا ہو گیا ہے زمین سے اٹھیں بی بی جی۔۔۔ ابرش اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہوتی ہے اور ایک دم سے اس کا پاؤں پھسلتا ہے اور جو اس نے پانی کا جگ توڑا ہوتا ہے اس کے ٹکڑے ابرش کے پاؤں میں

لگتے ہیں اور وہ تکلیف کی وجہ سے زمیں پر گرتی چلی جاتی ہے۔۔۔ شزہ آج کالج نہیں گئی ہوتی ہے گھر میں ہی ہوتی ہے جمیلہ فوراً سے شزہ کو آواز دیتی ہے شزہ بی بی جلدی سے آئیں



دیکھیں بڑی بی بی جی کو کیا ہو گیا ہے شزہ شور کی آواز سن کر فوراً سے بھا بھی کے کمرے کی طرف بھاگتی ہے جب کمرے میں پہنچتی ہے تو خون میں لت پت بھا بھی کو دیکھتی ہے تو کہتی ہے

یہ کیا ہو گیا ہے جمیلہ چلو بھابی کو میرے ساتھ اٹھا کر بیڈ پر ڈالو اور میں فوراً سے بابا اور بھائی کو (۲۰) اومائی گوڈ کال کرتی ہوں آپ ماما جانی کو بھلا کر لے آؤ۔۔



اتنے میں اس کی ماما بھی آ جاتی اور وہ فوراً سے بھی کو کال کر کے وقت ضائع کیے بغیر اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال کرتی ہے



تبریز بھی جلدی سے گھر آ جاتا ہے اور ڈاکٹر ابرش کا چیک اپ کر کے اس کو نیند کا انجیکشن دے کر باہر کمرے دے باہر آتا ہے سارے لاؤنچ میں بیٹھے ہوتے ہیں تو ڈاکٹر کہتا ہے نارملی چوٹیں آئی ہیں وہ سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں میں نے نیند کا انجیکشن دے دیا ہے۔۔۔ تھوڑی دیر تک وہ ہوش میں آ جائیں گئی۔۔۔



گیلانی صاحب (تبریز کے بابا) تبریز میں تم سے پوچھ رہا ہوں ابرش نے یہ سب کیوں کیا میں اسے کس مان سے بیاہ کر اس گھر میں لے کے آیا ہوں ایک دم سے مسٹر گیلانی کا ہاتھ اٹھتا ہے تبریز کے گال پر پانچ انگلیوں کے نشان چھوڑ جاتا ہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں شادی شدہ جوان اولاد پر ہاتھ نہیں اٹھاتے فرحت بیگم

نے درمیان میں مداخلت

--ہاں آپ مار ہی دیں مجھے میں نے اسے کچھ نہیں کہا اور نہ مجھے پتا ہے کہ یہ اس نے کیوں کیا ہے تبریز نے

اپنے باپ کو دیکھ کر کہا



بھائی اگر جیلہ انٹی شور کی آواز سن کر بھا بھی کے کمرے میں نہ جاتی تو شاید بھا بھی خود کو ختم کر لیتی شیزہ نے کہا-- لیکن پھر بھی تبریز کراپنے کیے پر کوئی شرمندگی یا افسوس نہیں تھا--



مسز گیلانی آپ دیکھ رہی ہیں اپنے نواب زادے کو کہ یہ کیا کرتا پھر رہا ہے اس معصوم بچی کے ساتھ میں ان سب کے لیے اس گھر میں نہیں لے کر آیا تھا اپنی بیٹی بنا کر لایا ہوں--



دفع ہو جاؤ تم ابھی کے ابھی تم میری نظروں کے سامنے سے اور آئندہ مجھے تم اس گھر میں نہ نظر آؤ اگر تم اس گھر میں آؤ گے تو تمہیں میری بچی سے معافی مانگی پڑی گی ورنہ کہیں اور اپنا ٹھکانہ کر لو مجھے سب نظر آتا ہے



تین مہینوں میں کتنے ظلم و ستم کے پہاڑ تھوڑ دیئے تم نے اس معصوم بچی پر کل بھی تمہانی ماں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ پتی دو پہر میں لوکل آئی ہے اگر تھوڑی سی بھی شرم ہے تو شرم کرو وہ تمہاری بیوی ہے--



بابا میں نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا اسے عادت ہے آپ سب کی ہمدردیاں سمیٹنے کی اور ورا آوارا گردیاں کرنے کی-- آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں غلط ہوں تو آپ یہ تصویریں دیکھیں



چپ اس سے زیادہ کچھ نہیں سنوں گا میں اور ہاں مجھے ایسی کسی بھی تصویروں پر یقین نہیں ہے پہلے بھی مجھے اس پر یقین تھا اور اب بھی مجھے اس معصوم بچی پر یقین ہے مجھے اس پر یقین کرنے کے لیے کسی بھی پروف کی ضرورت نہیں ہے ابرش میرے دوست کی بیٹی ہے اس کا خون ہے اور میرے کا جگر کا ٹکڑا ہے وہ ایسا کبھی کر ہی نہیں سکتی

اور تم بھی برخوردار اس فیس سے جلد سے جلد نکل آؤ تو زیادہ بہتر ہے خود ایک غلطی کر چکے ہو تو تم نے سب کو اپنے جیسا لیا ہے جتنا جلدی یقین کر لو کہ تم جھوٹے گرداب میں پھنس چکے ہو تو زیادہ اچھا ہے تمہارے لیے اور اب تم جاسکتے ہو میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔

بابا سوچ لیں اگر میں ایک بار چلا گیا تو پھر میں کبھی واپس نہیں آؤں گا سوچ لیا ہے میں نے اب تم جاسکتے ہو فرحت بیگم رو کو تبریز آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔ میں ایسا کر سکتا ہوں اب یہ جب ابرش بیٹی سے معافی مانگے گا تب یہ گھر آ سکتا ہے۔۔

تبریز کو گھر سے گئے دو دن ہو چکے تھے۔۔ ابرش اب آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی تھی لیکن ان دو دنوں میں اسے تبریز کہیں دیکھائی نہیں دیا تھا اور نہ ہی اس کی کسی سے پوچھنے کی ہمت ہو رہی تھی۔۔ ابرش دو دن سے طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے یونی بھی نہیں جا رہی تھی۔۔

اتنے میں فرحت بیگم ابرش کے لیے سوپ بنا کے اس کے روم میں لے کر آتی ہیں۔۔ اٹھ جائے میری پیاری بیٹی سوپ پیے۔۔ میں اپنی بیٹی کے لیے اپنے ہاتھوں سے سوپ بنا کر لے کے آئی ہوں۔۔۔



ابرش میری جان کتنی ویک ہو گئی ہو چلا اٹھو جلدی سے اور یہ سوپ فنش کرو جلدی سے یہ میں نے آپ کے

لیے بنایا ہے اور پھر میڈلسن لو۔۔۔

مما پلیراب میں اتنی بھی بیمار نہیں ہوں۔۔۔



مجھے پتا ہے آپ کو کنگ بہت کم کرتی ہیں۔۔۔ آپ نے ویسے ہی تکلف کیا چلو شباش باتیں نہیں جلدی سے سوپ ختم کرو مجھے پھر کانفرنس میں بھی جانا ہے تمہارے پاپا بھی ملائیشیا جا رہے ہیں انھیں بھی کچھ امپورٹنٹ کام ہے۔۔۔



ابرش بس اپنی ساس کی باتیں سن رہی تھی لیکن زہین ابھی بھی تبریز کی طرف تھا۔۔۔ مسٹر گیلانی روم میں آتے ہیں آہاں میرے بیٹے سے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔ ابرش فوراً سے سر پہ ڈوپٹہ لیتی ہے



گیلانی صاحب چار انگلیاں ابرش کے سر پر رکھتے ہیں۔۔۔ میری جان میرا ڈیڈ لائیو کیسی طبیعت ہے آپ کی اب۔۔۔ سچ پوچھو تو ابرش کو اپنے ممابا ابان دونوں میاں بیوی نے بھلا دیئے تھے پاپا میں بالکل ٹھیک ہوں



بیگم آپ زرا باہر جائیں مجھے ابرش بیٹے سے کچھ بات کرنی ہے

فرحت بیگم جی کر لیں آپ بات میں زرا شہزہ اور ارحم کو دیکھ لوں۔۔۔ ابرش نے ابھی تک سر جھکا یا ہوا تھا ابرش بیٹا آپ میرے سوالوں کا جواب دیں جاننا چاہتا ہوں میں۔۔۔ کیا آپ تبریز کے ساتھ خوش ہیں اور یہ حالت آپ کی کس نے کی ہے مجھے تفصیل سے بتائیں کہ کیا ہوا ہے آپ کو تبریز کو میں اس گھر سے نکال چکا

ہوں بیٹا مجھے آپ کی بات پر یقین ہے کہ آپ جو کہو گی سچ کہو گی آپ میرے دوست کی بیٹی ہیں اور میرے بھی جگر کو ٹکڑا ہے آپ۔۔۔



پاپا تبریز سر نے مجھے کیا کہنا ہے وہ تو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور یہ سب میں نے خود کیا ہے اکیچولی میں پاپا میرا پاؤں پھسل گیا تھا جگ کے ٹکڑوں پر لیکن بیٹا روم کی حالت دیکھ کر تو ایسا نہیں لگ رہا تھا۔ اور تبریز نے آپ کے کردار پر انگلی اٹھائی ہے جب آپ نہیں چاہیں گی وہ اس گھر میں واپس نہیں آسکتا تبی اس کو معافی مل سکتی ہے جب آپ چاہیں گی اور تبی وہ گھر واپس آسکتا ہے اور سب سے پہلے تو بیٹا آپ اپنے گھر والوں سے ملنے جائیں نا وہ آپ کو بہت یاد کر رہے ہیں منصور صبح سے بہت بار کال کر چکا ہے۔۔۔



پاپا تبریز میرے شوہر ہیں میں ان کو منالوں گی وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا غلطی میری ہے کہ میں یونی فرینڈز کے ساتھ آؤٹنگ پہ چلی گئی تھی اور کسی نے اس اینگل سے پکس لی ہیں کہ میں اور علی اس میں بہت کلوز آرہے ہیں کوئی بھی دیکھے گا تو اس کاری ایکشن برا ہی ہوگا۔

لیکن کوئی بات نہیں پاپا سب ٹھیک ہو جائے گا میں اپنا گھر کبھی خراب نہیں کروں گی ایک دم سے گیلانی صاحب ابرش کو گلے لگاتی ہیں اور اس کا ماتھا چومتے ہیں سچ میں بیٹا میں نے جیسا سوچا آپ اس سے بھی بڑھ کر زہین ہو میری سب سے اچھی بیٹی ہو تم راج کرو اور اپنا خیال رکھو بس میں اس الو کے پٹھے کو سیدھا کرتا ہوں مجھے پتا ہے وہ کہاں ہو گا اپنے فلیٹ میں ہی ہو گا تم فکر نہ کرو میں اس کو بھی لے آؤں گا کل سے بیٹا ڈرائیور کی نگرانی میں آپ نے یونی جانا ہے اور میری اس ویک ملائیشیا کی فلائٹ ہے میں اور آپ کی مملا لائشیا جا رہے ہیں۔۔۔ آپ ریسٹ کرو اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔۔۔



پراس میں آپ کو منالوں گی لیکن آپ کہاں ہیں ☺️ آئی لویو ☺️ افسوس تیریز آئی مس یو

Page | 38

☺️ بس جلدی سے آجائیں بہت مس کر رہی ہوں میں آپ کو پلیز کم بیک ٹوہوم
آپ جتنا مرضی مجھ سے نفرت کر لیں مجھے درد دیں لیں میں پھر بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں ہائے

☺️ میری معصوم محبت

ایک دم سے ابرش نے اپنے ہونٹوں کو چھوا جہاں تیریز کا لمس تھا اور اس نے تیریز کو یاد کرتے کرتے
آنکھیں موند لیں اسے یہ سب سوچنا اچھا لگ رہا تھا۔

نیکسٹ ڈے۔۔ تیریز کیسے گھر آیا کیوں آیا کوئی نہیں جانتا تھا اس کا راز بس اسی کو معلوم تھا بس مسٹر گیلانی
نے اس کال کر کے جسٹ اتنا بولا تھا کہ وہ گھر آجائے



تیریز دو دن سے اپنے فلیٹ میں تھا اور آج ابرش یونی گئی ہوئی تھی جب کہ تیریز کا آف تھا آج اس کا کوئی
لیکچر نہیں تھا تیریز جب گھر آیا تو گھر میں بیٹھ بیٹھ کر بور ہو گیا تو گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر چلا گیا۔۔



شرزہ ار حم کے روم میں تھی اور وہ دونوں پڑھائی کر رہے تھے اتنے میں اچانک سے شرزہ کے نمبر پر ایک
انجان نمبر سے کال آتی ہے وہ کٹ کر دیتی ہے کال لیکن کال پھر سے آنے لگتے ہے وہ مسلسل اگنور کرتی ہے



سوری رونگ نمبر تو ار حم بولتا ہے کال آرہی ہے شرزہ پک کر و شرزہ کال پک کرتی ہے اور کہتی ہے جی کون
ار حم اب پڑھائی چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور سنجیدگی سے پوچھتا ہے کیا ہوا شرزہ کون تھا پتا نہیں

یار چھوڑو کوئی رو نگ نمبر تھا خیر چھوڑو ہم پھر سے اس سوال کو حل کرتے ہیں اس کا آنسر ٹھیک نہیں آرہا

he ابرش یونیورسٹی سے جلدی آجاتی



اچھا سنو شہزہ یار تمہیں نہیں لگتا کہ بھائی بھابی کے ساتھ بہت غلط کر رہے ہیں ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے شہزہ سوچتے ہوئے اس دن جو سب ہوا اس کے بعد سے بھائی گھر بھی نہیں آئے ہاں میری بھائی سے بات ہوئی ہے وہ اپنے فلیٹ میں تھے بٹ ڈونٹ وری مائی سویٹ سسٹر بھائی آگئے ہیں واپس۔۔۔



یا ہو سچ میں شہزہ خوشی سے چھلانگ لگاتے ہوئے۔۔۔ بندری کہیں کی رک جاوا بھی بھائی گھر نہیں ہیں باہر گئے ہوئے ہیں اور تم یہ سوال حل کرو سکون سے بھائی سے بعد میں مل لینا۔۔۔ اور ایک بار پھر سے شہزہ کا فون کسی اور نمبر سے جگمگانے لگتا ہے

ابرش روم میں جا کر ابھی آرام کرنے کے لئے لیٹی۔۔۔ گھر میں مکمل خاموشی کا راج تھا تبریز یونیورسٹی جاتا ہے اسے ابرش نظر نی آتی سڑکوں کے دھکے کھانے کے بعد گھر میں قدم رکھا۔۔۔ کمینی عورت زلیل مجھے سب کی نظروں میں برابر بنا کہ اب خود مزے سے سو رہی ہو۔

ابرش بیڈ ہوئی تھی جب تبریز کمرے کا دروازہ کھولتا پاگلوں کی طرح چلاتا ہوا اندر آیا تھا۔ سر چھوڑیں مجھے کیوں کر رہیں ہیں اتنا ظلم میرے ساتھ چھوڑیں مجھے پلینز تبریز نے ابرش کو بالو سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا اور ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پہ رسید کیا تھا ابرش پوری ہل گئی تھی سر چکر رہا تھا اسکا بھی وہ سنبھلی بھی نہیں تھی کہ تبریز نے اسکی شرٹ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اسکی شرٹ پھاڑ دی لیلین کی بلیک کلر

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

کی نازک شرٹ ایک منٹ میں پھٹ چکی تھی ابرش اس حرکت پہ حیران تھی اب تبریز نے اسے بیڈ پہ پھینکا تھا اور اپنی شرٹ اتار دی تمین کیا لگا تھا مجھ سے بچ جانو گی گھٹیا عورت ابرش کا منہ سامنے کیے تبریز نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پہ رکھے تھے کتنی ہی دیر ابرش کو اپنے تبسم سے نوازنے کہ بعد وہ اسکی گردن پہ جھکا تھا ابرش کو لگا جیسے اسکے جسم پہ کسی نے کونکے رکھے ہوں تبریز نے اسکے پورے جسم پہ اپنا ہونٹوں کا لمس چھوڑا تھا اور اسکے بعد تین گھنٹے اسے استعمال کرتا رہا۔

آخر تھک گیا تو سو گیا ابرش کی آنکھوں سے آنسو جاری تھی اسنے بیڈ شیٹ سے خود کو کور کیا اور الماری سے کپڑے نکال کہ غسل کرنے چلی گئی ابھی وہ غسل کر کہ تبریز کہ برابر میں لیٹی ہی تھی کہ تبریز کی آنکھ کھل گئی کس کی اجازت سے غسل کرنے گئی تھی بیکار عورت میرا دل ابھی بھرا نہیں یہ کہتے ساتھ تبریزنی ایک بار پھر ابرش کی گلابی شرٹ پھاڑ کہ اسے تین گھنٹے اپنی حوس کا نشانا بنایا سر کمرے میں ابرش کی سسکیاں گونج رہی تھی ایک رات میں وہ شخص چھ بار اسے اپنی حوس کا نشانا بنا چکا تھا۔

آج زندگی میں پہلی مرتبہ صرف تمہاری وجہ سے تھپڑ پڑا ہے اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ دوں جانے من بار بار وہ یہ جملہ دھوڑا کر اسکو روح گھائل کر رہا اب تک تبریز کے زہریلے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے تبریز غسل کر کہ نکلا تو ابرش وہیں بیڈ شیٹ میں اپنا جسم چھپائے رو رہی تھی ایک بار تبرش کو دیکھ اسے اگنور کر کہ وہ تیار ہونے لگا تھا۔

تبریز تیار ہو چکا تھا لیکن ابرش ابھی تک آنسو بہائے جا رہی تھی تبھی تبریز اسکے پاس آیا تھا بیڈ شیٹ ابرش کہ جسم سے ہٹاتے ہوئے ایک نظر ابرش کہ گورے وجود پہ ڈالتے ہوئے تبریز نے اپنے لب ابرش کہ دل کہ مقام پہ رکھے تھے جس پہ ابرش نے آنکھیں بند کر دی تھی کتنی ہی دیر ابرش کہ دل کہ مقام کو مسلسل

چومنے کہ بعد تبریز نے اپنے دینگ ہونٹ ابرش کہ گلابی ہونٹوں پہ رکھی تھے تبریز اسکے ہونٹ دیوانوں کی طرح چوم رہا تھا جبکہ اسکا سیدھا ہاتھ ابرش کہ دل کہ مقام پہ تھا اور الٹا ہاتھ ابرش کہ پورے وجود پہ اپنا لمس چھوڑ رہا تھا آدھے گھنٹے تک محبت کا یہ معصوم سلسلہ جاری رہا۔

مت کیا کرو نہ مجھ سے بحث اخرا برش دور ہوتے تبریز نے کہا تھا میں جا رہا ہوں اور آج یونی اجانا میں کوئی بہانا نہیں سنو گا اور اپنا موڈ ٹھیک کرو شوہر ہوں تمہارا حق ہے میرا تم پہ اب موڈ ٹھیک کرو اور اٹھو غصہ کرو میں رات پھر آؤنگا گھر میں کسی سے بات مت بتانا کی میں آیا تھا ورنہ پھر سے مار کھانے کہ لیے تیار رہنا مائے ڈیئر وائیف۔

صبح کی کرن نکلنے سے پہلے تبریز وہاں سے جا چکا تھا جبکہ ابرش نے ایک بار پھر خود کو بیڈ شیٹ میں چھپا لیا تھا۔ سچ تو کہتے ہیں تبریز انکا مجھ پہ حق ہے ابرش نے دل میں سوچا اور اٹھ کہ واشروم گئی کچھ دیر بعد غصہ لیکر وہ یونیورسٹی جانے کہ لیے تیار ہو رہی تھی اگر تبریز کہ رویے نے اسے دکھ پہنچایا بھی تھا تو تبریز کی قربت نے اسے خوشی بھی دی تھی۔

آئے لویو تبریز آئے لویو آپ نے سچ کہا آپکا مجھ پہ حق ہے میری جان ابرش نے مسکراتے ہوئے کہا سوچا ابرش جلدی سے تیاری کر کے یونیورسٹی پونچھی۔۔۔ یونیورسٹی میں 2 لیکچر تو اسکی مس ہو چکے تھے اب اسکی قرآن پاک کی تفسیر کی کلاس تھی سوچا وہی آغاز لے لیں ابرش کلاس میں گئی تھی جب اسکی میڈم خدیجہ نے روم میں آکر لیکچر سٹارٹ کیا ابرش نے وائٹ کلر کا ستاف نماز کے سٹائل میں لپیٹا ہوا تھا ابرش کی کلاس کو دو سہ ہفتہ ہوا تھا پہلے اسنے اپنے کپڑوں پر کبھی توجہ نہ دی تھی جب ایک دن میڈم نے اسے کہا بیٹا آپ دوپٹہ سر پر کیوں نہ لیتی

ابرش کو شرمندگی فی ان گھیرا تھا تب سے اسنے دوپٹہ لینا اور لپیٹنا سٹارٹ کیا تھا
مس خدیجہ میاں بیوی کے حقوق کے بارے میں لیکچر دیں رہی تھی
ابرش خیالوں کی دنیا سے نکلی

اور تم ایک دوسرے کا لباس ہو" (یعنی میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہے)"
کیس بہت زیادہ domestic violence تو میں آپ کو بتاتی چلوں آج کل ہمارے معاشرے میں
ہے ایک لڑکی اپنا گھر سب کچھ چھوڑ کر آتی ہے ایک ایسے انسان کے ساتھ زندگی کے اہم سال اپنے نام کر
دیتی ہے تو اس مرد کو چھائے اس لڑکی کو عزت دیں
❖ ❖ ❖ ❖

لیکن آج کل میاں بیوی ایک دوسرے کے خلاف اتنا بولتے ہے اور مرد کو ہاتھ اٹھانے پر اسلام میں منا ہے
صرف اس صورت میں مار سکے جب وہ اسکے حقوق میں خیانت کرے پہلے شوہر کو چھائے آرام سے سمجھا
دے بیوی کو اگر نہ سمجھے تو سختی سے سمجھا دے اور ہاتھ اٹھانے کی نوبت جب کرے جب عورت بالکل کہنا نہ
مانے۔۔۔۔



ابرش سوچ رہی تھی تیمور سر تو اسے وجہ بھی نی بتاتے اور بینا کسی وجہ کے اتنا مار دیتے ہے
چلیں آپ لوگوں نے کوئی سوال پوچھنا ہو تو پوچھ لے کلاس کا ٹائم ختم ہونے میں پندرہ منٹ ہے
اس کلاس کو میرا مقصد یہ تھا ایک لڑکی پہلے ایک بیٹی ہے پھر بہن ہے اسکے بعد ایک بیوی ہے آپ لوگوں نے
دو خاندانوں کو جوڑ کے رکھنا ہوتا ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ہو گا جب آپکا لائف پارٹنر آپ کے ساتھ

قدم سے قدم ملا کے چلے
کیا inspire بتا رہی تھی ابرش کو یہ خاتون اور انکی باتوں نے بہت summry مس خدیجہ لیکچر کی
کلاس ختم ہونے کے بعد ابرش نے میڈم کو کہا میں آپسے کچھ بات کرنی ہے
مس خدیجہ نے خوش دلی سے مسکرائی
جی جی بیٹا پوچھے مجھے خوشی ہوئی اپنے سکاف لینا شروع کیا
میڈم اگر آپکا شوہر آپ کو بلا وجہ کے بدکردار کہے تو مجھے کیا کرنا چھائے
بیٹا میں آپ کو بتا چکی ہوں یقیناً ہو گا تو رشتہ آگے نی چل سکے گا آپ خود غور کرے انا کا مسئلہ نہ بنانا اسے
پوچھوں ایسے کیوں بولتے ایسا؟ ابرش کسی سوچ میں گھوم رہی تھی۔۔۔ اوکے اگر کوئی پرالیم ہوئی تو مجھ سے
پوچھ لینا بھی آپ صرف یہ پوچھوں کے آپکا قصور کیا
سے لو لگا لو وہ بیٹھا ماشاء اللہ سے بہت پیاری اور معصوم ہو آپ اور کون شوہر ہو گا جو آپسے محبت نہ کرے اللہ
ہے نہ آسمان اور زمین کا مالک جو ہماری مرادوں کو سنتا ہے
تو اپنے بندوں سے ستر بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ
ابرش تم میری بہت پیاری سی سٹوڈنٹ ہو اوکے اب میری میٹنگ ہے
بہترین کار ساز ہے تم فکر نہ کرو اللہ
ابرش نے کچھ سوچ لیا تھا کلاس لے کر ابھی نکلی تھی تو تبریز کلاس لینے جا رہا تھا
اسنے ابرش کے سراپے پر نظر ڈالی

اور اسے خوشی ہوئی ابرش نے آج ڈھنگ کا لباس پہنا تھا
تب ہی تبریز کلاس روم میں آچکا تھا 😊 صائمہ کے ساتھ ابرش باتوں میں لگی ہوئی تھی
سب سٹوڈنٹس کلاس روم میں جارہے تھے ابرش بھی انکے ساتھ آکر کلاس میں بیٹھی تبھی سر تبریز اپنی
بارعب شخصیت کے ساتھ کلاس میں آئے
سٹوڈنٹس مجھے سیمینار اٹینڈ کرنے جانا ہے
اس لیے آج آدھے گھنٹے کی کلاس ہوگی اعلان کرتے ساتھ وہ پروجیکٹر وان کر کے سلیڈس چلانے لگے ابرش
بس تبریز کو دیکھ رہی تھی
آج اسکے دل نے ایک بیٹ محسوس کی سر کا صبح کا نرم رویہ ہی ابرش کا دل صاف کر گیا کاش وہ ہمیشہ ایسے
ہوتے سوچتے ہوئے
ابرش نے سلیڈس دیکھیں پھر سر نے پروجیکٹر آف کر کے ڈریویشن بورڈ پر سمجائی سمجھاتے ساتھ
وہ ابرش کے قریب آگئے آپ غلط کر رہی ہیں
مس ابرش تبریز نے اسکا ہاتھ سے پین لیا اور جھک کر اسے سمجھانے لگا ایک ہاتھ اس نے ابرش کا اپنی گرفت
میں لیا اور نرمی سے سہلانے لگا
جس پر وہ ہشیانہ پن میں اپنی جنونیت سبھ کر گیا تھا ابھی تک تبریز کے دانت کے نشان ابرش کے ہاتھ میں
موجود تھے وہ پین پکڑ کے سمجھانے لگا
جبکہ ابرش دھڑکتے دل کے ساتھ سانس روکے اسے سن رہی تھی

solve کل بلیک پہناور نہ خیریت نہیں تمہاری سب سٹوڈنٹس بورڈ پر دی ڈریوشن آگے کر رہے تھے جو تبریز نے آدھی چھوڑ دی تبریز نے اسی بات کا فائدہ اٹھا کر ابرش کے دو دیا ہاتھ پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور خوالش کا اظہار کر کے اسکا گال تھپک کر اپنے لپ ٹاپ لیکر کلاس سی نکل گیا جبکہ ابرش کتنی ہی دیر تبریز کے لمس کو محسوس کرتی رہی اور مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ کے نشان پر ہونٹ رکھے جہاں تبریز نے محبت کی مہر سبط کی تھی

ابرش سوچتی رہی کیسا ہے یہ انسان مجھے سمجھنی آرہا آج اسے می پاپا سے ملنے بھی جانا تھا ابرش ابھی ڈرائیور کو کال کر رہی تھی کے کارپک کرے اور اسے رانیل آپنی سے بھی ملنا تھا جب اسے پیچھے تبریز کی آواز سنائی دی

تبریز اس کے قریب آیا ابرش نے میڈم کی باتوں کو یاد کیا جو صبح میڈم نے اسے سمجھا دی تھی چھوڑے میرا ہاتھ یونیورسٹی ہے یہ ہمارا روم نہیں ہے اور آپ ہر جگہ شروع ہو جاتے ہیں
😊😊😊😊 . . تم میری بیوی ہو میں کیسی سے نی ڈرتا آئی سمجھ تبریز نے ابرش کا ہاتھ پکڑ کر مروڑ دیا مجھے درد ہو رہا ہے مینے می پاپا سے ملنے جانا ہے
اور ہاں ابھی ڈرائیور نی انے والا وہاں گزرنے کا سوچنا بھی مت میں تمہ ڈراپ کر دو گا
نہی جانا مینے آپ کے ساتھ۔۔۔
چل ری لگتا کاٹنی پڑے گی zyada تمہاری زبان
جلدی او میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں پارکنگ میں

ماماساری تیاری مکمل ہو گئی نہ ابرش نے آنا ہے جی بیٹا ساری ہو گئی مسز منصور بھی بہت خوش تھی کے انکی بیٹی شادی کے بعد گھر آرہی ہے۔۔۔۔۔

!:-!:-!:-!:-!:-!:-!:-!

پورا راستہ خاموشی سے گزرا ابرش نے تبریز کو دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔۔۔ البتہ تبریز بار بار اس پر نظر ڈالتا رہا ابرش صرف تبریز سے عزت چھاتی تھی اسے سمجھ گیا تھا تبریز صرف اسے استعمال کرتا ہے اور جب جب اسکے قریب آتا فیت دیتا ہے پورا راستہ بے آواز روتی رہی

آخر تبریز نے تنگ آکر گاڑی میں سونگ پلے کر دیا جس سے ابرش کے آنسو ٹپ ٹپ کرنے لگے

جب کہا تھا محبت گننا تو نی

پھر گننا کے برابر سزا کیوں ملی

✿✿✿✿✿

زخم دیتے ہو کہتے ہو سیتے رہو

جان لے کر کھو گے کے جیتے رہو

ابرش کی حالت خراب ہونے لگی لفظ تھے یا خنجر

پیار جب جب زمین پر اتارا گیا

زندگی تجھ کو صدقے میں اتارا گیا

✿✿✿✿✿

تبریز کی حالت بھی ابرش سے کم نہ تھی ابرش جاچکی تھی وہ اپنی متا جان سے بہت محبت کرتا ہے

ابرش کو ڈراپ کرنے کے بعد تبریز گاڑی زناٹے دار گاڑی بھگالیں گیا تبریز کے سامنے ابرش کا عکس آیا اور ایک دم تبریز نے گاڑی روکی۔۔۔ اف کیا ہو گیا مجھے اسکا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا



ابرش نے اپنے گھر میں قدم رکھا تو رائیل چیخ مارتی ہوئی اسکے گلے ملی میری جان کیسی ہو تم رائیل گلے ملنے کے بعد اسے پوچھنے لگی

میں بالکل ٹھیک آپ ابرش نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

اما کہاں ہے اور یاور بھائی؟؟؟

تب ہی یاور لاؤنچ میں آیا تھا

اہ میں کوئی خواب تو نی دیکھ رہا

میرا پیار سا بچہ مجھ سے میلنے آیا ہے

نہی بھائی میں آپ کو بہت مس کر رہی تھی

میں تم سے ناراض ہو یاور نے منہ بناتے ہوئے کہا

ارے پارٹنر ناراض کیوں ہو

آگئی نہ اب ابرش نے بھائی کے گلے ملتے ہوئے کہا

خدا تم سے سدا خوش رکھے

بس کرو تم دونوں مجھے تو بھول ہی گئے رائیل نے ہنستے ہوئے کہا

نہی آپ اپنی آپ کو کیسے بھولے گے ہم ہے نہ یاور نے ابرش کو آنکھ مارتے ہوئے کہا کبھی ختم نہ ہو



زندگی کے کچھ پل صرف تمہارے نام

محبت سے جی لے ہم

تیری قربت کی خوشی میں

تیری موہبت کی آغوش میں

میرے ہمسفر تیرا شکریہ

منصور ہاؤس میں خوشی کا سماں تھا منصور صاحب کرسی پر برجمان تھے

ایسا لگ رہا تھا ابرش کو یہ پل یہی روک جائے اور منصور ہاؤس میں ایسا لگ رہا تھا جسے خوشیوں کا سماں ہو



زندگی میں تیری الفت سے میری خواہش پوری ہوئی

محبت میں تیرے سنگ گزارنا پل مینے تھام لو نہ ہاتھ میرا

کیسی ہو تم فونکے سپیکر سے آواز آئی؟

کہاں تھی تم۔۔۔ میں بالکل ٹھیک تم سوناؤں

کال کیوں نی اٹھا رہی تھی

اف فون کیسے اٹھاتی بھائی تھے میرے سامنے

سے کال کاٹ دی S تب ہی روم میں ارحم اینٹر ہوا شیزہ نے موبائل

کیا ہوا تم کو طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ارحم کو کچھ پریشانی ہوئی

شیرہ کے ماتھے پر پسینہ آیا

اچھا اچھا ٹھیک ہے خیر میں تمے کچھ کہنے آیا تھا

کیا بولوں شیزہ نے پوچھا

تم بندری ہو بس 😊😊😊😊😊

ارحم کے بچے روک میں تمہے چھوڑوگی نی

😊😊😊😊😊

ہمارے روم سے جا چکا تھا



ابرش اپنے کمرے میں آئی تھی اور اپنی ہر چیز اٹھا اٹھا کے دیکھنے لگی تب ہی رائیل بھی اسکے پیچھے روم میں آئی

— — — — —

ہاں جی کیا دیکھ رہی ہو

آج رات رو کو گی نہ تم

ہے کل اسکی تیاری کرنی ہے seminar نہی آپنی میں نی روک سکتی امپورٹنٹ

ابرش ایک بات تو بتاؤ

تبریز تمہارے ساتھ ٹھیک تو ہے نہ

آپ نے میری شادی میں بھی ترکی گئی ہوئی تھی

ہاں جان تمہے پتہ نہ میری جاب تھی
اور اب شاید نیکسٹ ویک پھر جانا پڑے
اچھا آپ ایک کام کرنا؟
رائیل نے حیرت سے پوچھا کیا؟
آپ کو میں تبریز سے ملوادوں گی گھر آ جانا
آپ میرے گھر بھی نی آئی
ہاں میری جان اوگی لیکن ابھی نی
پر آپنی آپ میرے ساتھ ہمیشہ ایسا کرتی ہے آتی نی
آ جاؤں گی ابھی تم ریٹ کرو ماما کچن میں ہے میں زرا دیکھ کر آتی ہو



ابرش نے گھر میں قدم رکھا تو رات کے 11 بج رہے تھے
ابرش کو یاور بھائی زبردستی لیں گئے تھے آئس کریم کھیلانے
ڈرائیور لینے آیا تھا مگر یاور نے واپس بھیج دیا تھا
آج مجھے بچالے اف میرا موبائل بھی میرے پاس نی تھا تبریز کی ناراضگی سے یا اللہ
ابرش نے دروازہ کھولا تو تبریز لیپ ٹاپ پر کوچھ کام کر رہا تھا



یہ وقت تھم جائے تم میرے ہو بس
تمہ کوئی اور نہ دیکھے تم میرے ہو

آہٹ بھی نہ ہو سانسوں کو سانسوں سے

رشتہ جوڑے تم میرے ہو



گھر پونچھتے ہی ابرش لاؤنچ میں سب کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ تبریز کمرے میں چلا گیا تقریباً دو گھنٹے بعد وہ روم میں آئی۔۔

کیوں آئی ہو جلتی سگریٹ انگلیوں کے بیچ دباتا وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ غرایا تبریز لرزاتے ہونٹوں سے ابرش نے تبریز کا نام لیا

جس پر وہ آپے سے باہر ہو کر اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں دبا گیا آ ایک سسکی ابرش کے ہونٹوں سے برآمد ہوئی کہا تھا وہاں نہیں رو کنا کیوں روکیں جواب دو؟؟

تبریز پلیز مجھے درد ہو رہا ابرش نے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کے بال چڑوانے چاہے

اس درد کا کیا جو تم مجھے دیتی ہو کبھی اپنے دوستوں کے ساتھ باہر جا کر تو کبھی مجھے تنہا کر کے کیوں نہیں آئیں واپس اور اب بھی کمرے میں جان بوجھ کر نہیں آئیں نہیں تبریز ایسا نہیں

شٹ اپ میرے سوال کا جواب دو ورنہ آج تمہیں کسی قابل نہیں چھوڑو نگا سر... سر آپ مجھے مار دیں ایک ہی بار ختم کر دیں تنگ آ گئی ہوں آپ کی اس نفرت سے اس پاگل پن سے دھم گھٹتا ہے میرا میں ایک دن .. مر جاؤنگی وہ سسکا اٹھی تبریز کی گرفت ڈھیلی پر گئی

اسنے بغیر وقت ضائع کے ان بھیگی آنکھوں کو چوما پھر اسکی پیشانی کو تبریز نے ایک ہاتھ اسکی قمر میں ڈال کر اسے قریب کیا اور سرائی دار گردن پر ہونٹ رکھ دیے تم مجھے میرا حق لینے سے منع نہیں کر سکتیں کہتے ہی

اس نے ابرش کا دوپٹا اٹھایا جو نیچے گرا ہوا تھا اور اسکے شانوں کے گرد پھیلا کر کمرے سے نکل گیا... اور ہاں بس آج چھوڑ رہا ہوں مزید مجھ سے رعایت کی امید مت رکھنا یہ آنسوؤں مجھے پیگلا نہیں سکتے سمجھی؟؟ اپنی اس کھوپڑی میں بیٹھا دینا۔

تبریز کے جانے کے بعد ابرش نے ڈریس تبدیل کیا اسے غصہ بھی آرہا تھا کہ کیسے یہ انسان اس کے جزبات کا خیال نہیں رکھتا۔ ابرش نے بیڈ پر خالی جگہ کو دیکھا جہاں پر تبریز سوتا تھا۔ پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا غصہ کس بات کا

رات کے کسی پہر ابرش کو اپنا وجود کسی کے گھیرے میں محسوس ہوا ابرش نے مندی مندی آنکھیں کھولی تو دیکھا تبریز اس کے بے حد قریب تھا اسے حصار میں لیا ہوا تھا تبریز نے ابرش کو حصار میں لے کر قید کیا ہوا تھا اور جب ابرش نے اس کے حصار سے نکلنا چاہا تو وہ اس کے بازوؤں کے مضبوط گھیرے سے نکلنا چاہا بھاری وجود تبریر کا وہ نازک سی لڑکی برداشت نہ کر سکتی تھی

تو اسے لگا کہ تبریز سو رہا ہے وہ اٹھ کے جانے لگی۔۔ کہاں جا رہی ہو لیٹی رہو تبریز اس کو بہت کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب تبریز نے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیئے ابرش کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی۔۔

تبریز اس کی گردن سے گستاخی کرتے ہوئے اب چھوٹی چھوٹی گستاخی کرنے لگا تھا جب ابرش نے منہ پیچھے کر لیا۔۔ کیوں کیا ہوا؟ تبریز نے ابرش کا چہرہ پکڑ کر اپنے سامنے کیا کیوں منہ پھیر لیا مجھ سے۔۔ ابرش اب اٹھ چکی تھی اس نے بالوں کا جوڑا بنایا۔۔

کیا میں کچھ غلط کر رہا ہوں آپ کچھ غلط نہیں کر رہے لیکن میرا ان سب کاموڈ نہیں ہے تبریز کو ابرش نے غصہ دلادیا تھا۔ کیوں موڈ نہیں ہے پوچھ سکتا ہوں تبریز نے لیٹے لیٹے ابرش کو گھوری سے نواز اگھڑی رات کے تین بجار ہی تھی۔ آپ کو نہ میری بات پہ یقین ہے نہ آپ میری کوئی بات سنتے ہیں۔۔۔ اس سب کا کیا فائدہ جب رشتے میں یقین ہی نہ ہو تو میں بے جان کی ہوں یہ سب کرتے کرتے۔۔۔ اور میں تھکی ہوئی فور گوڈ سیک تبریز آپ غصے میں پاگل ہو جاتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آتا آپ کا ہر سیکنڈ میں موڈ بدلتا ہے آپ مجھے پاگل کر دیں گے آپ کی رات کی محبت دن کی روشنی میں کہاں کھو جاتی ہے تبریز صرف سن رہا تھا اس کو بس بول لیا تم نے اور محبت میں جنوں کی حد تک چاہتا ہوں تمہیں

ابرش پوچھنا چاہتی تھی کیسا جنون ہے یہ اس کا جب تبریز نے اس کی شرٹ اتار کر دور پھینکی اور ایک دم سے ابرش کو بیڈ پر اپنے اوپر گرایا

ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے گیلانی صاحب اور فرحت بیگم کی ملائیشیا کی فلائٹ تھی

ارحم ناشتے سے بھرپور انصاف کر رہا تھا جب شہزہ نے اس کی پلیٹ سے انڈہ اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھ لیا ماما سے دیکھیں کیا بد تمیزی کر رہی ہے شہزہ تم دن بدن بگڑتی جا رہی ہو اب تم دونوں بچے نہیں ہو جو سمجھنا پڑے یہ سب آپ کی ڈیل کا نتیجہ ہے فرحت بیگم نے منصور صاحب سے کہا

ارحم اب شہزہ کو منہ چڑا رہا تھا شہزہ اس کا انڈہ پلیٹ میں رکھ چکی تھی۔۔۔ تبریز نہیں آیا ناشتے پر۔۔۔ نہیں ممرات بھابھی آگئی تھیں ہاں پتا ہے مجھے فرحت بیگم نے کہا آہ ماما بھیا آگئے۔۔۔ رب ہی تبریز اپنی بھرپور وجیہ پر سنیلٹی کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر آیا۔۔

گڈ مارنگ ایوری ون۔۔۔ گڈ مارنگ منصور صاحب نے کہا۔۔۔ ماما ابرش ابھی سو رہی ہے اسے اٹھا کے یونی

بھیج دیجئے گا میری کچھ میٹنگز ہیں اس لیے اسے ساتھ لے کے نہیں جاسکتا اور آپ کی جو فلائٹ ہے وہ بک کر وادی تھی میں نے آپ بے فکر ہو کر پیکنگ کریں۔۔۔



ابرش سو کر اٹھی تو روم میں کوئی نہیں تھا اسے کل رات والی بات آئی میں تم پر حق رکھتا ہوں تبریز نے اپنی شرٹ اتارنے کے بعد ابرش کو اپنی باہوں میں لے لیا تھا اور میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں۔

ابرش بہت کچھ بولنا چاہتی تھی تبریز اس کے وجود کے ساتھ گستاخیاں کر رہا تھا ابرش کو چھت کو گھور رہی تھی اس کے ذہن میں میڈم خدیجہ کے لیکچر کی بات گھومنے لگی تبریز اس کے اوپر پورا جھکا ہوا تھا اب وہ ابرش کے ہونٹوں پر جھکا ابرش نے آنکھیں بند کر لی اور اپنے شوہر کے حقوق پورے کیے ابرش کو سمجھ آ گئی تھی کہ تبریز کو بس پیار چاہیے اور اس کی سوچ کو بس ویسا ہی کرنا ہے ابرش بیڈ سے اٹھی اور خیالوں کی دنیا سے باہر آئی اور تیار ہو کر یونی پہنچ گئی تبریز جو کہ میٹنگ کے بعد کلاس لینے جا رہا تھا یونی گیٹ سے ابرش کو آتے دیکھا ابرش نے ڈیپ ریڈ کلر کی کلیوں والی فراک پہنی ہوئی تھی اور دوپٹہ حجاب سٹائل میں لیا ہوا تھا دونوں کی نظریں ایک ہوئی اور ابرش نے اپنے موبائیل پر میسج دیکھا جو کہ تبریز کا تھا وہ اسے آفس بلا رہے تھے۔۔۔

مے آئی کم ان سر؟؟؟

روم میں مس عینی بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ کر ابرش کا حلق کڑوا ہو گیا۔۔۔ جی مس عینی باقی ڈیٹیلز میں آپ کو ای میل کر دوں گا۔۔۔ ہاں جی اب تو مجھے جانا ہی چاہیے آپ کی مسسز آگئی آپ پر نظر رکھنے۔۔۔۔۔
میم مجھے اپنے شوہر پر نظر رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے اپنے شوہر پر پورا بھروسہ ہے نظر رکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ البتہ آپ ضرور اپنی

آئی سائیٹ چیک کر والیں ابرش نے مس عینی کے چشمے کو ٹونٹ کیا تھا اور مس عینی جلتی ہوئی دروازہ پھٹک کر چلی گئی۔۔۔

مس عینی کے جانے کے بعد تبریز چلتا ہوا ابرش کے پاس آیا اور اس کی کمر کے گرد ہاتھ لے جا کر اپنے قریب کیا آہاں مسسز آج خیر ہے نا آپ تو بہت کو نفیڈنٹ ہو گئی ہیں۔۔۔

ماشاء اللہ سے بہت خوبصورت لگ رہی ہوا ابرش نے پلکیں جھکائی ہوئی تھی ابرش نے ڈارک ریڈ لپسٹک لگائی ہوئی تھی تبریز اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا تھا تب ہی تبریز کا فون بجنے لگا۔۔۔ اسی موقع کو غنیمت جان کر ابرش فوراً سے روم سے بھاگ گئی

تبریز نے کال۔ کاٹنے کے بعد ابرش کو میسج کیا مجھ سے بچ کر کہا جاو گی
یونیورسٹی سے واپسی پر ابرش ساری کلاس لے کر گھر آئی تو مسسز فرحت اپنی دوستوں کے سالانہ میں بیٹھی تھی

ابرش نے سب کو سلام کیا فحمت بیگم نے ابرش کا انٹرویو کروایا
تب ہی فرحت بیگم کی ہی ایک فرینڈ نے کہا تمہاری بہو تو بہت پیاری ہے تمہاری بہو کا کوئی بچہ نہیں ہے کیا کچھ خوشخبری نہیں سنائی۔۔۔ وہ شاید کچھ زیادہ ہی بولڈ خاتون تھی جو یہ پوچھ رہی تھی

نہیں ہے اللہ ضرور دے گا تبریز کے تو نصیب جاگ گئے جو اتنی پیاری اور خوبصورت بیوی ملی
ابرش بیٹا آپ کھانے کا ریجنٹ دیکھ لیں میں نے کب سے بولا ہوا ہے نجمہ کو لیکن ابرش کا ذہن بچے پر
اٹک گیا تھا

فرحت بیگم ملائیشیا جا چکی تھی تبریز آگیا تھا۔۔

پارٹی کا انتظام انہوں نے اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ کیا ہوا تھا تاکہ بعد میں کوئی دوست یہ نہ بولے کہ ہمیں
بتایا ہی نہیں اور چلی گئی کیونکہ ان کا سوشل سرکل بہت زیادہ تھا۔۔

ابرش بیڈ پر بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی جب تبریز نے اپنا سراسر اس کی گود میں رکھا۔ ابرش اتنا شدید اپنی سوچ
میں کھوئی ہوئی تھی کی اسے پتا ہی نہیں چلا تبریز نے ابرڈ کا چہرہ پکڑ کر اپنے ہونٹوں کے قریب کیا تب ابرش
اپنے خیالوں سے نکلی تبریز اپنے پیار کی مہر ثبت کر چکا تھا۔ کدھر گم ہو آفس میں بھی چکمدات خر بھاگ گئی
۔۔ کہیں نہیں میں آپ کے لیے کھانا لگاتی ہوں

ابرڈ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اپنی بات تبریز سے کس طرح کرے وہ تبریز کی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی
تبریز نے اٹھ کر ابرش کو قریب کیا۔ کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے تبریز نے ابرش کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا
کچھ نہیں تبریز مجھے بچہ چاہیے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے تبریز کو شرمندگی نے آن گھیرا
میری جان کو بچہ چاہیے تو پڑھائی کیسے کرو گی 5 سال تک میرا بچہ کا کوئی پلین نہیں ہے ابھی میں اور صرف
تم

مگر تبریز مجھے بچے اچھے لگتے ہیں میں ہینڈل کر لوں گی

بس نومور ڈی بیٹ۔۔۔ چلو میری پیاس بجھا دو تبریز میری بات تو سنے۔۔۔

😊 ایم پریگنٹ

تبریز کے سر پر کوئی بوم گرا۔۔۔

سر کچھ بولیں نا؟؟ آپ کی چپی سے مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے ابرش نے لرزتی آواز میں کہا اسے اپنے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکتا محسوس ہوا۔ ہم کل ہی ہسپتال جائیں گے مجھے یہ بچا نہیں چاہیے ابورٹ کروادو اسے۔

تبریز ابرش نے بے یقینی سے اسے دیکھتے کہا آپ

ہمارے بچے کو مارنے کا کہہ رہے ہیں وہ کوئی ناجائز نہیں میرا جائز بچا ہے آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟



..آپ کو ذرا احساس نہیں اپنے بچے کا؟؟ مجھ سے گناہ کروانا چاہتے ہیں؟ مجھ سے بحث نہیں کرو

جائز ہونا جائز مجھے یہ بچا نہیں چاہے تم ویسے ہی مجھ پر دیہان نہیں دیتیں اسکے آنے کے بعد مجھے بھی فراموش کر دو گی، میرے وجود سے غافل ہو جاؤ گی اور کیوں لانا چاہتی ہو اسے دنیا میں یہ بھی اپنے باپ کی طرح حیوان بن جائے جس طرح اس بے رحم دنیا نے اسکے باپ کو حیوان بنایا اسے بھی بنادینگے اور وہی سب دہرایا جائے گا ایک اور ابرش کسی تبریز کے ہاتھوں سسکتی رہے گی نہیں چاہے یہ بچا مجھے اور اگر تم نے مجھ سے... مزید بحث کی تو خیر منانا آج رات

کہتے ہی تبریز اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا اسے غصے سے اتار کر بیڈ اور پٹکی اور الماری میں سے نائٹ سوٹ نکل کر واشروم جانے لگا کے ابرش بھاگتی ہو اسکے پاس اکرا سکی کمر سے سر ٹکا گئی

پلڑ سر میرے ساتھ یہ مت کریں میں اپنے بچے کو نہیں مار سکتی ابرش کے آنسوؤں تبریز کی کمر بھگیور ہے
تھے تبریز پیچھے مرا اور اسے اپنے حصار میں لیکر لب اسکی پیشانی پر رکھے اگر میں تم سے محبت کا ثبوت مانگوں تو
دوگی؟؟

بدلے میں میں تمہیں اعتبار دوں گا ابرش نے اسے نا سمجھی سے دیکھا بھلا اس بات کا ذکر یہاں کیوں؟؟ پھر سر
..ہاں میں ہلایا یہ بچا بوٹ کر دو ثبوت دو اپنی محبت کا تمہیں مجھے چُنا ہو گا یا اس بچے کو چوائس اس یورز



تبریز ایک بار پھر جھکا اور اس کے ہونٹوں پر اپنی محبت کی مہر سبٹ کر دی وہ بت بنی وہیں کھڑی رہی اسے لگا جیسے
زندگی اس سے دوڑ جا رہی ہے ابرش نے بے اختیار ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا ایک نئی زندگی اس کے اندر پل رہی
تھی اسے محسوس ہو رہا تھا یہ نیا جذبہ وہ کیسے اس نئی سے جان کو مار سکتی ہے؟؟ وہ تھکے تھکے قدموں سے نیچی
چلی آئی اور وضو کر کے عشاء کی نماز ادا کی۔۔۔

ساری رات ابرش کی سیسکی میں گزری مگر اس دشمن جان نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کی قسم کھا رکھی
تھی۔۔۔

تبریز مجھے نی جانا ہسپتال آپ کے ساتھ آخر کار ابرش نے ہمت کر کے بتا دیا

leave this topic and ready in 20minutes

becoz i conduct important seminar



لینا تھا seminar ابرش بھی چپ ہو گئی کیوں کے تبریز کے حکم کے مطابق اسے

بیٹا کیا ہوا تھے نیچے جب ابرش آئی اسکی حالت خراب تھی
ماما کچھ فی تبریز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ کیا ہوا تبریز اسے فرحت بیگم نے پوچھا
ماما میں ناشتہ یونیورسٹی میں کر لو گا اوکے میں جا رہا ہوں
مسز گیلانی تبریز کے پل پل بدلتے موڑ سے پریشان ہو جاتی تھی اکثر
بچے ابرش خاموش کھڑی تھی
اب تم بتاؤ ابرش کیا ہوا؟؟؟
ماما واوو

am pragnert

کیا سچ کہا۔۔۔ اپنے۔۔۔

جی ماما

تیرا شکر ہے اف یا اللہ

ماما تبریز یہ بچہ کوئی چھائے

تم فکر نہ کرو اور اپنی ہیلتھ پر توجہ دو۔۔۔

میں خود اس سے بات کروں گی

او بیٹا ناشتہ کرو تم۔۔

نہی ماما آپ بات مت کرے آپ کو پتہ نہ پاپا ناراض ہو جائے گے ان سے



تھی انکو جوائن کیسے sectry مس عنیقہ آپ یہ فائل تبریز سر کے روم میں دیں آے مس انیقہ تبریز کی نیو
ہوئے 1 ہفتہ ہوا تھا۔۔۔ جی میڈم میں دیں آتی ہوا نہوں نے مس روم میں نہ آنے کا کہا ہیں
انیقہ نے مس اپنی کو جواب دیا

اچھا وہ کیوں؟

میڈم پتانی سر ناراض تھے شاید انہوں نے کہاں ہیں روم میں کوئی نہ اے سیمینار اٹینڈ کیا آج صبح اسکے بعد
مجھے انفارم کیا کہ روم میں کوئی نہ آے
اوکے مس انیقہ شکریہ۔۔۔۔۔

مس اپنی کو بات مشکور لگی۔ اسنے اپنے قدم تبریز کے آفس کی طرف بڑھائے
مس انیقہ انکوروک نی سکتی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی انکوروکنا جاب سے ہاتھ دھونا تھا
تیرے جانے کا غم
پھر نہ آنے کا غم

تبریز آفس میں ٹانگے ٹیبل پر رکھے اور آنکھ موند کر کے بیٹھا تھا۔۔۔ مس اپنی روم میں آئی
مس اپنی نے پچھے سے اکر تبریز کے گلے میں ہاں ڈالی
ایک دم تبریز کی آنکھ کھولی
تب ہی تبریز نے ایک دم پچھے ہو کر مس اپنی کو دھکا دیا

how day you ?

are you crazy miss anie

آپ کا دماغ ٹھیک کرنا پڑے گا مجھے
کس جرت سے آپ نے یہ حرکت کی

come down mr tabrez?

میں نے ایسا کیا کر دیا جب تمہاری بیوی تمہیں منہ نی لگائے گی تو میں ہی اوگی نہ
موجود ہو coustmer اگر تمہیں نمائش لگانے کا شوق ہے تو کسی ایسی جگہ جاؤں جہاں تمہارا
دور رہو مجھ سے اور ہاں آئندہ میرے روم میں آنے کی ضرورت نی۔۔۔
مس عینی جاچکی تھی انکے لئے آج کی عزت افزائی بہت تھی انہوں نے کبھی نی سوچا تھا مسٹر تبریز انکی ایسے
انسلٹ کریں گے۔۔۔

تبریز نے اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی اور گھر کی طرف گاڑی کا رخ کر دیا
ابرش گھر ہی تھی۔۔۔ روم میں آکر اس نے آرام کا سوچا کیوں کہ تبریز اسکو سونے ہی کہا دیتا تھا اسے تبریز
کسی بات بھی بھول گئی تھی جو وہ اسے یونیورسٹی آنے کا بول کر گیا تھا
کالر سے ملنے آئی تھی۔ آپ یہ مجھے یقین نی آرہا۔۔۔ شیزہ بہت unknown شیزہ آج اس
بیٹھی تھی آپ سوچ لے اگر مجھ سے محبت ہے تو میں رشتہ بھی جوادو گا۔۔۔ نے کہا تھا nervous
۔۔۔ مجھے نی پتا تھا آپ ہونگے اور ہماری تو بس بات چیت ایک روم نمبر سے ہوئی تھی شیزہ ہلکا ہلکا بولنے لگی
یاور نے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھا
شیزہ نے آنسو کی لڑی کو آنے سے روکا
اففف ابھی سے پریشان ہو گئی میری نازک کلی۔۔۔

تم اتنی خوبصورت ہو گئی مجھے نی پتا تھا
تم نے نہ کبھی مجھے کبھی پک دکھائی اور نہ کبھی نام بتایا

بتاؤ مجھے کیسے پتا چلتا تم میری بہن کی نند ہو

اب مجھے تم سے موہبت ہے تو میرے اختیار میں نی

شیزہ خاموشی سے سنتی جارہی تھی

اب کیا کرنا ہے آپ نی کو چھ سوچا ہے کیا شیزہ نے خاموشی توڑی

😊😊😊 بس تم مجھے ایک کس کر دو

اف فیاور

اب آپ پھر سٹارٹ ہو گئے

چلوں جلدی سے کھانا ختم کرو کچھ سوچتے ہے

تبریز گھر آیا تھا۔۔۔ ابرش لمبی تان کر سو رہی تھی۔۔۔

تبریز نے لائٹ جلائی تبریز کی آنکھیں ناراضگی سے لال تھی

واش روم جا کر تبریز نے بلیو شرٹ لی اور بلیک کلر کی پیٹ نکالی اور الماری کی پٹ بند کی۔

تبریز اسکو جگانا چاہتا تھا۔۔۔ واش روم سے فارغ ہو کر آیا تو ابرش ابھی بھی سو کر اٹھی نی تھی تبریز نے

جھک کر ابرش کے ہونٹوں کو ہاتھ سے رگڑا اور اپنی ہونٹوں کی مہر ابرش کے لبوں پر ثابت کر دی

ابرش ایک دم چونکی تبریز اسکے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔ اب وہ اسکی گردن کے تیل پر جھکا تھا ابرش نے ایک دم

تبریز کو روکا

اور بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ کیا ہوا تبریز نے پوچھا
میں بھی یہی پوچھ رہی ہو کیا ہوا خیریت ہے ابرش تبریز کے رات والے زخموں کو بھولی نی تھی کتنے مان سے
کہا تھا اسنے تبریز ہمارا بچہ ہو گا وہ اور کس طرح تبریز نے اسکو دھتکارا تھا۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔ تم مجھے سونا رہی ہو
ہاں سوناؤ گی میں ابرش نے تبریز کا گریبان پکڑا
میں یہ بچہ دنیا میں لاؤں گی تبریز اور ہاں میں نے انٹی کو بتایا وہ ہے بہت خوش ہوئی اب ابرش نے اپنا دوپٹہ اٹھا کر
گلے میں ڈالا۔۔۔۔۔

تبریز اسے سن رہا تھا اوکے فائن ابھی مجھے کچھ نی سنایا میری تھکاوٹ اتارو۔۔۔۔۔ تبریز نے ابرش کی کلائی پکڑی
آپ ایسا کرے مس عینی کے پاس جائے اور میں نہ اسکی حقدار ہو آگئی سمجھ آپ کو مس عینی
کے نام پر آج صبح والا واقعہ تبریز کے ذہن میں گونج اٹھا
تبریز نے اپنی شرٹ کے بٹن بند کیے اور ابرش کا ہاتھ چھوڑ دیا تم قابل نی میری موہبت کے رہی بات بچے کی
کرو تم اسے پیدا جا رہا ہو میں۔

ابرش نے تبریز کا راستہ روکا۔۔ کہاں جا رہے ہے بتا کر جائے ساسچائی یہی ہے یہ آپکا میرا بچہ ہے مگر آپ
کر رہے ہے جیسے بچے کے باپ آپ نے میں نے کوئی گنا سرزد کیا؟ react ایسے
میرا ہاتھ چھوڑو ابرش نے تبریز کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

میرا دماغ خراب مت کرو اگر تم مجھے اپنے قریب نے انے دوں گی تو کہی جاؤں گا نہ۔۔۔۔۔ ابرش کا غصے سے

منہ لال ہو گیا۔۔۔ بقول تمہارے میں مس انی کے پاس جاؤ تو وہی جا رہا ہو۔۔۔ یہ بات تم نے مجھے کہی ہے نہ

اففف۔۔۔ آپ نے میرا یہ حال کر دیا ہے میں۔ زہنی مریض بن گئی ہو آپ کے دل کی تسکین کے لئے
۔۔۔ میں نے کب آپ کی بات نہ مانی۔۔۔ مجھے سمجھ نے آتا آپ کیوں میری معصوم موہبت کو چھلنی
کا آپ کو احساس ہی نے fellys کر دتے ہے ہر بار میں جھک کے رشتہ بچاؤ۔۔۔ میرا دل میری
۔۔۔ ابرش نے تبریز کا ہاتھ چھوڑ کر بیٹھ گئی تبریز چوٹھے چوٹھے قدم اٹھاتا ابرش کے پاس آیا
میں تم سے موہبت کرتا ہوا اتنی شاید تم کو اندازہ نہ ابرش کی بالوں کی لٹوں کو تبریز نے کان کے پچھے کیا اور
اسکی پیشانی پر اپنی موہبت کی مہر ثابت کر دی۔۔۔



رائیل بیٹا آج ابرش کی طرف جانا میں نے اور یاد کرنے۔۔۔ آپ بھی چلو گی۔ نہی ماما میرا خیال مجھے جانے کی
ضرورت۔۔۔۔ ماضی کی فلم رائیل کے دماغ میں۔ چلنے لگی

تم مجھ سے کتنی موہبت کرتے ہو۔۔۔ اتنی کے جتنی ماں کو اپنے بچوں سے۔۔۔ اففف تمہیں شرم نی آتی
مگر تم ہو ہی پاگل۔ رائیل اب سمندر کے (smiley) (smiley) (smiley)۔۔۔ تم۔ ایسا بھی کہا سکتے ہو جتنی ہیر کو رانجھا سے
ریت پر اپنے نقش چھوڑنے لگی۔ میری جان ترکی میں ڈوبنے کا ارادہ ہے۔ میں تم سے ساری زندگی موہبت
کر وگا تم میرے بچوں کی ماما ہو۔۔۔۔

نفر میں رائیل کی اور اس کے ساتھی کی ہنسی گونج اٹھی

کیسی ہو بہن۔۔۔ اور کیسا رھا آپکا ٹور۔۔۔ یا اور مسز منصور گلانی ہاؤس میں پونچھے تھی مسز فرحت نی ان لوگوں کے پر تباک استقبال کیا۔۔۔

خیریت کرے گیلانی صاحب ابھی وہی ہے کچھ دنوں تک آے گے ماشاء اللہ سے بہت اچھا رھا ہے بس اللہ یاور کی نظرے شیرہ کوڈھونڈ رہی تھی اور بہن آپ بتاؤ کیا حال ہے۔۔۔

کاشکر ہے بس اب خیر سے ابرش ماں بنے والی ہے۔۔۔۔۔ اللہ

ماشاء اللہ میرا جگر کا ٹکڑا۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہوئی مبارک ہو آپ کو مسز منصور نی کہا ارے آپ کو بھی خیر مبارک نانی کا حق پہلے بنتا ہے۔۔۔۔۔

تب ہی ابرش یونیورسٹی سے بھاگتی ہوئی آئی تھی اسکے پیچھے تبریزی بھی انٹری ماری ابرش بھاگتی ہوئی اپنی ماں کے گلے ملی

ارے ارے آرام سے میری جان اب تم یہ بچوں والی حرکتوں کو چور رو تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی جڑی ہے۔۔۔۔۔

تبریزی سب کی سلام کیا اور ارحم کے گلے ملا۔۔۔

شیرہ بھی اپنے روم سے نکل کر آچکی تھی۔

کیسی ہوانٹی آپ شیرہ نی سب کو سلام کیا

ماشاء اللہ بچے ٹھیک اؤسناؤ اسٹڈی کیسی جا رہی

جسکے یاور کی نظروں کا مفہوم شیرہ جان چکی تھی

او کے ماما میں کھانا لگواتی ہو آپ لوگ منہ ہاتھ دھو لے
ہوگا بس تم کو دیکھنے جادل چارہا تھا۔۔ تبریز بھائی آپ کیوں خاموش h نہیں بیٹا رابیل نی کھانا سب کچھ بنایا
ہے یا اور نیت تبریز کو کب سے چپ دیکھا تو پوچھ لیا
ایسی بات نی میں کم بولتا ہو۔۔۔۔۔ او کے

sorry to all i attend conference call ...

excuse me

تبریز اٹھ کر چلا گیا
کوئی بات نی بیٹا آپ کر لے بات مجھے پتا ہے ابھی فرحت بیگم کی بات مکمل نی ہوئی تبریز جا چکا تھا۔۔۔
جس بات کو فرحت بیگم نی تو نی البتہ یا اور نی ضرور نوٹ کیا
او کے اب ہمیں چلنا چھائے۔۔۔ یا اور نی کہا تھا۔۔۔
بھائی رابیل آپنی کو بھی لیں آتے۔۔۔
میری جان اپنا خیال رکھو تم میری بہت اچھی بہن ہو
(٩٩٩) اب یا اور شیزہ کو نی دیکھ رہا تھا شیزہ کو لگا یا اور اسے اگنور کر رہا ہے
مگر یا اور شیزہ کو ادا اس چھوڑ کر جا چکا تھا

وقت کی ایک لہر آئی
مجھے اپنے ساتھ بہالیں گئی
عشق نسلوں کو برباد کر دیتا ہے
ابھی تو صرف تم میرے ہو
زخم پر مرہم لگاؤں
نمک نے مجھے چھلنی کر دیا
ابرش روم میں آئی تو تبریز کوئی کال فی کر رہا تھا سوراہا تھا
ہونہ میرے گھر والوں سے بھاگنے کا شوق انکو۔۔ موصوف اکر سو گئے
ابرش کپڑے بدل کر آئی اور بیڈ پر اکر اپنی جگہ لیٹ گئی۔۔ جب تبریز نے اسکو پیٹ کے گرد ہاتھ رکھا
ابرش چونک گئی آپ تو سو نہی رہے تھے
میرے سر میں درد ہے
لائے دبا دوا برش نے فکر مندی سے کہا۔۔
اسکی کوئی ضرورت نی
میرے زخموں کو تم نہی بھر سکتی
کیوں ایسا کیا ہوا ہے آپ کے ساتھ
شش چپ چھوڑو

ہم کل امریکا جا رہے ہیں

سو جاؤ

تبریز مگر کیوں؟

اسکا کوئی جواب نی

یہ تو بتادیں کتنے دنوں کے لیے

شاید۔۔ نہ آنے کے لئے

قدرت کے اصول ہی کچھ ایسے ہیں جب جاتے ہوئے انسان کو روک نی سکتے میڈم خدیجہ نی ابرش کو کہا تھا
آپ کو پتا ہے بیٹا انسان دنیا میں روتا ہوا آتا ہے اور روتا ہوا ہے چھوڑ کر جاتا ہے میں یہ نہی کہنا چاہی آپ
نی انکو اپنے پاس بلا لیا ہے آپکا بیٹا آپکا صبر بنے گا اور اسکا نام آج سے مرے ہوئے انسان کہا غم نہ مناؤ مگر اللہ
صابر ہے۔۔۔ کیوں کے یہ آپ کے صبر کا پھل ہے



صبح کا سورج نکل آیا تھا ابرش نے ساری پیننگ کر لی تھی بس اسے انتظار تھا تبریز کا۔۔ تب ہی تبریز روم
میں آیا

اور عبرت کو خیالوں میں کچھ سوچتے ہوئے دیکھا

کیا ہوا جان اس خیال کی دنیا سے آجاؤ ہماری فلائٹ ہے تبریز نے ابرش کی گود میں لیٹ کر اپنا سر رکھا
جلدی کرو اور تیار ہو جاؤ اور ہاں جلدی کرو
مما کو میں بول چکا ہو پاؤ کو وہ ہینڈل کر لے گی

میری روح تیرا عشق

عشق بڑا میٹھا

جسی ہو شہد کا ذائقہ

Page | 69

شیزہ بھاگتی ہوئی آئی تھی لاؤنج میں شیزہ گرتے گرتے بچی ماما آج صبح بھائی بھابی جس فلائٹ میں جا رہے تھے

🙄🙄🙄🙄 وہ جہاز کریش ہو گیا

کیا بیٹا تمہے کس نے بتایا

موم میں نے نیوز میں ابھی دیکھا بیٹا ارحم کو کال کرو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے مجھے سمجھنی آرہا کروں
میرا بیٹا کتنا خوش تھا آج صبح ہی تو نکلے تھے وہ تبریز ابرش کو جانے کے لیے اجازت مانگنے جب اپنی ماں کے
کمرے میں آیا تھا

بیٹا مت جاؤ نہ ماں تھی تو دل کو کچھ ہوا تھا

کچھ فی ہوتا ماں میں سب کچھ بھولنا چاہتا ہو بچہ میرا اور میں میری بیوی کے سنگ گزارنا چاہتا ہو۔۔۔۔۔

اچھا ہو گیا ہے خیر سے جاؤں میرا بیٹا ماشاء اللہ

شیزہ جب بھاگتی ہوئی آئی انکے سارے خدشے درست ہو رہے تھے

6month latter:

حادثے میں تبریز کی ڈیڈ باڈی نی ملی تھی ابرش ایک مہینے تک قوے میں رہی تھی اسکا بچہ بہت ویک پیدا ہوا
تھا اسے نی پتا تھا تبریز زندہ بھی ہے یا نہیں گھیری نیند سے جاگی تھی آج وہ گھر آگئی تھی ماما پاپا اور بھائی ارحم
شیزہ اسکے قریب کھڑے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

بیٹا آپ ٹھیک ہونہ؟ منصور خان نے پوچھا

جی پاپا ٹھیک ہو میں

تبریز کہاں ہے

بیٹا وہ اس دنیا میں نی اب

کیا مطلب پاپا

تب ہے ڈاکٹر روم میں آیا

آپ لوگ سب جاؤ میں نی انکا چک اپ کرنا ہے۔۔۔۔۔

اور ہاں مس ابرش کیسی ہے آپ ڈاکٹر ارشد نی مسکراتے ہوئے پوچھا آپ ریست کرے بیٹا اور اچھے سے
واک کرے

کرے آپ میں بہت ہمت ہے move up ایسا بہت کم ہوتا ہے مریض لائف کی طرف

ابرش کا ذہن اٹکا ہوا تھا تبریز اس دنیا میں نہیں رہا

ابرش کو وقت کے ساتھ سب یاد آتا رہا کیسے گھر سے نکلے تھے تبریز جہاز میں بیٹھ گیا تھا اور ایک دم جہاز نی
کیا۔۔۔ اور جب اسکی طبیعت خراب ہوئی ابرش جہاز سے نکلی تھی اور تبریز کو کوئی ضروری stay جب

کال آئی وہ اپنا موبائل لینے گیا جہاز سے تو اسکی واپسی نہ ہوئی جہاز میں خود کش دھماکا ہو چکا تھا

ابرش کے سامنے اسکا شوہر جل کر راکھ بن گیا کتنے قرب سے گزری تھے وہ

ابرش کے بیٹا ہوا تھا سار سارا دن روم میں لاک رہتی تھے اسے بس ایک لت لگی ہوئی تھی تبریز زندہ ہے

۔۔۔ یاد اور اپنی بہن کے آنسوں دیکھ دیکھ کر اندر ہے اندر روتا تھا

بیٹا صبر کب سے رو رہا ہے دیکھوں نہ اسے۔۔۔

شیزہ اور فرحت بیگم روم میں آئی تھی ابرش کی ذہنی حالت خراب ہو چکی تھی

ابرش نے ہوش میں آنے کے بعد بتایا تھا گھر والوں کو کہ وہ کال کرنے گیا تھا تبریز۔۔۔ کچھ انفو کے مطابق نیوز میں جہاز کریش پو اٹھا اور کچھ کے مطابق خود کش دھماکہ ہوا ہے۔۔۔ بہت سے پیارے اپنوں سے بچھڑ گئے تھے۔۔۔ ابرش کی جب طبیعت ہوئی تو وہ وہاں سوفو کیشن سے بے ہوش گی تھی اس کے بعد اس کی آنکھ ہو اسپتال میں کھلی۔۔۔ منصور صاحب نے اپنی پوری کوشش جاری تھی کیونکہ الیکشن قریب تھے۔۔۔ گیلانی صاحب ملائیشیا سے واپس آچکے تھے ان کا لخت جگر ان سے بچھڑ گیا تھا۔۔۔

ابرش سارا سارا دن خاموش رہتی تھی۔۔۔ منصور صاحب نے ابرش کا سمسٹر کچھ عرصے کے لیے فریز کروا دیا تھا کیونکہ ابرش کی ایسی کنڈیشن نہیں تھی کہ وہ پڑھائی پر دھیان دے سکے۔۔۔

صبر بیٹا کیوں رو رہے ہو۔۔۔؟؟ ابرش اسے صبح سے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ تبی یا اور

فرحت بیگم اس کے روم میں آئے اور یاور نے آتے ہی ابرش سے صبر کو اپنی گود میں لے لیا۔۔۔

امی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔ کتنا کمزور ہوتی جا رہی ہو تم چلا ہمارے ساتھ
(=) اب تمہارا اس گھر سے کوئی واسطہ نہیں۔۔۔

امی اس کمرے میں تبریز کی یاد بستی ہے میرا بیٹا اس گھر کا وارث ہے اور تبریز زندہ ہے کوئی ڈیڈ بوڈی نہیں ملی
اس کی لیکن بیٹا ابرش کی والدہ نے بولنا چاہا تبی یاور نے اپنی ماما سے کہا ماما سمجھا کریں ابرش سہی کہہ رہی ہے

۔۔۔

الیکشن ہونے دیں اور یہ اسمبلیاں ٹوٹ جائیں گی میں پتا کروا رہا ہوں تبریز کا۔۔۔ انشا اللہ سب بہتر ہو گا اور

بہت سارے لوگوں کی ڈیڈ بوڈیز نہیں ملیں۔۔۔ بس ہمارا ملک خطرے میں ہے۔۔۔ یہ لو ابرش اپنا بیٹا اس نے ماموں جان کو گفٹ دے دیا ہے اوہ سوری بھائی میں نے اس کو پیسہ نہیں کیا۔۔۔

اوہ کوئی بات نہیں میرا بچہ میں نے نماز پڑھنی ہے تو میں واش کر لیتا ہوں۔۔۔ بھائی آپ ایسا کریں یہ تبریز کی کوئی شرٹ پہن لیں۔۔۔ تب ہی شرزہ کمرے میں آئی تھی۔۔۔ شرزہ ایسا کرو یا اور بھائی کو تبریز کی کوئی شرٹ دے دو انھوں نے نماز پڑھنے ہے اوع میرے واشروم کا نکا خراب ہے زرا نیچے واشروم میں لے جاؤ۔۔۔ جی بھابھی میں راستہ دکھا دیتی ہوں ان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زندگی جینے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے ابرش بھی زندگی کی طرف جارہی تھی اسکا بیٹا اسکی لائف سب کچھ تھا

ابرش کو یاد ہے گیلانی انکل انکے گھر اسکا رشتہ لے کر آئے تھے جب ابرش کو پتا چلا یہ تبریز سر ہے اسنے بھی خاموشی سے ہاں کر دی تھی

تبریز پی ایچ ڈی کرنے کے بعد پاکستان آگیا تھا مگر اپنے ساتھ ایک روگ لایا تھا پی ایچ ڈی کے دوران اسکی ملاقات رائیل نامی ایک لڑکی سے ہوئی رائیل مکمل حجاب میں ہوتی تھی آہستہ آہستہ رائیل تبریز کے دل میں اترتی چلی گئی رائیل ان ہی دنوں امریکا میں اپنے بیالیس کے کورس کو مکمل کر رہی تھی اور تبریز اسکا سینئر تھا وہ لڑکوں کو زیادہ منہ نی لگاتی تھی اسی بات کو تبریز نے پسند کیا تھا اور تبریز بھی دل پھینک بلکل نے تھا دونوں نے جینے مرنے کی قسم کھائی تھی۔۔۔ مگر آئندہ قسمت کو منظور تھا کچھ اور جو کے انجام ابرش کو اٹھانا

پڑا



اور پھر ایک دن رابیل بینا کچھ بتائے پاکستان چلی گئی تبریز نے اسے بہت ڈھونڈا لیکن اسے بس اتنا پتا تھا کہ رابیل لاہور سے ہے مگر اسکا رابطہ رابیل سے صرف امریکا میں تھا اور نہ اسکے گھر کا پتا تھا رابیل نے ایسا کیوں کیا کوئی نے جانتا تھا اس بات کا جواب رابیل کے پاس تھا تبریز نے رابیل کو بہت ڈھونڈا مگر اسکا نتیجہ بی سود کے دوران وہ پاکستان آگیا اور اسکی جاب گیلانی مر ترضیٰ نے اسلامیہ یونیورسٹی theises رہا پی ایچ ڈی کے میں کروادی

تبریز ابھی تک رابیل کے غم سے بہا پر نہ آسکا تھا۔۔۔۔۔



تبریز بہت پریشان ہو چکا تھا رابیل کے جانے کے بعد ایک عورت کے ہاتھوں اسکے خیال میں پاگل ہو چکا تھا اسکے سپروائزر نے گیلانی صاحب کو فون کیا کہ اسکا دھیان اسٹڈی پر نہ رہا اور وہ کسی لڑکی کر چکر میں ہے تب اسکی پی ایچ ڈی آخری دنوں میں تھی تبریز کانروس بریک ڈاؤن ہو چکا تھا۔۔۔ جو ان بیٹے کو یک طرح لیکن انکو صبر کرنا تھا اور آہستہ آہستہ تبریز کو زندگی کی طرف 1 بستر پر دیکھ کر گیلانی صاحب ٹوٹ چکے تھے لانا تھا زندگی کی طرف لانے کے لیے تبریز کی جاب سیٹی آئی میں بھرتی کروایا تبریز تین منٹ بعد زندگی کی طرف لوٹا تھا

عشق نے سکھادی وقت کی تقسیم

صاحب

وہ یاد آتا ہے مگر کام کے بعد

تبریز نے یونیورسٹی میں اپنا دل لگالیا تھا اور اسکو عورت ذات سے نفرت ہو چکی تھی اسے انتظار تھا اس پل کا
کے رائیل سے ملے اور پوچھے اسکا گنہ کیا تھا صرف محبت



رائیل ان دنوں پاکستان سے ترکی چلی گئی تھی ان دنوں اسکی چھوٹی بہن کی شادی ہو رہی تھی ابرش اسکی جان
کی مگر جب اسنے تصویرے دیکھی اسکے پاؤں سے زمین نکل چکی تھی
اففف سچ کہا کسی نے دنیا گول ہے



شادی کی پہلی رات ہی تبریز نے ابرش پر اپنی بربریت کے نشان چھوڑے ابرش کا وجود ٹوٹ چکا تھا ابرش کو
لگا شاید تبریز اسے یونیورسٹی میں ہونے والی شرارت کرنے کی کوئی سزا دیں رہا ہے اپنے باپ کا حکم مان کر
اسنے شادی کی تھی مگر اسے نفرت ہو رہی تھی اپنے ہی باپ سے



شادی کے بعد ابرش چپ کر کے ظلم برداشت کرتی رہی مگر تبریز کے ظلم اسنے خاموشی سے سہے۔ اپنا مالا
پر چھوڑ دیا تھا اور ایک دن ابرش جب ماں بنے کا مرحلے سے گزری تبریز نے بچے کو گرانے کا کہا۔ اور اللہ
تب ابرش دیوار بن کر کھڑی ہو گئی



رائیل تم کیوں اپنی بہن کی خوشیوں کی قاتل بنی ہوئی ہو کیوں تبریز کو رکھا ہوا تم نے اپنے پاس پورے
9 منٹ سے تمہارے پاس ہے قومے ہے اگر وہ اٹھ گیا نہ رائیل تمہارے ساتھ بہت برا کرے گا

علینا جو اسکی بچپن کی دوست تھی اسے سمجھاتے ہوئے کہا
بس علینا بس میں لوگوں کے لئے جیتی آئی ہو تبریز صرف میرا ہے تھارے گا
اور ہاں تم مجھے مت سمجھاؤ میں نے تبریز کو بچا یا ہے زندہ لاش ہے یہ اور رہی بات ابرش کے لیے میں اسے
چھوڑ چکی تھی۔۔ مگر قسمت نے پلٹا کھایا ہے تبریز میرے پاس اگیا ہے
افففف رائیل تم سمجھانا بے کار ہے سوچ لو وہ دن تبریز کو چھوڑ کر تم آئی تھی اس نے تمہنی چھوڑا تھا ٹینا کی
باتوں میں آکر تم اسے چھوڑ آئی ٹینا تبریز کی کلاس فیلو تھی وہ تبریز کو کئی بار اپنی محبت کا یقین دلا چکی تھی مگر
تبریز کو ایسی عورتوں سے نفرت تھی جو پکے ہوئے پھل کی طرح مرد کی جھولی میں آگرے۔۔۔۔
رائیل نے تبریز کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا میری جان دیکھنا تم ایک دن ٹھیک ہو جاو گے۔۔
پھر ہم اپنا گھر بسائیں گے۔۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے اور ہم اپنے گھر میں بہت خوش رہیں گے
۔۔۔۔
تبریز میری جان اٹھ جاو ابرش میری بہت پیاری بہن ہے میں تو پیچھے ہٹ گئی تھی مگر قسمت میں تم میرے
لکھے ہو تم مجھے ملو گے تبھی رائیل کے فون پر کال آئی پاپا کالنگ لکھا آ رہا تھا۔۔۔۔
اففففففف پاپا کھا گئے میری خوشیوں کو۔۔۔۔؟؟؟؟
فون سپیکر سے منصور صاحب کی آواز ابھری کیسی ہو بیٹی۔۔؟؟ تمہیں پتا بھی ہے کہ تمہاری بہن کے ساتھ
کیا ہو گیا۔۔؟؟؟
اور تم ہو کہ بس اپنی دنیا میں مگن ہو۔۔ تم میرا حکم سمجھو یا ریکوسٹ دو دن کے اندر کسی بھی فلائٹ سے
واپس آو۔۔

رائیل بولنے لگی تھی مگر کال کاٹ دی گئی۔۔۔ بس ابرش کی فکر ہے انھیں بچپن سے ہی ابرش کو میرے سے زیادہ پیار ملا ہے اس میں میرا وجود کیا ہے میں تو بالکل کی پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔

شزہ یاور کو اپنے روم کے واشروم میں لے کر آتی ہے شزہ جانے لگتی ہے تو یاور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔۔ میرا ہاتھ چھوڑیں یاور پلیز کوئی آجائے گا۔۔۔ پہلے وعدہ کرو کل تم مجھ سے ملنے آؤ گی۔۔۔ ایک دم سے شزہ کا پاؤں پھسلتا ہے اور دوپٹے میں الجھ کر یاور اور شزہ بیڈ پر گر گئے۔۔۔

تب ہی یاور شزہ کی آنکھوں میں کھو گیا افففففففف شزہ اٹھنے لگی تو یاور کے ہاتھ کی لوکٹ شزہ کے گلے کی چین میں پھس گئی شزہ کو لگا کے اس کی توجان نکل جائے گی بس روم میں کوئی آگیا تو ویسے بھی وہ نامحرم لوگوں کے سامنے کم جاتی تھی تب ہی ارحم روم میں داخل ہوا اس نے شزہ اور یاور کو اس حال میں دیکھا تو یاور شرمندہ سا ہو گیا۔۔۔۔۔

سوری میرا پاؤں پھسل گیا تھا ارحم چپ تھا اور وہ اب شزہ کو گھور رہا تھا۔۔۔



یاور جا چکا تھا اور شزہ کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی۔۔۔

تم سے چھوٹا ہوں مگر تم اپنی لمٹس میں رہو بھائی ہوتے تو تمہاری ٹانگیں توڑ دیتے اور اب وہ نہیں ہیں تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن اگر آئندہ تم نے اپنی لمٹس کر اس کیں تو ماما کو بتانے میں دیر نہیں کروں گا

Ⓜ ارحم میری بات سنو پلیز

ارحم وہ سب اچانک ہوا افففففف اگر میرے علاوہ کوئی اور روم میں آجاتا تو کیا ہوتا۔۔۔؟؟؟

تم بس اپنی خیر مناؤ۔۔۔

صبر کو فیڈ کروانے کے بعد ابرش نہانے چلی گئی تھی۔۔ اس نے شاور لینے کے بعد جھولے میں دیکھا کہ صبر تبریز گیلانی بڑے مزے سے سو رہا ہے۔۔ ابرش بالوں میں کنگھی کر رہی تھی جب اس کا یونی گروپ اس کے روم میں آیا۔۔۔ صائمہ تم سب لوگ یہاں مجھے یقین نہیں آ رہا اور ان کے ساتھ مس خدیجہ بھی تھیں۔۔ میم آپ یہاں ابرش بہت خوش تھی مگر تبریز کی کمی اسے ہر پل محسوس ہوتی تھی کہ اس کا بچہ اب یتیمی کی زندگی جیے گا۔۔۔

☹️ دن اپنی ڈگر پر چل رہے تھے ابرش کو بس اب تبریز کی یادوں کے ساتھ جینا تھا رابیل بھاگتے بھاگتے کمرے میں پہنچی۔

کمرے میں پہنچ کر جو منظر اس نے جو منظر دیکھا تبریز بیڈ پر تکیوں کے سہارے بیٹھا تھا۔ میں کہا ہونرس؟

تبریز ہوش میں آ گیا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں ہے؟

تب ہی رابیل کمرے میں آ گئی۔

تبریز میری جان آپ اٹھ گئے۔

افف مجھے یقین نہیں آ رہا ہے۔

اک منٹ، میں کہاں ہوں مجھے بتاؤں؟

میری بات سنو تبریز تم کو مایں تھے۔ پچھلے اک سال سے۔

اور تم اپنے دماغ پر اتنا زور نادو۔

!! اور تبریز کے لئے یہ شاک تھا کہ اس کی پہلی محبت کو اس کے سامنے ہی

تم نے ایک سال دور رکھا۔ میری فیملی سے۔ کہاں ہو میں بتاؤ مجھے۔۔۔ تبریز کی آواز اونچی ہوئی
ریکس تبریز میں کوئی غیر نہیں۔۔۔ ابرش میری بہن ہے؟ اور اور تم فکرنا کرو۔ میں تم سے ابھی بھی محبت
کرتی ہوں۔۔۔

ہم ترکی میں ہے؟

تم فکرنا کرو ہم جلد شادی کر لے گے

! اک منٹ مس رائیل

مجھے یہ بتائیں میں تو ایرپورٹ پر تھانا!!! تو یہ سب کیسے۔۔۔

تبریز مجھے تم ہو سپٹل میں ملے تھے۔ اسلام آباد کے ایرپورٹ کے لوگوں نے تمہیں ہو سپٹل پہنچا تھا۔

اور میں تمہیں اپنے ساتھ لے آئی دہئی۔

تبریز کی آنکھوں میں حیرت کا سمندر تھا۔

اففف۔۔۔ تبریز نے سر پکڑ لیا۔۔۔

یا اللہ تم احدث تک گر سکتی ہو۔۔۔

پتا نہیں میری فیملی کیسی ہوگی۔ ابرش اففف۔۔۔

تم اک پاگل عورت ہو۔

پہلے مجھے چھوڑ کر گئی اور اب میری زندگی میں آکر میرا جینا حرام کر دیا۔۔۔۔۔

تم خود غرض ہو۔ تمہاری بہن ابرش ہی ہے مجھے پتا نہیں تھا۔

مگر تم میری زندگی کی بہت بڑی غلطی تھی۔۔۔

چپ تبی میری جان ریلکس کرو۔

!! شٹ اپ

Don't call me tabi

I am tabrez

اس سے پہلے میں تمہارا گھناؤنا چہرہ سب کے سامنے لاؤ تم میری پاکستان کی فلائٹ کرواؤ۔

تبریز کو سمجھ آگئی تھی کہ رابیل ابرش کی بہن ہے اور نہ ہی وہ اس سے کبھی ملی ہے۔ کیونکہ کے جب بھی

رابیل سے ملنے کی بات ہوتی کوئی نا کوئی کام آڑے آجاتا۔ تبریز نے بھی ابرش سے نہیں پوچھا۔

اسے تو حیرانی تھی۔ دنیا میں ایسی خود غرض بہن بھی ہے اففف۔۔۔

اک سال پورا اک سال وہ ابرش سے دور رہا۔

اس کی فلائٹ کا ٹائم تھا۔ اور وہ رابیل کے ساتھ اک منٹ نہیں رہنا چاہتا تھا۔ اس کا دوست ہمایوں جو کے

دبئی میں مقیم تھا اس عورت کا

ہمایوں یار تم نے میری بہت مدد کی شکریہ یار۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا مگر کے بھی لوگ واپس آجاتے ہیں۔ تبریز

نے جان دار قہقہہ لگایا۔

جاتے جاتے مجھے اک ضروری کام کرنا ہے

See u again Buddy

انشاء اللہ بہت جلد ملاقات ہوگی

Page | 80

تبریز کے جانے کے بعد رائیل کمرے میں سوگ منار ہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا برش نے اکی جگہ کیسے لی؟؟

اس نے تو ایکسپٹ کر لیا تھا۔ تبریز کا رشتہ اور پھر اسے تبریز ملا۔

قسمت نے میرے ساتھ ایسے کرنا تھا

اور وہ سمجھ رہی تھی تبریز ہوش میں آنے کے بعد پہلے جیساری ایکٹ کرے گا

بات سن لے kindly کمرے میں سلمی کام والی نے دروازہ نوک کیا۔ میم پلیز

سلمی جو کے گھبرا رہی تھی اس کی میڈم۔ کاموڈ خراب تھا۔ پر ناچار اسے آنا پڑا۔

میم آپ سے ملنے تبریز سر آئے ہیں۔

تم چلو میں آتی ہوں رائیل نے اپنا تفصیلی جائزہ شیشے میں لینے کے بعد نارنجی کلر کا سوٹ پہنے اور بلیک کلر کا

ٹراؤزر، اسکا ہم رنگ سکارف لپیٹے میک اپ سے عاری دودھیا اور معصوم رنگت پر سوٹ اس پہنچ رہا تھا

😊😊😊😊😊😊😊😊

تبریز جو کے رائیل سے ملنے آیا تھا آدھے گھنٹے سے انتظار کرتے کرتے اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا

اب وہ اسکے روم میں سبق سکھانے کی غرض سے جا رہا تھا کہ سامنے سیڑھیوں سے رائیل اترتی نظر آئی

تبریز نے اسے دیکھ کر نفرت سے نظریں جھکا لیں

رائیل نے سونے کی سیٹ سنبھال لی
بولو کیا کہنے آئے ہو؟
میں کچھ کہوں تم نے چھوڑا ہی کیا؟
میں بس اتنا کہنے آیا تھا میں تمہارا اصلی چہرہ سب کے سامنے لاؤں گا
تم اتنی خود غرض کیسے ہو گی ہو اپنی بہن کے شوہر کو ایک سال تک دور رکھا
رائیل کی آنکھ سے آنسو کا موتی ٹوٹ کر گرا
تبریز مجھے معاف کر دو ابرش کو طلاق دے دو ہم اکٹھے رہے ہیں جب سے تم گئے ہو میری زندگی کا
ہر رنگ اجڑ گیا ہے
مس رائیل آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے
آپ کو میں نے نہیں آپ نے مجھے چھوڑا تھا میں موت کے منہ تھا اور میں نے تم سے سچی محبت کی تھی۔ لیکن
تم بیوفانگی اور غیر کر دیا
تم نے آکر مجھ پر شک کیا اور میری صفائی بھی نہیں مانگی
آئی ایم سوری تبریز مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مگر اب بھی سب کچھ ٹھیک ہو سکتا
.. تم اور میں ہم بن جاتے ہیں مٹا دو سارے نقطے
بس رائیل میں صرف یہی کہنے آیا تھا تمہارا حال میں پاکستان جا کر ٹھیک کرتا ہوں بس تم اپنا حال دیکھنا۔
تبریز جاچکا تھا اور اب ابرش کے نصیب میں روشن ستارہ تھا
گیلانی ہاؤس میں سب صبح کا ناشتہ کر رہے تھے

گیلانی صاحب جو فرنٹ کرسی پر اخبار لیئے بیٹھے تھے

ابرش نے آکر سلام کیا

جس کا سب نے جواب دیا

تبریز نے بھی وہاں آکر سلام کیا ابرش نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اسے لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو

اسکا تبریز اسکا سچا پیارا اسکے سامنے تھا گھر والوں کی بھی یہی حالت تھی

.... ایسے کیا دیکھ رہے ہیں زندہ ہوں میں مرا نہیں تھا مجھ معصوم کو مار کر دوزخ میں بھیجنا کیا؟

جہاں تبریز کے آجانے سے سب خوش تھے وہاں ابرش کو بھی زندگی ملی تھی تبریز نے انکو بتایا تھا کہ وہ قومہ

کر کے آیا ہے face جیسی کنڈیشن کو

ایک سال پورا ایک سال ابرش نے بینا شوہر کے گزارا تھا

ابرش نے اپنی طرف سے کہاں پھل کرنی تھی اسے بس تبریز کے لا پرواہ ہونے پر غصہ آ رہا تھا ابھی بھی تبریز

سب کے ساتھ نیچے بیٹھا چائے پی رہا تھا۔۔ دو تین گھنٹوں کے بعد رات کے 2 بجے تبریز روم میں آیا پورا

ہفتہ بڑی رہا دوستوں احباب سے ملنے میں یونیورسٹی میں اپنی باقاعدہ جاب کو دوبارہ اینٹر کروانے میں ہاں البتہ

ابرش نے اسے بہت خوبصورت تحفہ دیا تھا صبر کی صورت میں

تبریز نے روم میں آکر دروازہ لاک کیا اور ابرش کو اپنے آنچل کے پینا سوتے دیکھا

اففف پاگل لڑکی صبر بھی ماں کے ساتھ سویا ہوا تھا

تبریز نے اسے اٹھا کے پیار کیا میرا چندا
تب ہی ابرش کی آنکھ کھولی
اسے مت اٹھاؤ پلیز رات کو تنگ کرتا ہے
تبریز نے ہلکی سی سائل کے ساتھ صبر کو دوبارہ لٹا دیا
اچھا اور جو تم اسکے بابا کو تنگ کرتی ہو وہ
تبریز اب جھک کر ابرش کی پیشانی چومی
مجھے لگتا تھا تبریز آپ میری روح کا ہی حصہ ہے مجھے پتا تھا آپ زندہ ہے۔۔۔ یہ دیکھے آپ کا بیٹا تبریز کی آنکھوں
میں آنسو تھے کتنی انجان تھے وہ اسکی بہن ہے اسکی کتنی بڑی گیم کھیل گئی اسکے ساتھ۔۔۔ تبریز نے ایک
دم ابرش کو گلے لگایا اور دیوانہ وار چومنے لگا جسے صدیوں کا پیاسا ہوا ابرش کی بھی یہی حالت تھی تب ہی صبر
رونے لگا
لگتا ہے میرے بیٹے کو پسندنی آرہا اسکی امی جان کے قریب آنا پیار سے روتے ہوئے صبر کو گود میں اٹھالیا
۔۔۔ ابرش اور تبریز ہنس دئے تھے۔

I love my dear wife

بیوی والا کوئی حق ادانی کیا تم نے کیا تم نے مجھے مس نی کیا تبریز ابرش کے سرہانے بیٹھ کر پوچھنے لگا
کے مشکل مرہلے سے گزری اسی لیے تو میں pregnancy میں کیا بتاؤ میں زندہ لاش تھی میں تو اپنی
نے ہم دونوں کے بیٹے کا نام صبر رکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

مجھے یقین تھا آپ زندہ ہے ابرش اٹھ کر تبریز کا کلوور پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

افف کتنی اذیت سے گزری ہو تم

I love u 2 tabrez

I miss you so much

اھ ان لفظوں کو سننے کے لئے میں واپس آیا

چلو اب چپ کر و تم

تبریز میں آپ کے بیٹا کچھ نی وہ ابھی بھی اپنے شوہر کے گلے لگی ہوئی تھی

اچھا آج رات رونے کا ارادہ ہے میڈم کا

چلوں جلدی

مگر کہاں ابرش کو کچھ سمجھ نہ آیا جب تبریز نے ابرش کو گود میں اٹھا کر گھر کے ایک بہت خوبصورت کمرے

میں لے آیا

کمرہ دیکھ کر ابرش کا منہ کھلا رہا گیا

ہر جگہ خوبصورت رنگ سے بھری ہوئی تھی

کمرے میں گول میز پر کیک رکھا ہوا تھا

HAPPY birthday abrish

تبریز نے کیک کا ٹکڑا اٹھا کر ابرش کے منہ میں رکھا

پوری بیس موم بتیاں ہے میڈم
تم کہاں کرتی تھی نہ جب 20 سال کی ہو جاؤ گی پوری بیس موم بتیاں بھو جاؤ گی
کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا ابرش حیران تھی خوش تھی اللہ
جاؤ یہ ڈریس پھن کراؤ تبریز نے ابرش کو بیگ پکڑایا

THANK you so much sir
I can't beleive you remembered my birthday
مجھے یقین نی آرہا

چلو جاؤ اب اپنے شوہر کو خوش کر دو جان
اگر تمہارا چمچا اٹھ گیا نہ میرے سارے پلان کو فیل کر دے گا
اففف تبریز آپ بھی نہ ابرش شرم سے لال پیلی ہوئی
اب میری جان کیا شرمانہ
جاؤ نہ
تبریز مجھ سے نی پہنا جائے گا یہ ڈریس
دیکھو مجھے خوش کر لو ورنہ فرشتے ساری رات لعنت بھیجے گے تبریز نے ہنستے ہوئے کہاں

-----/////////////////////////-----,, -

ایک گھنٹے بعد ابرش تیار ہو کر آئی اسے شرم آرہی تھی یہ ریڈ کولور کی شوٹ تھی
جو ٹانگوں کو بھی مشکل سے چھپا رہی تھی
ابرش جان بوجھ کر انتظار کروا کے آئی تھی اسے شرم سے آیانی جا رہا تھا پھیلے ہمیشہ تبریز نے زبردستی کی مگر
آج اپنی مرضی سے اپنا آپ سوئپ رہی تھی
تبریز نے ابرش کو اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا اور اپنی شرٹ اتار کر دور پھینک دی
تبریز ابرش نے بولنا چاہا مگر تبریز نے اسکے لبوں قید کر لیا
ابرش بھی نشے میں کھوسی گئی
تبریز نے ابرش کی شوٹ اتار نیچے کی اور ایک دم دھکا دیا اور اپنے حواس بحال کرنے لگی

IAM sorry tabrez

ایک دم دھکا دینے سے تبریز کو غصہ آگیا وہ سمجھ سکتا تھا ابرش ان سب کے لئے تیار نی مگر وہ اسکی بیوی تھی
ایک مرد ٹھکرانہ برداشت نی کر سکتا
ابرش نے کچھ بولنا چاہا مگر تبریز اب اپنی شرٹ پھن چکا تھا
مجھے لگتا ہے صبر اٹھ گیا ہو گا تم بھی سو جاؤ
تبریز میری بات تو سننے پلیز
ابرش کو پیچھے چھوڑ کر تبریز جا چکا تھا

گیلانی ہاؤس میں صبح کا ناشتہ ہو رہا تھا تب ہی شیزہ ارحم کی نوک جھوک جاری تھی
مما سے کہ دیں یہ میرا انڈا ہے میں نے کھانا ہے ارحم نے شیزہ کے بال کھینچے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

کب بڑے ہونگے تم دونوں شیزہ بیٹا آپ کی شادی کی عمر ہو گئی ہے اور آپ لڑ رہی ہو فرحت بیگم نے شیزہ کو باور کروایا

جہاں ارحم نے بھی لقمہ دیا

ہاں ماماں چڑا لیں سے کون شادی کریں گا

چپ کر جاؤں ارحم تم میری لاڈلورانی میں کوئی کمی نی

تب شیزہ سوچ میں پڑ گئی ماں کو کیسے اپنے اور یاور کے رشتے کے بارے میں بتائے

گیلانی صاحب جو کب سے خاموش تھے بچوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

تب بولے بچوں تم دونوں لڑو نہ اور فرحت بیگم میرے بچوں کی نوک جھوک سے تو اس گھر میں خوشیاں ہے

بلکل فرحت بیگم نے تائید کی

میں سوچ رہا ہو گھر میں ایک چھوٹا سا فنکشن کا دن رکھے تبریز کے آنے کی خوشی میں

ہاں آپ بلکل ٹھیک کھیتے ہے

میں بھی یہی سوچ رہی تھی فرحت بیگم نے اپنے شوہر کی ہاں میں ہاں ملائی

اور ہاں مجھے یاد آیا جاؤ شیزہ بھائی کو جگا کراؤ اور بھابی کو بھی لیں کراؤ

تب ہی ابرش صبر کو گود میں اٹھا کر لیں آئی

اور سب کو سلام کیا

جس کا سب نے جواب دیا

ارحم نے ابرش کی گود سے صبر کو لیں کر اسکے ساتھ کھیلنے لگا

ارے آجاؤ ابرش تبریزنی اٹھا اسنے میرے ساتھ یونیورسٹی جا کر جاب بحال کروانی تھی

ججی وہ ابھی سو رہے ہیں شاید

اچھا ہوا تم آگئی ابرش فرحت بیگم نے کہا ابھی شیزہ بلانے جا رہی تھی

جاؤ بیٹا بھائی کو بلا لاؤ تم فرحت بیگم نے کہا

مم میں لیں آتی ہو آپ ناشتہ کرے

بیٹا ہمارا ناشتہ تو ہو گیا میں نے تبریز کے لئے آلو والا پراٹھا بنوایا ہے اسے پسند ہے نہ میں نے کہا گرم گرم کھائے

ابرش انکو کیا بتاتی تبریز اسے ناراض ہو کر گیسٹ روم میں سویا تھا۔۔ اور ابرش اسکو منانے کے لئے بھی نی

گئی۔۔ اوکے موم میرا ناشتہ ہو گیا میں جا رہا ہو کالج

صبر کو پکڑے بھابی مجھے دیر ہو رہی ہے ارحم نے صبر کے گورے گورے موٹے موٹے گالوں پر پیار کیا

میرا چند اچاچو کی جان

okay by Everybody

فرحت بیگم جو کے ابرش کو کب سے خاموش دیکھ رہی تھی بات کا آغاز کیا

کیا ہوا بیٹا چپ کیوں ہو آپ؟

کچھ نی انٹی میں آتی ہو تبریز اٹھ گئے ہونگے

ہاں جاؤ بیٹا پھر تبریز کے آنے کی خوشی میں پارٹی بھی رکھنی ہے آپ جائے

ابرش نے اثبات میں سر ہلایا اور روم میں آگئی

تبریز جو کہ ابرش سے ناراضگی اختیار کر چکا تھا اور وہ سمجھ رہا تھا ابرش کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے بس اسے میں سے کپڑے نکالنے روم میں آیا تھا me دیکھ کر غصہ آ گیا تھا اب بھی وہ الماری reaction ابرش کا ابھی وہ الماری کے پٹ بند کرنے لگا تھا تو ابرش نے اسے پھیچے سے جا کر اس کے گرد حصار باندھا

IAM sorry tabrez

ابرش جو کہ صبر کو شیرہ کے پاس چھوڑ کر اوپر آئی تھی ساری رات نی سو سکی تبریز کی وجہ سے وہ گیسٹ روم میں سویا تھا ابھی بھی وہ بے آواز رو رہی تھی
تبریز موڑا اور ابرش اب اس کے گلے لگ گئی تبریز نے اس کے گرد بازو حائل نی کیے جبکہ ابرش نے کیے ہوئے تھے

AbrISH leave this topic now be ready

WE go to university and u enrolled the smster now

تبریز؟ موہبت سے پکارا گیا؟

تبریز نے ابرش کو بیڈ پر لے جا کر اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھنے لگا
چپ بس چپ میں نی چاہتا تمہاری آنکھوں میں کوئی آنسو اے پورا ایک سال دور رہا بس تم سے تمہاری بے رخی دیکھ کر غصہ آ گیا تھا

اور چپ کر جاؤ میری معصوم محبت میری نسل کی امین ہو تم
اب رات کو تم نے کوئی اس طرح رونا شروع نی کرنا چلوں اب جلدی کرو مجھے یونیورسٹی جانا ہے



یاور بیٹا جلدی ناشتہ کرے آپ میں نے آپ کے ساتھ جا کر کچھ گفتگو لینے ہے خیر سے ابرش کا سوہاگ
واپس آگیا

مسسز منصور نے خوشی سے کہا تھا

جی ممابس ہو گیا ناشتہ آپ فکر نہ کرے ممابھ آپ سے کچھ بات بھی کرنی ہے ہاں کرو نہ یاور جو کے امید لگا
کر بیٹھا تھا بہن کے فرض سے سبکدوش ہو چکا تھا اور اب تو تبریز بھی واپس آچکا تھا رات جب کال پر شیزہ نے
اسے روتے ہوئے بتایا ممابا پاپا اسکے رشتے کی بات کر رہے ہے تب سے وہ بہت پریشان تھا
ہاں بیٹا کرو نہ بات کن خیالوں میں کھو گئے تب ہی رابیل آپنے بیگ کے ساتھ اندر آئی تھی۔۔۔ ارے
رابیل تم

یاور جو کے بات کرنے لگا تھا لیکن اسے لگا اب بات کرنا مناسب فی رابیل کی طرف بڑھا

WHAT a pleasant surprise api?

آپ کیسے آگئی مجھے بلا یا ہوتا میں ایئر پورٹ پر لینے آجاتا بس بس میری بیٹی ماشاء اللہ میری آنکھوں کو راحت
مل گئی آگئی تم۔۔۔ ممار رابیل بھاگ کر ماں کے گلے ملی

اور یاور تم بھی آتے ساتھ سٹارٹ ہو گئے میری بچی کو سانس تو لینے دو

اوکے مائے ڈیر ممابینڈ

رابیل کابیگ اندر کمرے میں رکھوا دو



ہوا تھا وہ ابرش کو ساتھ لیں کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا جب h تبریز جو کے یونیورسٹی کا کام کروا کے فارغ

سامنے سے آتی مس اینی سے ٹکرا گیا

ارے آپ ہم سے ٹکرا گئے ہماری قسمت

! مس کیسی ہے آپ

تبریز نے ہاتھ آگے بڑھایا

میں بالکل ٹھیک ہو مجھے پتا چلا آپ واپس آگئے جب بحال کی آپلیکیشن کے لیے آئے ہونگے یقیناً

iam right

جی محترم بالکل ٹھیک کہا آپ نے میں بس ابرش کو ہی کال کرنے لگا تھا اسے ساتھ لیں کر جانا تھا اور آپ ملک سے

باہر گئی ہوئی تھی کیسی رہی آپ کی شادی

ہاں جی بالکل ٹھیک آپ یہاں ہوتے تو ضرور آتے آئے نہ ایک کپ چائے ہو جائے

جی جی بالکل میں بس ابھی آیا آپ میرے آفس میں جائے

جی ٹھیک ہے سر۔۔۔

مس اینی کی اپنے کزن سے شادی ہو گئی تھی مس اینی کا ہسبنڈ ایک ملٹی فرم کمپنی میں نوکری کرتا تھا وہ مس

اینی سے شادی کا بہت سالوں سے خواہشمند تھا لیکن مس اینی ہمیشہ انکار کر دیتی تھی وہ بہت ایک عورت تھی

اکیلے زندگی مشکل ہوتی ہے آخر کب تک انکار کرتی

ایک عورت اکیلے زندگی نی گزار سکتی جو عورت کہتی ہے انکو شادی کی ضرورت نی حقیقت میں وہ شادی جیسی سچائی سے انکار کرتی ہے

تبریز جو ابرش کو کال کر رہا تھا اپنے آفس کی طرف قدم بڑھالیے کیوں کے وہاں اسکا انتظار کر رہی تھی

--

...

میڈم خدیجہ میری زندگی مکمل ہے اور میں آج آپ کے پاس آئی ہو اسی لئے آپنے مجھے زندگی کی شمع دی میں کی شکر گزار ہو ابرش جو کے مس خدیجہ سے ملنے آئی تھی مس خدیجہ ابرش کو سن رہی تھی آپ کی اور اللہ مس خدیجہ آپ کو پتا ہے ہم اچھے بن کر رہے اور لوگوں کی چاپلوسی کرتے رہے تو ٹھیک ہے مگر ایک آدھ بار حقیقت بیان کر دے تو دنیا کے سب سے برے انسان ہے

بیٹا یہ دنیا ایسی ہی ہے دنیا جینے ہی کہاں دیتی ہے

آپ کو نی پتا آپ ایک بہت باہمت لڑکی ہو

آپنے اپنی زندگی کو بدلا اپنے کپڑوں کا درست انتخاب کیے

ہم ایسی کپڑے کیوں ڈالے جس میں جسم کی نمائش ہو بیٹا

اور یونیورسٹی میں تو لوگ ایسے بدنام کرتے ہے لڑکے لڑکیاں منہ بولے بہن بھائی بنے ہوئے ہے بیٹا سچا

رشتہ نکاح ہے ماشاء اللہ تمہارا سہاگ واپس آ گیا اور تمہارے بیٹے کا نام میں نے صبر رکھا ہے تمہارے صبر کا

پاک تم کو خوش رکھے اپنے خاوند پر کبھی شک نہ کرنا اور پھل یہ لو اپنے قرآن پاک کی تفسیر کی صنعت اللہ

جاؤ بیٹا خوش رہو

ابرش نے قرآن پاک کی تفسیر مکمل کر لی تھی۔۔

وہ خوش تھی مس خدیجہ نے اسکو سیدھی راہ دکھائی تھی ابرش نے اپنے بیگ میں سے موبائل دیکھا
جہاں تبریز کالنگ لکھا آ رہا تھا

OHH my God

اتنی ساری کالز میں آفس ہی چلی جاتی ہو ابرش نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا

.....

بیٹا رائیل یہ لو گرما گرم چائے رائیل جو کے نہا کر نکلی تھی تو مسز گیلانی چائے لیں کر روم
میں آئی تھی

رائیل نے ٹرے میں سے چائے اٹھائی
تھنک یو سو میچ ماما

مجھے چائے کی ہی طلب ہو رہی تھی
ٹور پر گئے ہوئے ہے انکی کال آئی تھی وہ بہت خوش تھے تم واپس bussiness رائیل تمہارے پاپا بھی
آگئی

کی طرف رائیل میری بچی نے بہت مشکل وقت دیکھا ہے تم نے نہیں دیکھا وہ k ہم شام میں چلے گے ابرش
وقت جب ابرش زندہ لاش تھی

FOR God sake mama

آپ کو پتا ہے نہ میرے سر میں درد ہے بند کرے یہ ڈرامہ

کیا ہو گیا رابیل تمہیں ماں مجھے کچھ نی ہوا قسمت میری خراب ہے میں نے جسکو چاہا وہ چھوڑ گیا مجھے
پر بیٹا بتاؤ تو ہوا کیا ہے

میری قسمت خراب تھی لیکن نہیں میرے ہاتھوں کی لکیروں میں وہ تھا ہی نی رابیل بلک بلک کر رونے لگی
آپ کو بتایا تھا نہ میں نے جس شخص نے مجھے دھوکہ دیا تھا وہ اور کوئی نی تبریز تھا امی
ہاں امی تبریز میری دنیا کو ویران کرنے والا رابیل نے ایک اور پتا پھینکا امی میں خاموش رہی لیکن آپ کو پتا
ہے وہ مرا نہیں تھا ترکی میں مینے اسکو ہوٹل میں دیکھ لیا کچھ لڑکیوں کے ساتھ جب میں نے اسے کہا میں سچائی
بتا دوں گی امی اسنے مجھ کو جان سے مارنے کی دھمکی دی
شمع بیگم کے سر پر بم گرا تھا

میری دونوں بچیاں کہاں پھنس گئی یا اللہ
رابیل اپنی چال میں کامیاب ہو چکی تھی
اسنے ایسا پتا پھینک دیا تھا جس سے سانپ بھی نی مرا اور لاٹھی ٹوٹ چکی تھی
تم فکر نہ کرو اچھا ہوا تم نے سب باتوں کو بتا دیا
میں اس انسان کو چھوڑوں گی نی
نہی امی آپ کو میری قسم آپ کچھ نہ کرنا برش کا گھر بستر ہے مجھے اور کچھ نی چاہے
رابیل کو پتا تھا اس نے جو قدم اٹھایا ہے اور شمع بیگم کو ہاتھ میں لے لیا تھا
خوش رہو میری بچی
شمع بیگم نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا

تم آرام کرو دنیا داری بھی نبھانی ہے
میں شام کو اکیلی ابرش کی طرف جا رہی ہو
نہی امی میں بھی اوگی آپ کے ساتھ
اب میں آرام کرونگی
کمرے کے باہر جس نفوس نے یہ بات سنی تھی اسنے سوچ لیا تھا اب کیا کرنا

.....

کمرے کے باہر جو انسان تھا وہ اور کوئی نہیں یاور تھا
یاور جو کے ماں کو بلانے اوپر آیا تھا اسے سمجھنی آرہا تھا کیا کرے
ہاں تو تبریز تمہارے ساتھ میں وہ کروگا تم زندگی بھر تڑپ تڑپ کر مرو گے جب اپنی بہن کے ساتھ یہ ہوگا
تب ہی اسنے موبائل پر نمبر ڈائل کیا تھا
کہاں ہو تم؟

شیزہ کے موبائل کے سپیکر سے یاور کی آواز ابھری
شیزہ جو کے فرحت بیگم کی باتوں سے پریشان تھی
اسی حالت میں کالج آگئی تھی
ہاں میں تمہیں آ رہا ہو

جلدی تیار رہو

..... ♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

گلابی ہونٹ اسکے کانپ رہے تھے وائٹ کلر کی یونیفارم میں وہ بچی ہی لگ رہی تھی

یاور نے اسکا تفصیل سے جائزہ لیا

شینزہ کو اسکے دیکھنے سے الجھن ہوئی

ایک دم یاور نے کسی فلیٹ کے سامنے گاڑی روکی

اور شینزہ کو گھسٹتا ہوا فلیٹ میں لا کر پھینکا

ایک دم وہ صوفے پر گری تھی

کیا کر رہے ہے آپ؟

ابھی کیا ہی کہا ہے؟ کرو گا تو اب نہ

یاور مجھے لگتا آپ ٹھیک نی چلے یہاں سے

وہ جانے کے لئے اٹھی تھی

تب ہی یاور نے اسے صوفے پر دھکا دیا اور اسکے دونوں بازو پکڑ کر اس پر جھکا تھا

میری جان تم ایک پری ہو اور میں اتنا گندہ نی بینا نکاح کے سب کرو تمہارے بھائی کو بھی پتا چلے نہ وہ کیا کرتا رہا

ایک سال اور تم بھی عزت لوٹو اگر گھر جاؤ گی تب مجھے بڑا مزہ آئے گا

تو آپ انکی سزا مجھے کیوں دے رہے آپ بھائی سے خود بات کرے میرا کیا قصور؟ آنسوؤں کا گولہ اسکے حلق

میں اٹکا۔۔۔

یاور نے ایک زوردار تھپڑ اسے مارا جو شینزہ برداشت نہ کر سکی منہ کے بل گری تھی

شیزہ کو کچھ سمجھنی آرہا تھا یاور کے اس غصے کی وجہ آپ کو میں نے کیا سمجھایا اور آپ مجھ پر حوس پوری کرنا چاہتے ہے مجھے سمجھ آگئی ہے۔۔۔

اور میں آپسے مر کر بھی شادی نہ کروں اسنے روتے روتے کہا تھا
ہوس میں پوری کرونگا تم دیکھنا کیسے تاکے تمہارے بھائی کو بھی پتا چلے نہ جب تم عزت لٹ وا کر گھر جاؤ گی
شیزہ کو کچھ سمجھنے آرہی تھی وہ اپنی عزت کیسے بچائے اسے بس اتنی سمجھ آئی کے شاید تبریز سے کوئی غلطی
جس کی سزا اسے ملے گی 😊 ہوئی ہے

یاور آپ ایک دفعہ بات تو سن لے بھائی سے بات کرے سچی میں بہت پھپھتاؤ گے آپ
بس چپ ایک لفظ نی بہت بکواس کر لی تم نے اسنے بیدردی سے شیزہ کو بیڈ پر پٹھا تم جلدی سے تیار ہو جاؤ
مولوی سب آرہے ہے اور ہاں انکار ہوا تو خدا کی قسم تمہیں زندہ درگور کر دوں گا

زندگی امتحان لیتی ہے شیزہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا افف زندگی نے اسے کس میدان میں کھڑا کیا تھا یاور
نے اسے زبردستی نکاح تو کر لیا تھا مگر وہ کیا اسکو وہ حق دیں سکتی کیا نہیں کبھی نی شیزہ کے دل سے آواز آئی تھی
پورے ایک گھنٹے سے شیزہ رو رہی تھی اسنے نکاح صرف عزت بچانے کے لئے کیا تھا ایک لڑکی کبھی نی
سوچتی اسکی آبرو بے عزت ہو اور شیزہ بھی اس میدان میں کھڑی تھی

کمرے کے دروازے کا ہینڈل گھوما تھا آنے والے کو بھی وہ جانتی تھی چلتا چلتا اسکے پاس آیا اور اسے گود میں اٹھالیا۔۔۔ چھوڑے مجھے چھوڑے درد شدت سے چلانے لگی

چپ ایک لفظ فی تمہارے بھائی کی طرح فی دوسروں کی عزت سے کھیلو ایک زوردار تھپڑ شیزہ کے منہ پر پڑا تھا

جس سے اسکا سر چکر اگیا اٹھو اب اور یہ رونادھو نانبند کرو یا اور بیڈ پر لیٹا تھا وہ اسکا حکم فی مانا چاہتی تھی مگر

سے اپنے بال سوکنے لگا شیشے میں towel شیزہ کا رو رو کے برا حال ہو چکا تھا یا اور واش روم سے نکلا تھا اور سے اپنی بیوی کے عکس کو دیکھا بس کرو کب تک رونا ہے عزت فی لوٹی تمہاری اور جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ تھے گھر چھوڑ کر آتا ہو

کیوں ہمت فی بتانے کی اپنے کارنامے کی شیزہ غصے سے پہنکاری شٹ اپ زبان فی چلانی

ایک زوردار تھپڑ مارا تھا تب ہی شیزہ نے یاور کی شرٹ کا گریبان پکڑا بیوی بنانے کی ہمت تھی تو اپنا واس رشتے کو میں گھر فی جاؤنگی چیخ چیخ کر بتاؤ گی تمہارا کارنامہ تم نے جو میرے ساتھ کیا کاش تمہاری کوئی بیٹی ہو اور تمہے پتا چلے کے عزت بچانے اور لوٹوانے کا قرب کسے کھیتے ہے

اب تم کیا چاہتی ہو مجھے بتاؤ اپنا مسئلہ یاور نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا جہاں شیزہ بیٹھی تھی
شیزہ نے ابھی بھی اسکا گریبان پکڑا ہوا تھا
ابھی اور اسی وقت مجھے فارغ کرو اور میری پرالیم نی یہ کہ کروہ خاموش ہو گئی
یاور کا ایک جاندار قہقا فضا میں گونج اٹھا
میری جان فارغ نی کرنا تم کو زندگی بھر میری معصوم سی بیوی ہوا اٹھو اور فریش ہو جاؤ اور اگر تم نے میری
بات نی مانی ورنہ وہی سلوک کرو گا شیزہ نی قرب سے آنکھیں میچ لی کل رات کی ازیت یاور نے اسکی گردن پر
ہاتھ پھیرا جہاں سیکریٹ کا نشان تھا



تبریز اور مس اینی کسی بات پر گفتگو کر رہے تھے جب ابرش آفس میں آئی تھی
ارے او او ابرش مس اینی خوش دلی سے ملی
کیسی ہو آپ ابرش
جی جی میں ٹھیک ہو
کی سحر ابرش کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی چلے مسٹر تبریز پھر ملاقات ہوگی personality تبریز کی
آپ اپنی وائف کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے
او کے مس اینی اپنا خیال رکھے
تبریز نے خوش دلی سے کہا
مس اینی کے جانے کے بعد ابرش نیچے سر جھکا کر بیٹھی رہی

کیا ہوا ابرش ڈیر
کچھ نی میں مس خدیجہ کے پاس بیٹھی تھی سوری چلے گھر
ہاں ہاں جانا ہی ہے اپنا وعدہ یاد ہے نہ آپ کو
جی جی مجھے یاد ہے
چلو گھر چلتے ہے ماما کی کال آئی تھی صبر رو رہا ہے

ڈرائیور سارا سامان گاڑی میں رکھوں میں آتی ہو ماما کہاں جا رہی ہے شمع بیگم جو کے ابرش کی طرف جا رہی
تھی پھیچے موڑ کر دیکھا تو رانیل کھڑی تھی
جی جی بیٹا یاور کو کال کی ہے وہ آ رہا ہے میں ابراش کی طرف جاؤں گی
دو گنی میں surprise اچھا ماما آپ روکے میں بھی آتی ہو ابرش کو بھی
بیٹا مجھے نی لگتا تمہارا جانا ٹھیک ہو گا ماما کچھ نی ہوتا میں کیوں ایسے انسان سے ڈرو ڈرنا سے چاہے
ہاں ہاں بیٹا چلوں بس تم چپ رہنا اپنی بہن کی خوشیوں کے خاطر
! ماما آپ فکر کیوں کرتی ہے
بس آپ فکر نہ کرے میں 5 منٹ تک آ جاتی ہو
شمع بیگم نے اپنی بیٹی کی خوشیوں کی دعا مانگی

جن کو یہ نی پتا تھا کتنی زندگیاں برباد ہو چکی تھی
شمع بیگم اپنے خیالوں سے باہر نکلی اور یاد کو کال کرنے لگی

... ❖❖❖

❖❖❖

Page | 101

جی ممابلس آرہا ہو میں ہاں جی ٹھیک ہے آپ پونچھ جائے میں آجاؤ گا شیزہ جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی
روئی روئی آنکھیں سو جی سو جی آنکھیں
اترو اب گاڑی سے

گھر سے تھوڑا پھینچے ڈراپ کر دیا وہ جا چکی تھی
یادور نے اسکو جاتے دیکھا تھا اور اسکی نگہاؤں نے اسکو دور تک دیکھا تھا۔۔ اپنی سوچوں کو جھٹکتا اسنے شمع
بیگم (ماں) کو کال ملائی تھی

❖❖❖❖❖❖

❖❖❖❖❖❖

ابرش نے گیلانی ہاؤس میں قدم رکھا تو لاؤنج میں بیٹھے شمع بیگم اور رانیل کو دیکھا اسکے ساتھ ہی یادور بیٹھا تھا
ابراش نے سب کو سلام کیا جب ہی تبریز لاؤنج میں آیا تھا اور سب کو سلام کیا
شمع بیگم نے سلام کا جواب دیا تھا اور اس وقت ان کو تبریز اپنی بیٹی کا دشمن لگا تھا
فرحت بیگم نے سب کی خاموشی توڑی

بہن بیٹھے نہ۔۔۔ سب جو کے ابرش اور اسکے آنے کی وجہ سے اٹھے تھے اپنی سیٹ پر برجمان ہو گئے
آپی آپ کبائی اور مجھے تو بتایا بھی نی ممانے بس بیٹا مجھے یادنی رہا کل شام ہی آئی تھی
اور بیٹا آپ سناؤ ٹھیک ہے سب شمع بیگم نے دنیا داری نبھائی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Masoom Muhabbat | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

جی آنٹی سب ٹھیک ہے میں ذرا فریش ہو کر آتا ہوں آپ گفتگو کرے
رائیل جو کے پتا ایسا پھینک چکی تھی اب اسے ایک اور قدم اٹھانا تھا اپنے دوسرے پلان پر عمل کرنے کا سوچ
چکی تھی

.....-
تم یہاں بھی آگئی گھٹیاں عورت تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر آنے کی نکل جاؤ میرے کمرے سے
ورنہ وہ حشر کروں گا کسی کو منہ دکھانے کے قابل نی رہو گی
ارے تم میری کیا اوقات دکھاؤں دیکھوں میں کرتی کیا ہو چیخ چیخ کر لوگوں کو جمع کرونگی تمہاری حقیقت بتاؤ
گی تم میرے نی ہو یے نہ کسی کا نی ہونے دونگی
بچاؤ مجھے ہیلپ کرو میری پلیز
رائیل جو کے ہنس رہی تھی
ابرش جو کے اوپر آرہی تھی کمرے میں شور سن کر اوپر گئی جہاں کا سین دیکھ کر اس کا دماغ خراب ہو گیا رائیل
کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور وہ بیڈ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی
آپی کیا ہوا آپ کو رائیل جو بیڈ پر دکی بیٹھی تھی
ابرش اس کی طرف لپکی
رائیل اس درندے نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے میں مر گئی ابرش۔
تبریز جسکی شرٹ پھٹی ہوئی تھی ابرش نے ایک نظر دشمن جاں کو دیکھا شور کی آواز سن کر سب گھر والے
اوپر آگئے۔

...کیا ہوا رائیل؟

شمع بیگم کارائیل کو دیکھ کر انہونی کا احساس ہوا۔

مام آپکے داماد نے میری عزت لوٹنے کی کوشش کی ہے۔ وہ جو کب سے خاموش تھی شمع بیگم نے ایک زوردار تھپڑ اسکو لگا دیا۔

گھٹیا انسان جب سے ہماری زندگی میں آئے ہو کہیں کا نہیں چھوڑا۔
بسبس بہت ہو گیا تماشہ یاور نے کہا۔۔۔

ابرش تم ہمارے ساتھ چلو۔

فرحت بیگم جو حیران تھیں کہ ان کا لاڈ لایٹا کب سے خاموش کھڑا ہے۔

کوئی کہیں نہیں جائے گا سب لاؤنج میں چلو اور میری بات سنو اسکے بعد آپ کا اپنا فیصلہ۔۔۔

لاؤنج میں سب آگئے تھے رائیل جو کب سے آنسو بہا رہی تھی

شرانے ایک ناگوار نظریا ورپر ڈالی

ایک دم وہ سیڑھیوں سے اترتا نیچے آیا

لاؤنج میں اب دونفوس کا اضافہ ہو گیا تھا گیلانی صاحب اور منصور صاحب۔

رائیل کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرنے جا رہا

کیا حال ہیں سب کے؟ آپ سمجھ رہے ہو گئے میرا دماغ خراب ہے۔

ابرش کو اس وقت غصہ جو اپنی غلطی نہیں مان رہا تھا۔ دل اور دماغ کی جنگ شوہر اور بہن کسی ایک کو چننے میں لگی ہوئی تھی۔ میں آپکو بتادوں میں رائیل سے محبت کرتا تھا "تھا" اب نہیں ابرش آپ پوچھتی تھیں نہ عورت ذات سے نفرت مجھے افسوس ہے آپ اس مکار عورت کے ساتھ بیٹھی ہیں۔

بس بہت ہو گیا منصور صاحب بول پڑے۔

میری بات مکمل نہیں ہوئی۔

تو یہ محترمہ شادی کا وعدہ کر کے فرار ہو گئیں فرار کیوں ہوئیں مجھے یہ بھی نہیں پتا تھا اور یہ پاکستان میں کہاں رہتیں؟ مزے کی بات یہ کہ اس خاتون کی وجہ سے میں 3 ماہ کو مہ میں رہا اور میری شادی ابرش سے ہو گئی ایک دم وہ چیخا اس معصوم کو بہت دکھ دیئے میں نے

میرا بیٹا صبر جو نام ابرش نے رکھا ایک سال بیوگی کی چادر لپیٹی۔ میں نے آپ سب سے جھوٹ بولا تھا میری یادداشت نہیں گئی تھی میں پورا ایک سال اس محترمہ کے پاس کو مہ میں تھا اور جب مجھے ہوش آیا تو پتا چلا کہ یہ میری سالی ہے جب میں اس سے ملنے گیا تھا اسنے کہا تھا ابرش کو طلاق دیدور یکار ڈنگ ہے میرے پاس پر فوٹیج چلائی LED اس نے ایک

شمع بیگم۔ نے شرمندگی سے نظریں نیچے جھکا لیں

ابرش یا اور اور شہزاسب ہکا بکا تھے

ہنسی آرہی مجھے ایک اور ٹریلر بھی ہے میں نے کمرے میں ڈیوائس فٹ کی تھی جیسے جیسے فوٹیج چلتی گئی شمع بیگم کی نظریں مزید جھک گئیں۔۔۔

یہ سب جھوٹ ہے کسی کی چال ہے
آپی آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔
میں کیسے اس فرشتہ صفت انسان کی نیکی بھول سکتی ہوں۔
سب خاموش تھے کسی کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔
یہ جھوٹ بولا رہا ہے ابرش۔

یاور کی نظریں بھی جھک گئی تھی اس نے جانے انجانے میں گناہ سرزد ہو گیا تھا۔
ٹھیک ہے اپنی محبت کو پانا کوئی غلط نہیں تھا۔ اور تبریز میری محبت تھا ابرش نے چھین لیا تھا۔
اک دم گولی جا کر کو لگی تھی۔ اور صبر اس کی گود سے گر گیا تھا

Few days letter--

ابرش قوے میں تھی جب کہ تبریز کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ وہ ایک ہفتے سے گھر نہیں آیا تھا۔
ابرش کو جو گولی لگی تھی۔ او اس کے پیٹ کے آر پار ہو گئی تھی۔
فرحت بیگم ابھی دوپہر کا کھانا لے کر آئی تھی اور اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کر انہیں رونا آ گیا تھا۔
بیٹا ابرش کو ہوش آ جائے گا تم گھر چلو۔ اللہ سے دعا کرو۔
مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔
وہ ماں کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا۔
شمع بیگم منصور ہاؤس میں بیٹھی تھی۔ وہ ہسپتال سے گھر آ گئی تھی۔
اس کی اک بیٹی نے دوسری کا گھر اجاڑ دیا تھا۔

میری تربیت میں کمی رہ گئی تھی۔

منصور صاحب۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا برش میری معصوم بچی۔ رابیل بھی تو ہاری بیٹی ہے۔

اس نے ایسا کیوں کیا۔

مجھے معاف کر دے۔

بس کرے امی یہ کھانا کھائے۔

میں سمجھ سکتا ہوں۔

مجھ سے بھی گناہ سرزد ہوا ہے۔

جس کی تلافی نہیں

یاور کیا ہوا پریشانی کس بات کی ہے بیٹا امی میں آپ کو کچھ بتانا تھا آپ کو پتا میں آپسے کچھ بات کرنا چاہتا تھا ہاں کہوں میں سن رہی ہو شمع بیگم تو پہلے ہے پہاڑ جیسی باتوں کو سننے کے عادی ہو گئی تھی

امی آپ کے بیٹے سے بہت برا کام ہوا ہے امی میں نے شیرازہ سے شادی کرنا چاہتا تھا اسکی میری بات فون پر ہوئی اور ہم آہستہ آہستہ بہت قریب آ گئے تھے مگر اس دن پتانے مجھے کیا ہوا جب مے نے سنار رابیل کی وجہ سے تبریز ابریش کی زندگی عذاب ہوئی ہے اور میں اس جھوٹ کے چکر من پھنس گیا بس اس دن میں نے اسے

کالج کے باہر سے جا کر پک کیا اور وہ میرے جال میں پھنس گئی میں نے اسے نکاح کر لیا اور امی

بس اسے آگے مت بولنا میری اولاد میرا فخر تھی اف رابیل کی وجہ سے کتنے گھر برباد ہو گئے

تم پاگل ہو گئے تھے کیا

منصور ہاؤس میں خاموشی چاہ گئی
تم نے جو کیا اور تم نے مجھے میری نظروں میں گرادیا
گیلانی کو جواب کیا دوں گا میں

حیاتِ شیخ-----ناول نگار

زندگی اپنے ڈوگر پر چل رہی تھی ابریش قوے میں تھی تبریز سارا دن آفس ہوتا اور رات کو ہسپتال مے ہی
ہوتا تھا اسے ابریش سے جتنی محبت تھی شاید کوئی اندازہ نہ لگا سکتا تھا فرحت بیگم کے سمجھانے پر ہی اس نے
آفس جوائن کیا تھا یونیورسٹی میں تو اس کا لیکچر میں دھیان نہ ہوتا تھا ابریش کو قوے میں گئے آج 1 منٹہ ہو گیا
تھا

اسکی حالت ابھی بھی نازک تھی گولی کہاں سے آئی اے تھی رابیل کے پاس جس دن وہ آئی تھی گیلانی
ہاؤس پوری پلاننگ کے ساتھ آئی تھی ابریش کو جسے فائر ہوئی رابیل وہاں سے بھاگ چکی تھی اسکا اپنا کوئی
نشان نہ تھا نہ کوئی سراغ ملا تھا



ارحم بیٹا جاؤ ذرا شیزہ کو دیکھو میں نے ناشتہ بنا دیا ہے گم گم سی رہتی ہے آج کل بہن کو بلا کر لاؤ
امی ہمارے گھر کو نظر لگ گئی ہے شاید میں جاتا ہو
شیزہ شیزہ اٹھ جاؤ بندری جلدی اٹھ
ارحم نے روم میں آتے ہی آواز لگائی مگر شیزہ ناٹھی
امی اوپر آئے شیزہ اٹھنی ری

ارحم اونچی اونچی آوازیں دینے لگا
فرحت بیگم جو ناشتہ لگاری تھی شور کی آواز سن کر اوپر بھاگی جہاں شیزہ کا بے سود وجود پڑا تھا
ارحم جاؤ تبریز کو کال کرو میری بچی کو کیا ہو گیا
ارحم بھاگتا ہوا تبریز کو کال کرنے لگا
تبریز جو کے آج ڈاکٹر سے ملنے آیا ہے تھا ابریش کا پوچھنے ڈاکٹر نے اسے خوشی کی نوید سنائی تھی ابھی وہ
ابریش کے وارڈ کی طرف بڑھ رہا تھا اس کا موبائل بجاتا تھا اور جو خبر اسے ملی تھی وہ ہسپتال سے بھاگتا گیا



ڈاکٹر کیا ہوا کچھ تو بتائے مسٹر تبریز آپ ماموں بنے والے ہے یہ خبر تبریز پر آسمان گرا گئی
مما تبریز نے شکوہ کناں نظر سے ماں کو دیکھا
پوچھے اس سے کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے
تم فکر نہ کرو
میں کیسے فکر نہ کرو میری زندگی میں اجیرن بنادی
جا کر پوچھے کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔۔۔
سچ کہا ہے کسی نے بیٹیوں کی ماں کو ہر وقت سترک رہنا چاہے
شیزہ کو دو گھنٹوں بعد ہوش آیا تھا تبریز اور فرحت بیگم پر وقت جو گزرا تھا وہ صدیوں سے کم نہ تھا
امی پانی شیزہ نے ہلکی سی آواز میں کہا
یہ لو بیٹا فرحت بیگم نے پانی پلایا تھا شیزہ جب کچھ حد تک نارمل ہوئی تو بات کا آغاز کیا

اٹھو تم شیزہ اٹھو تم نکلو گھر سے

تبریز میں بات کر رہی ہونہ

کیا بات کریں گی امی

بات کرنے کو بچا ہے کچھ

پاپا کو کال کرے بات کرے انکی بیٹی شادی سے پہلے ماں بن گئی اور میں ماموں وہ استازھیا ہنسا

شرم آرہی ہے تمہیں کہتے ہوئے۔۔۔

شیزہ کے آنسوں جاری تھے وہ انسان اسکی آنسوں اور اس گندی رات کا سامان تھا

گناہ نہیں کیا میں نے میرے ساتھ برا ہوا ہے میں کس قرب سے گزری ہو بھائی آپ کے کیے کی سزا بھگتی ہے

میں نے شیزہ نے روتے ہوئے کہا

ہاں مجھے مار دو لیکن میرا بچہ جائز ہے آپ کا شرا بیل کے ساتھ دھنہ کرتے نہ میرے ساتھ برا ہوتا

اس بچے کا باپ یاور ہے

ایک اور مصیبت کا پہاڑ رابیل کی وجہ سے اسکے گھر پر گرا تھا اس عورت کو ڈھونڈنا اسکے لئے ایک جنگ کسے کم

نہ تھا

ہاں اس انسان نے زبردستی بھائی میرے ساتھ زبردستی کی

فرحت بیگم بیٹی کو سینے سے لگایے سب برداشت کر گئی

مجھے سمجھنی آتا ابریش بھابی کے گھر والوں نے ہمیشہ ہماری فیملی کو دھوکہ دیا ازیت سے دوچار ہے ہم

تبریز چپ تھا اسے بس یاور کا قتل کرنا تھا اسی ارادے سے وہ گھر سے نکلا تھا

ارحم چپ کرو بہن کو دیکھوں میں زرا منصور ہاؤس جاؤ اور تبریز دیکھوں کچھ برانہ کر دے مجھے ڈر ہے کہی اب جو ہوا اس پر تسلی سے کام لو

نہی بیگم آپ ٹھیک نہی کر رہی میں منصور صاحب بولے
میں جو کرونگی اب اپنی بچی کو مزید روتا ہوا نہی دیکھونگی

تبریز تیز ڈرائیونگ کر کے دس منٹ میں اپنے سسرال پونچھا بھی اسنے لاؤنج میں قدم رکھا تو اسے یاوروہی بیٹھا دکھائی دیا

تیری ہمت کیسے ہوئی سالے میری بہن کے ساتھ ایسا کرنے کی تبریز نے ایک مکا یاور کو مارا وہ منہ کے بل گراتھا

اسے ایک منٹ بھی بھائی لگا ساری کہانی سمجھنے میں یہ وقت تو آنا ہے تھا اور وہ وقت آگیا تھا اسے برداشت کرنا تھا

شمع بیگم شور کی آواز سن کر روم سے نکلی تھی سامنے کا منظر دیکھ کر انکے اوسان خطا ہو گئے
تبریز بیٹا چھوڑ دو میرا بیٹا مر جائے گا ہم آرام سے بات کر سکتے ہیں بیٹا پلیز معاف کر دو ہمیں ہم لوگوں نے آپکا بہت دل توڑا ہے شمع بیگم نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے تھے
آئی آپایا کیسے کہ سکتی ہے اس انسان نے میری بہن کو برباد کر دیا وہ اسکے بچے کے ماں بننے والی ہے یہ کھیتے ہوئے تبریز کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے

یاورا بھی بھی زمین پر پڑا تھا تبریز نے لاتوں کی بارش خدی تھی
ہاں بیٹا ہمیں کل ہی ساری سچائی معلوم ہو ہمیں نی پتا تھا بیٹا اسنے رابیل کی محبت میں کیا سب اور ابریش سے تو

اسے بچپن سے انس تھا
یاور اب شرمندہ ساز میں سے اٹھ گیا
ہم آپ کے گھر برات لائے گے آپ فکر نہ کرو
ہاں بہن برات بھی لائے گے آپ لوگ
تبریزنی موڑ کر دیکھا جہاں فرحت بیگم اور گیلانی آگئے تھے
زندگی میں کپڑے و ماٹرن کرنا پڑتا اور کپڑے و ماٹرن کریں تو زندگی آگے بڑھتی ہے اگر ہم اپنے بچے سے غلطی نہیں
بلائیں گے تو پھر کون بھلائے گا بیٹا تبریز تو غصہ تھوک دوں اور ابریش کا سوچو اور اپنا کس حال میں پہنچ گئی
ہے تمہیں پتا ہے کتنے دنوں سے وہ قومیں میں ہے
یاور شرمندہ سے کھڑا تھا اسے بس نہیں پتا تھا اس نے کیا کر دیا می اب بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کپڑے و ماٹرن کرنا
پڑے گا لیکن میں کوئی فیصلہ نہیں کروں گا جب شیزا خود ہاں نہ کرے شیزا کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ قبول
نہیں کروں گا اور میرے اس آدمی نے ہمارا بھروسہ توڑا ہے اور میں نے اسے کیا سمجھا گیلانی صاحب بھی
خاموش کھڑے تھے انہوں نے بھی بیٹے کو روکا
آپ کو پتا میں مجھے لگتا ہے ہم نے اس گھر میں شادی کر کے غلطی کی ہے ارحم بھی کہا چپ رہنے والا تھا
بس کرے اب جو ہوا ارحم آپ چپ کرے گیلانی بھی بولے
تب ہی تبریز کا فون بجا تھا جی ڈاکٹر صاحب تبریز نے کال اٹھاتے ہوئے فوراً کہا جی جی میں ہو اسپتال آ رہا ہوں
کیا ہوا ابریش ٹھیک ہے نابرش اومائی گارڈ کیا اس کو ہوش آگیا جی جی میں آ رہا ہوں بس میں ابھی دس منٹ

تک پہنچتا ہوں امی اب ابریش کو ہوش آگیا مجھے جلدی ہسپتال پہنچنا ہے آپ بھی پلیز جلدی جلدی جو ہے ساری تیاری مکمل کریں اور اس کو ہوش آگیا

ماشاء اللہ اور میری اپنی ابریش کو ہوش آگیا فرحت بیگم نے بیٹے کا ماتھا چوما میں ہو سپٹل جا رہا ہوں جلدی کریں آپ ساری تیاری مکمل کریں میں دیکھتا ہوں کیا جو ہے ریکوائرمنٹس ہو سپٹل کی

آج اس کی رخصتی تھی اس نے اس انسان کو اپنا لیا تھا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی لیکن اب وہ محبت ختم ہو گئی تھی بیڈ پر منہ لٹکائے کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی تب ہی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی

شیزہ نے اپنی ماں بھائی کے سامنے ہاں کی تھی یہ وہ جانتی تھی۔۔۔ شیزہ کہاں گم ہو میں روم میں آگیا ہو وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔ یاور نے اسکے آگے ہاتھ لھرایا

آؤ آپ میری زندگی میں بہت پہلے گئے تھے آپ کی نشانی موجود نہ ہوتی تو میں اس اولاد کے لئے شادی کی آپسے

شیزہ مجھے معاف کر دو خدا کے لیے معاف تو میں نے آپ کو بہت پہلے کر دیا تھا یہ شکر ہے آپ نے مجھے نکاح کر لیا تھا

شیزہ آئی لو یو یار۔۔۔

تم مجھے جواب نی دو گی مجھے

یاور بہت رات ہو گئی ہے سو جائے

یہاں کیوں ہو مزار پر میں کہیں دنوں سے دیکھ رہا ہوں تم یہی بیٹھی ہو کیا بات ہے باباجی بس دعا کریں میں نے کسی کو دھوکا دیا ہے اپنی بہن کو قتل کر دیا میں نے اپنی بہن کو آج تو لگتا ہے اللہ مجھے معاف نہیں کرے گا کبھی تو بیٹا گھر جاؤں اس سے دعا مانگو خدا سے دعا کرو نہیں بابا میں گھر کبھی نہیں جاؤں گی پچھلے دو مہینے سے میں تم کو یہاں بیٹھے ہوئے دیکھ رہا مجھے لگتا ہے یہ میرے نصیب کی سزا ہے میرے مالک کو ناخوش کیا میرا رب مجھے معاف کر دیں اللہ پاک بہت ہی میں باباجی نے اس تم اللہ سے معافی مانگ کر تو دیکھو لیکن ایک بات ہمیشہ میری یاد رکھنا حقوق اللہ تو معاف ہو جائیں گے حقوق العباد کبھی معاف نہیں ہوں گے بھی میری بیٹی اب تم جاؤ اب تم جاؤ اور جنت کی تلاش مت کرو لوگوں کو چکر دے کر خدا کے گھر کے چکر لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو معاف کر کے معافی ملے گی آپ میرے حق میں دعا کریں اللہ پاک مجھے معافی کرو تمہارے لیے میں دعا کروں گا مگر تم جاؤ اور اسے انسان سے معافی مانگو جس کا تم نے بھی دکھایا ہے

زندگی اپنے حساب سے چل رہی تھی یاور شیزہ کو ہر طرح سے خوش رکھنے کی کوشش کرتا مگر شیزہ بس ہوں ہاں میں جواب دیں دیتی دن رات بس اسے معافی مانگتا رہتا عورت کا ظرف بہت بڑا ہوتا ہے مگر شیزہ ہار گئی تھی وہ انتقام کی بھینٹ چڑ گئی تھی اور بس اسے اسی بات کا دکھ تھا۔۔۔۔۔ یاور نے شیزہ کو اسکے حال پر بھی نی چھوڑا وہ اسکی نسل کی امین تھی آج بھی وہ شیزہ کے لئے دہی بھلے لایا تھا شیزہ جو کے کچن میں کام کر رہی تھی اسکی یاور کی طرف پٹ تھی۔۔۔ یاور نے دبے پاؤں آکر اسکے گرد حصار باندھا شیزہ جو آٹا گوندھ رہی تھی ایک دم ڈر سی گئی



جان من کیا کر رہی ہو یاور نے اسکے بال شانے پر رکھے اور اسکے شانے پر اپنے لب



شیزہ جو کشمکش کا شکار تھی یاور پلیز کوئی آنہ جائے

چلوں پلیٹ میں نکالوں (٩) میں تمہارے لئے دہی بھلے لایا ہوں (٩) تم میری بیوی ہو اور میں کوئی ڈرتانی
میں زرافریش ہو جاؤ وہ جاتا جاتا اسکے گالوں پر اپنا لمس چھوڑ گیا
محبت تم وہ بھی کرتی تھی اسے دلوں جان سے سچ یہی تھا جسے وہ مانے سے انکاری تھی شیزہ نے اپنا بھرا بھرا
وجود دیکھا جو کے یاور کی نشانی تھی اپنی سوچوں کو جھٹکتی وہ کام کرنے لگی

ابرش کو گھرائے دو دن ہو چکے تھے تبریز اسکا ہر طرح سے خیال رکھ رہا تھا صبر اسکا بیٹا جو کے بیڈ پر کھلونوں
کے ساتھ کھیل رہا تھا تبریز نے روم میں آکر اسے اٹھایا تھا
پاپاپا (باپ کو دیکھ کر صبر تالیاں بجانے لگا)
ابرش جو نہا کر نکلی تھی باپ بیٹے کو ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔۔ تبریز کی نظر ایک دم دشمن جان
کی طرف گئی وہ بیڈ سے اٹھا اور چلتا چلتا ابرش کے قریب آیا
کیا مارنے کا ارادہ ہے ظالم حسینہ کتنا تڑپا ہو میں تم کو اندازہ بھی ہے میری سانسوں کی وہ مہک ہو جسے میں کبھی
جدا کر سکتا وہ بینا دوپٹے کے کھڑی تھی
تبریز میں سچ بتاؤ مجھے آپسے دو ہونا ایسا لگا کے میں مر جاؤ گی ابرش کے قریب آکر وہ اسکے ہونٹوں پر جھکنے لگا
! تبریز بے بی ہے روم میں
ابرش نے تبریز کو باور کروایا
یار تمہارا بیٹا تو دیوار بن گیا ہے لگتا ہے باپ کو اسنے ماں سے ملنے فی دینا

تب ہی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ابرش بھاگی تھی اور بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا
آپ بھی نہ ابھی بھی بچے ہے
اب پکڑے اپنے سپوت کو میں زرا بالوں میں برش کر لوں
انہی باتوں کے دوران فرحت بیگم روم میں آئی تھی
پیٹا تبریز میں اور تمہارے بابائیزہ کے ہاں جارہے ہے لاؤ زرا صبر کو بھی لیں جاتے ہے
لیں جائے نہ ابریش پیٹا
جی ممالیں جائے بہت ضدی ہو گیا ہے
چلے ٹھیک ہے
او کے پیٹا تبریز آپ چلے گے ساتھ کیا
نہی ممالیں نی جاؤں گا مجھے کچھ کام ہے جاؤ پیٹا صبر
تبریز نے صبر کو پکڑا یا تھا جیسے وہ دادی کے پاس جانے کو بے چین بیٹھا ہے
او کے میں چلتی ہو پھر فرحت بیگم نے کہا تھا
جی ٹھیک ہے تبریز نے کہا۔۔۔۔۔
جان کہا بھاگ رہی ہو تبریز نے فرحت بیگم کے جانے کے بعد ابریش کا ہاتھ پکڑا تھا
جی جی بولے نظریں جھکی ہوئی تھی
تبریز اسے اٹھا کر بیڈ تک لایا تھا
اور اسکی قمیض کو شانوں سے نیچے کیا

تبریز کی جسارتوں اور بے تابی اسکے انگ انگ سے نظر آرہی تھی ابرش بھی اسکا ساتھ دینے لگی وہ اسکا محرم
تھاق رکھتا تھا کیسے مجازی خدا کو ناراض کر سکتی تھی اسے پتا تھا اگر اسنے اسے روکا وہ ناراض ہو جائے گا تبریز
اس پر جھکا ہوا تھا اور ابرش شرم سے لال ہو رہی تھی

کیا ہوا چندہ ابرش کے گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی تبریز نے اسکے بالوں کو شانے پر
رکھے اور اسکے گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تھی ابرش کو ایک دم کرنٹ لگا تھا اسنے تبریز کو ہٹانا چاہا لیکن تبریز
نے اسکی یہ کوشش بھی رائیگاں کر دی وہ آج کسی کے سننے کی موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

تبریز نے اپنی شرٹ اتاری تھی اب وہ ابرش کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ ابرش کو اپنی سانسوں پر حملہ
محسوس ہوا اسکے ہونٹ تبریز نے قید کیے ہوئے تھے
ابرش نے بیڈ کی طرف نظر پھیری جہاں تبریز اور اسکے کپڑے پڑے تھے اسنے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا

صبح کی روشنی سے کمرے میں اجالا ہوا ایک دم تبریز کا فون بجاسنے فون بند کیا اور اپنی شرٹ پھنے لگا ابرش
ابھی ابھی سوئی تھی ایک دم شور کی آواز سے اٹھی تھی
کیا ہوا آپ کہاں جا رہے ہے تبریز کو شرٹ پہنتے ابرش نے دیکھا تو پوچھ لیا
تم بھی جلدی تیار ہو جاؤ ماما کی کال آئی ہے رابیل کی ڈیوٹی ہو گئی ہے اور ہاں حوصلہ کرو ماما وہی ہے اور انہوں
کال کی ہے شاید اسکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے

ابرش اپنے ہوش میں کہا تھی اسنے تو کچھ کیانی تھا چپکے سے بات تو کرتی اسکی بہن اسے اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا ایسا نی سوچا تھا اسنے چاہے کتنا برا کیا تھا اسکی بہن نے وہ تھی تو اسکی بہن

رائیل کی وفات کو 1 ہفتہ گزر گیا تھا اسنے خط لکھا تھا جس میں اسنے ابرش سے معافی مانگی تھی اور تبریز کا بتایا تھا اسنے اسکے ساتھ برا نہی کیا شمع بیگم ماں تھی بس اپنی بیٹی کے لئے دعا کر سکتی تھی گیلانی انکل آپ پریشان نہ کو اداس بیٹھے دیکھا تو انکو تسلی دی k ہو آج تبریز ابرش کو لینے آیا تھا اپنے سرس ابرش ایک ہفتے سے یہاں تھی تبریز آخردل کے ہاتھوں مجبور ہوا تو لینے آگیا ہاں بیٹا میں پریشان نہی ہو بس بیٹی تھی اداس تو ہونہ

والدین اپنے بچوں کی پالتے ہے پوستے ہے لیکن اگر والدین اپنے بچوں میں فرق نہ کرتے ٹا کثر بچے اپنے بہن بھائیوں سے جیسی محسوس کرتے ہے اور یہ ہماری سوسائٹی میں ہے بھی بہت سی بہنیں ایک گھر میں آئی ہو تو ایک دوسرے سے بھی بہت لڑتی ہے تبریز اپنے سرس کو سمجھانے لگا لیکن ابرش کے مثال اور تھی اسنے تو رائیل سے کوئی فرق نی رکھانہ اسے پتا ہوتا میں اسکی بہن کی محبت چپ چاپ اپنے حق سے دستبردار ہو جاتی

آپ فکر نہ کرے رائیل کے لئے اور اسکی مغفرت کی دعا مانگے۔۔۔۔۔

ابرش لاؤنج میں آئی تھی وہ اپنے شریک حیات کے ساتھ چل پڑی تھی کیوں کے وہ اسکی معصوم محبت تھا

زندگی امتحان لیتی ہے تبریز ابریش دونوں نے دئے تھے اور بہت عرصہ دور رہے تھے۔۔۔ لیکن جوڑے عرش پر بنتے ہے کسی کی کیا مجال اپنی من مانی کرے شیزہ اور یاور کی جوڑی بھی عرش پر بنی تھی آج شیزہ اور یاور کی شادی کی سالگرہ تھی شیزہ نے ایک بیٹی کو جنم دیا تھا اور اسکا نام عجوہ رکھا تھا زندگی میں بہت سے سال گزر گئے تھے

ابرش اور تبریز کے پاس بھی اب دو عدد جڑواں بیٹیاں تھی منال اور عیشا۔۔۔ منال اور ایشا بھی تین سال کی ہو گئی تھی جبکہ صبر 4 سال کا ہو گیا تھا۔۔۔ شیزہ اور یاور کی شادی کو 4 سال ہو گئے تھے اور انکی بیٹی 3 سال کی تھی جبکہ تبریز اور عبریش کی شادی کو 5 سال ہو گئے تھے

شیزہ نے اپنے رب کے فیصلے کو قبول کر لیا تھا کیوں کہ وہ اپنی مرضی نہیں کر سکتی تھی عورت کا ظرف ہے وہ معاف کر دیتی ہے۔۔۔ دونوں کی اپنی منزل مل گئی تھی وہ دونوں خوش تھے اپنے رب کے فیصلے پر

ختم شد

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین